



اللہ ﷻ اور رسول اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں
استاذخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحق المسبین

تالیف مدنیف: غزالی و زمان حضرت مولانا
احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ

صحیح و عکس دستاویزات محترم خلیل احمد رانا صاحب

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

اللہ جل مجدہ اور رسول اکرم کی شان اقدس میں
گستاخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحق المبین

تالیف مؤلف

علیہ الرحمۃ العلی

عزالی زمان
حضرت مولانا

سید احمد سعید شاہ کاظمی

مترجم خلیل احمد رانا

چھاپیاں مشی
حانیوال

نعمان اکادمی

نام کتاب

مصنف

مصحح

پروف ریڈنگ

سن اشاعت

تعداد

ہر

ناشر

الحق السین

علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ

خلیل احمد رانا

سید حمیر رضا قادری

۲۰۰۳ء

گیارہ

100 روپے

نشان اکادمی جہانیاں منڈی

خلع خاندان

ملنے کا پے

مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر۔ ۵۴۰۰۰

ٹیلی فون نمبر۔ ۰۴۲-۷۴۲۵۶۰۵

عرضِ ناشر

غزالی زمانِ علامہ سید احمد سعید کاظمی اور مولوی محمد متقی قادیانی (متوفی ۱۹۸۶ء) کی مشہور تالیف "الحق کہیں" زیر نظر ایڈیشن سے نقل کی مرتبہ شائع ہو چکی ہے، مگر تمام ایڈیشنوں میں کتابت کی غلطیاں، ترتیب کی غلطیاں، حوالہ جات کی غلطیاں، حوالہ جات کی عبارتوں میں غلطیاں، دو باندی کتب کی بعض عبارتوں میں غلطیاں، ناشرین کی عدم موجودگی کے باعث بار بار شائع ہوتی رہیں، الحمد للہ اس ایڈیشن میں جتنی التوسع تمام الفاظ درست کر دی گئیں ہیں، مثلاً حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمہ مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب "آب حیات" کی ایک عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اسلف کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے وہاں کو اگر فناء اور ارجح کفار مانا جائے تو وہ طبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف سمات بالذات ہوگا۔" (اول ایڈیشن مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، ملتان ۱۹۵۰ء)

مگر بعد کے ایڈیشنوں میں یہ عبارت اس طرح شائع ہوتی رہی!

"اسلف کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے وہاں کو اگر فناء اور ارجح کفار مانا جائے تو وہ طبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف "سمات بالذات" ہوگا۔"

اس ایڈیشن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں دو باندی علماء کی کتابوں سے اصل عبارات کے عکس لے کر شامل کر دیئے گئے ہیں، جتنی التوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ دو باندی علماء کی کتابوں کے جو ایڈیشن علامہ کاظمی علیہ الرحمہ کے پیش نظر تھے، ان ہی کے صفحات کا عکس لیا جائے، جو ایڈیشن بدل سکے ان کی جگہ نئے ایڈیشنوں سے اصل عبارات کا عکس لے لیا گیا ہے۔

مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویت الایمان" کے جتنے بھی ایڈیشن آج تک شائع ہوئے ہیں، ان تمام ایڈیشنوں کی عبارات میں رد و بدل ہے، مثلاً تقویت الایمان میں ایک عبارت ہے کہ "رسول کے جاننے سے کچھ نہیں ہوتا" ("تقویت الایمان" مطبوعہ اہل حدیث، اکادمی کشمیری بازار لاہور ص ۷۰) مگر ایک

دوسرے ایجنٹ میں لفظ "کچھ" ازا کر لکھ دیا کہ "رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا" (تقویت الایمان مطبوعہ
 غاروتی کتب خانہ ملتان ص ۱۳۰) بعض جگہ تو تحریف کر کے پھری پھری عبارت بدل دی گئی ہیں، اس بارے
 میں مزید تفصیل کے لئے مولانا محمد علی رضوی کی کتاب "تقویت الایمان میں تحریف کیوں؟" مطبوعہ رضا
 کینڈی ممبئی ہندوستان کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ میں تحریف

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ بھی مباحث میں ہے، سوال یہ ہے کہ "تین برس
 کے بچے کی فاقہ دہی کے ہونی چاہیے یا سو مکی" اس کا جواب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے تحریر فرمایا تھا
 "شریعت میں ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن یا تیسرے دن، باقی یہ نصیب مرنے ہیں، جب چاہیں
 کریں، انیس دلوں کی گفتی ضروری جانتا جہالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔"

یہ فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ بہار ص ۷۷ مطبوعہ محمد سعید انڈسٹریز پبلشرز لاہور ص ۷۷ کراچی کے مطبع
 ۱۰۲۱۰ پر چھپا ہے، خوفِ آخرت سے بے خوف ان لوگوں نے اس فتویٰ کے آخر میں لفظ "جہالت" کے بعد
 لفظ "بدعت" بڑھا دیا ہے، اس کے نوپ لکھا ہے!

"فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی موصول از مولوی عبد الصمد صاحب راجپوری مجموعہ فتاویٰ
 علمی مولوی احمد رضا خان صاحب مرقولہ از جلد راج کتاب المظہر والا باحوصہ ص ۳۰۱۔"

قصہ یہ ہے کہ یہی مذکورہ بالا مولوی عبد الصمد صاحب راجپوری، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خدمت
 میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل لکھوائے، انیس دلوں کی جلدی تھی، اس وقت اتفاق سے کوئی نقل کرنے والا
 تھا، یہ صاحب المظہر مولوی صورت مقدس سیرت تھے، لہذا ان پر شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، انیس فتاویٰ مبارکہ
 کی وہ جلد جو کتاب المظہر کے ان مسائل پر مشتمل تھی دے دی گئی تھی کہ جو فتاویٰ آپ کو لکھوائے ہیں، نقل کر دیں
 ان صاحب نے گفتگو میں صاحب سے اپنی نیاز مندی کا ثبوت دیتے ہوئے فتویٰ مذکورہ میں اپنے ہاتھ سے تین
 بالسطور لفظ "جہالت" کے بعد لفظ "بدعت" ہے بڑھا دیا یہ تحریف بریلی شریف میں آج بھی فتاویٰ مبارکہ جلد
 ہفتم کتاب المظہر ص ۱۰ پر موجود ہے، کوئی بھی دیکھ کر بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ الفاظ "بدعت" دوسرے قلم

نے کسی اور کا اضافہ ہے، یہ لوگ اپنے حریف کے گھر جا کر اس کے گھر بیٹھ کر اس کی چھٹی کتابوں میں اضافہ کر سکتے ہیں تو انہوں نے اپنے خود ساختہ غصب کے لئے اپنی کتابوں میں کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔

اب اس فتویٰ کے بارے میں فی حریف کے متعلق بھی سنئے!

فتاویٰ رشیدیہ کمال محبوب و بطرز جدیدہ مطبوعہ راجہ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۹۹۲ء کے صفحہ ۱۵۵ پر مولوی شہید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ اسی موسم کے مسئلہ پر لکھ کر آخر میں لکھ دیا "فتویٰ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب راجپوری مجموعہ فتاویٰ چھٹی مولوی احمد رضا خاں صاحب موصولہ از جلد رابع کتاب الطہر والاہلہ ص ۲۶" لیکن آگے ملحق حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ درج نہیں کیا، تاکہ پڑھنے والا سمجھ سکے کہ جو فتویٰ اوپر لکھا گیا ہے آخر میں مولانا احمد رضا خاں کا ۴۲ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ نے اس پر درالے فتویٰ کی تائید کی ہے۔

یہ سراسر دھوکا ہے، امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا حریف کیا کیا فتویٰ جس میں لفظ "ادعت" استعمال کیا ہے اسے فتاویٰ رشیدیہ کے اسی ایڈیشن کے صفحہ ۱۶۳، ۱۶۵ پر مجددہ شائع کیا گیا ہے، کارکنین کرام جاننے ہیں کہ جو بے بنیاد مذہب کی ساری عمارت ہی جھوٹ اور دھوکہ فریب پر کھڑی ہے، ملحق المہین کے زیر نظر ایڈیشن میں فتاویٰ رشیدیہ کے دونوں ایڈیشنوں کے صفحات کا کس دے دیا گیا ہے وہ ہر حال کتاب پڑھیں۔
جو جس حقیقت فرمائیں اور اپنے ایمان بچائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

مخلیق انسانی کا مقصد معرفت الہی ہے اور معرفت الہی کا معنی مشاہدہ تجلیات حسن لائقہی، اس مقصد عظیم کے تصور نے انسان کو رط حیرت میں جتا کر دیا وہ ایک ایسے ضعیف و نادار اجنبی مسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزرا ہیں درپیش ہوں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالم حیرت میں زبان حال سے کہتا تھا کہ الہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں، میں کمزور ضعیف اہلکار اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان، وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کثرت سے کیا نسبت، امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمن، وہ اس کے حسن و جمال کی نگہوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دربار جمال کی تاب لاسکتا ہوں۔

انسان اسی مشکل میں جکڑا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دھمیری فرمائی، اور روح دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن و کمال کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ و سلام ہو اس عزیز کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے ضعیف انسانی کو قوت سے بدل دیا، محدود کو جہم کو آئینہ عطا دیا، امکان کو بارگاہ وجوب میں حاضر کر دیا، امکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا، محدود کو غیر محدود سے ملا دیا، یعنی بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ دشوار محمدی آئینہ جمال حق ہے، اور خود خالی مصطفیٰ مطہر حسن کبریا، پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کے اقرار کے ساتھ حق ہو جائے، اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت، کفر

کے ساتھ اسلام کا اجماع حضورِ نبویؐ بھی ممکن ہوگا۔ جب وہ کمالِ نبویؐ بھی محال۔

تاہم یہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ حسن محمدیؑ کا انکار کمالِ خداوندی کا انکار ہے اور بارگاہِ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص۔

شانِ الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں تو گستاخِ نبوت کی مگر مسلمان ہو سکتا ہے؟

کوئی مکلفہ خیال ہو ہمیں کسی سے حاد نہیں، البتہ منکرِ جن کلماتِ نبوت اور مصعبینِ شانِ رسالت سے ہمیں طبعی تحضر ہے اس لئے کہ وہ آئینہِ جمالِ الوہیت میں عیب کے حلاشی ہیں، اور ان کا یہ طرزِ عمل نہ صرف مقصدِ تعلیقِ انسانی کے منافی بلکہ آدابِ بندگی کے بھی خلاف اور مذاہنِ کائنات سے مکمل بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے یکسو گردن نہیں، ہمارا خطاب تو جمالِ الوہیت کے دیوانوں اور شیخِ رسالت کے ان پرداتوں سے ہے جو ذاتِ پاکِ مصطفیٰ علیہ التحسینہ ﷺ کو معرفتِ اُمّی اور قربِ خداوندی کا وسیلہ عقلی جان کر ان کی شیخِ حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصدِ حیات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائلِ بیان کے ہیں، البتہ ابتداء میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں جن کی روشنی میں ناظرینِ کرام پر ان تمام تاویلات کا فسار و زروشن کی طرح واضح ہو جائے گا جو تین آئینہ عہدِ رسالت میں آج تک کی گئی ہیں، رہے دلائل؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبلِ قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ بذریعہ ناظرین ہوگا جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وما ظنک علی اللہ بعزیز

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں حوالہ جات و عبارات منقولہ کو میں نے بذاتِ خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے، اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کروں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو ہر مردانِ ہل سنت کے لئے اپنے مسلک پر جراتِ قدم

رہنے کا موجب اور دوسروں کے لئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔

(آمین) ✽

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

www.albahratnetwork.org

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! اقرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۳۶ء میں مرتب کر لیا تھا، لیکن بعض سوانح کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی، حتیٰ کہ اس عرصہ میں دو بھٹی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گذرے، جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے، اس رسالہ کی اشاعت سے میری فرض صرف یہ ہے کہ جو بھولے بھالے مسلمان علماء دو بھٹی کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بنا پر دینی محاملات میں انہیں اپنا مقتدا و داعی قرار دیتے ہیں، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں، اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دو بھٹی کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر ہوگا۔

وہابی، دیوبندی

اگرچہ وہابی، دیوبندی دو نقطہ ہیں، لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے، اور جس کے سربراہ و رہبر لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبان خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں، اور بعض عیوب و نقائصات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی

طرف بے دھڑک منسوب کیا، جس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آ رہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے!

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَلْعَنُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَاِنِ اعْطُوا مِنْهَا رِضْوَانًا
وَاِنْ لَّمْ يَعْطُوا مِنْهَا اِذَا هُمْ بِمُخْطَئِينَ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوا مَا
اَتَاهُمُ اللّٰهُ وَرِسُوْلُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيَبْزُوْنَا اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهِ وَرِسُوْلِهِ اِنَّا اِلَى اللّٰهِ رَاغِبُونَ۔ (پ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت نمبر
۵۸، ۵۹)

(ترجمہ) اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے پانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے، تو اگر
ان میں سے کچھ سٹے تو راضی ہو جائیں اور نہ سٹے تو جب ہی وہ ناراض
ہیں، اور کیا ایچہ ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے
ان کو دیا اور کہتے ہیں اللہ کافی سچا ہے دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ
کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

یہ آیت ذوالخمرہ حبشی کے حق میں نازل ہوئی، اس شخص کا نام حقوق بن زبیر
ہے، یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم بالیٰ ثقیف تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخمرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے، حضور نے
فرمایا، تجھے خرابی ہو میں عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں، حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو،
اس کے اور بھی ہمراہی ہیں، کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں

کے سامنے اپنے روزوں کو تحیر دیکھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر خٹار سے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے، جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کرنے والے ذوالخوصرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے، ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذوالخوصرہ کی طرح شاہیہ رسالت میں گستاخیاں کیں، اسلام میں یہ پہلا گروہ خارجوں کا گروہ ہے، یہی گروہ اہل حق کو کافروں، مشرک کہہ کر ان سے قتال و جدال کو جائز قرار دیتا ہے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں نے جہاں اللہ کافر قرار دیا اور غایفہ برحق سے بغاوت کی اور اہل حق کے ساتھ جدال و قتال کیا، حتیٰ کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے، اسی بد بخت گروہ کے قتلوں کی خبر زبان رسالت نے سرزمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے اور فرمایا ہے "هناك الزلازل والفتن وبها يظلم قرون الشيطان" رواہ البخاری، مقلوۃ: مطبوعہ بیجاہی دہلی، صفحہ ۵۸۲، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بلائے زور شور سے ظاہر ہوا، محمد بن عبدالوہاب خارجی نے سرزمین نجد میں مسلمانوں کو کافروں و مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم (یعنی ان کا قتل جائز) قرار دیا، اور توحید کی آڑ لے کر شان نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے

جنت مواعظہ کیا، اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بیخ فرمائی، حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاعر کتاب تصنیف کی، جس کا نام "الصوامع الالہیہ" نے ابو علی الوہابیہ ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے غائب کر کے اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی، علامہ ابن عابدین شامی حنفی، امام احمد صادی مالکی مصری وغیرہما جلیل القدر علماء امت نے محمد بن عبد الوہاب کو باغی اور عارتی قرار دیا، اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا، ملاحظہ فرمائیے شامی، جلد ۳، باب الہدایۃ، صفحہ ۳۳۹ اور تفسیر صادی، جلد ۲، صفحہ ۲۵۵، مطبوعہ مصر۔

پھر اسی طرح کتاب التوحید کے مضامین کا خلاصہ تقویت الایمان کی صورت میں سر زمین ہند میں شائع ہوا اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مستفاد محمد بن عبد الوہاب کی بیرونی اور چالشی کا خوب حق ادا کیا، اور اسی تقویت الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دہلی بند نے کی، جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی اور اس کا رد کیا، اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان کے خلاف بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا، اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی، تقویت الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے، مولانا شاہ فضل امام، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا عثمانیت احمد کاکوروی مصنف (عربی گرامر کی مشہور کتاب) "علم

الہدیہ، مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی قمیذ پرشید حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویٰ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا، حتیٰ کہ شاہ رفیع اللہ بن صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویٰ الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر ایک مسئلہ کو اس فقہ سے بچانے کی کوشش کی، لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویٰ الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فقہ کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا، علماء دیوبند نے نہ صرف تقویٰ الایمان اور اسکے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفاء کیا بلکہ خود محمد بن عبدالوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا، ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱، مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن چونکہ تمام روئے زمین کے احناف اور اہل سنت محمد بن عبدالوہاب کے خارجی اور باغی ہونے پر متفق تھے، اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبادت جس میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق کی گئی تھی، علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی، اور اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق چاہ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبدالوہاب سے قطع رکھتا ہے، اس لئے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبدالوہاب سے اپنی لافلتی کا اظہار کرنا شروع کر دیا، بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا، تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علماء اہل سنت برائے اس فقہ کے خلاف خبر و آزار ہے، ان علماء حق میں مذکورین

صدر حضرات کے علاوہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر تکی، حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب راہپوری، مؤلف (کتاب) "انوار ساطعہ"، حضرت مولانا اوشاد حسین صاحب راہپوری، حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ خاں صاحب حیدر آبادی، حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علماء اہل سنت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا، ان لوگوں کے ساتھ ہزار اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و محبوبان حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں، باقی مسائل میں محض فردی اختلاف ہے جس کی بنا پر جہنم میں سے کسی کی عقیقہ تحصیل نہیں کی جاسکتی۔

تجربہ ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے، گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے، ہم نے اس رسالے میں علماء دیوبند اور ان کے معتقدوں کی عبارات بلا کی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں، امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

سبب تالیف:

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں، اور بعض اتنی

مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبادات کی بجائے ان کے مختصر خلاصوں پر اکتفا کر لیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شلوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگے اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل و اختصار سے پاک ہو۔

ضروری گذارش:

ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علماء دیوبند کی صرف وہ عبادات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانہ اقدس میں کملی توہین کی گئی ہے علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبادات میں توہین و تنقیص کا نشانہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے، اس رسالہ میں علماء دیوبند کی وہ اصل عبادات بالکل مع حوالہ کتب و مطبوعہ پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں، اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث و تحقیق نہیں کی گئی۔

البتہ ان مختلف عبادات پر متعدد عنوانات محض سہولت ناظرین اور موضوعی الکلام کی غرض سے قائم کر دیے گئے ہیں، اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تخریج ان عبادات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبادتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟ اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبادت ماتحت کے بالمقابل اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے تاکہ ناظرین کرام کو علماء دیوبند اور اہل سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ قدامین ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس

سے ملا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اس کے علاوہ اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا، اس لئے ہمارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور بس، بتائیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے مگر گناہ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں، ایسی صورت میں تعظیم رسول کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی، یہی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بار بار گورسات کے آداب کی تعلیم فرمائی، مارشاد ہوتا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَانَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ (سورہ انجرات، آیت ۲)

”اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے ہو کہیں ایمان نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں مارشاد ہوتا ہے!

إِنَّ الَّذِينَ يَخْضِعُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ عَظِيمَةٌ۔ (سورہ انجرات، آیت ۳)

”بے شک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے نزدیک وہ ایسے

لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔“
اور تیسری آیت میں ارشاد فرمایا!

ان الذين يشاءونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون
سولواهم صبراً حتى تخرج اليهم لكان خيراً لهم والله غفور
رحيم۔ (سورہ الحجرات آیت ۵۴)

”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیچک جو لوگ آپ کو آپ کے رہنے کے حجروں سے باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں، اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ آپ خود حجروں سے نکل کر ان کی طرف تشریف لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوگا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“
چوتھی جگہ ارشاد فرمایا!

يا ايها الذين امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظر ما وامرنا ولا نكفر من عذاب
السم۔ (پہلا سورہ البقرة آیت ۱۰۴)

”اے ایمان والو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہنا کرو اور دھیان لگا کر سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے عذاب دردناک ہے۔“

ان آیات طیبات میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طرز مخاطب میں تنقید و توفیر کو ملحوظ رکھنے کی جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں محتاج تشریح نہیں، مخزان کی روشنی میں شان نبوت کی

ادنی گستاخی کا جرم عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے، اس کے بعد اس مسئلہ کو علماء امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کفر ہے

شرح شفا قاضی لامل علی القاری جلد ۲، صفحہ ۳۹۲ پر ہے۔

”قال محمد بن سحر: اجمع العلماء علی ان شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المستقص له کفر، و من شک فی کفره و عداہ کفر الخ“ (اکفار المسجدین، مؤلف مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی، ص ۵۵)
(ترجمہ) ”محمد بن سحر فرماتے ہیں کہ تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و شتم کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر و عداوت میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

ایک شبہ کا ازالہ

اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں نانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں نانوے وجہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو، لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تادل نہیں ہو سکتی، دیکھیے اکفار المسجدین کے صفحہ ۲ پر علماء دیوبند کے مقتدا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں؟

”قال حبيب بن الربيع: لان ادعاء الطويل في لفظ صراح لا

يقبل“

(ترجمہ) حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صراح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا

جاتا۔

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی ہو تو وہ تاویل قاسد ہوگی اور تاویل قاسد خود بخود کفر ہے، ملاحظہ فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبند کا اکتار الملحدین کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں!

”الناويل القاسد كالكفر“ ”تاویل قاسد کفر کی طرح ہے“

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آیا ہے ”انما الا اعمال بالنيات“ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات تو جہنم پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت تو جہنم اور تنقیص کی نہیں، اس لئے ان پر حکم کفر عائد نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیک ثواب کے بغیر نہیں ملتا، یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے، اگر ایسا ہو تو کفر والحاد اور توہین و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا، ہر دریدہ و دہن بے باک جو چاہے گا کہتا پھرے گا، جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت تو جہنم کی نہ تھی، واضح رہے کہ لفظ صراح میں جیسے تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت کا ذکر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا، اکتار الملحدین صفحہ ۷۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں؟

”المبدأ لسنی المحکم بالكفر علی شرط عصر ولا

نظر المقصود والنيات ولا نظر لقرائن حاله

(ترجمہ) کفر کے حکم کا دارودہ اور ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرائن حال پر نہیں۔

نیز اسی اکتار المسجدین کے صفحہ ۸۶ پر ہے!

”ولقد ذكر العلماء ان التهور في عروض الانبياء وان لم يقصد

السب ككفر“

(ترجمہ) علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرأت و دلیری کفر

ہے، اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

توہین کا تعلق عرف عام اور مصطلحات اہل زبان سے ہوتا ہے

بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی باتیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ

اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم بھی ہو جائیں اور اس کے باوجود حرف عام و محاورات اہل زبان میں

اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار ہوں گی، مثلاً ایک شخص

اپنے والد یا استاد کو کہتا ہے کہ آپ بڑے ولد المحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی نعل

حرام نہیں، بلکہ محترم کے ہیں، جیسے المسجد المحرام اور بیت اللہ المحرام، لہذا ولد المحرام سے مراد

ولد محترم ہے، اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق

میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد المحرام بولنے کو قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور ان کلمات کو بر بٹائے

عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

لہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء و محدثین کی توہین آمیز عبارات

پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت

میں توہین ہے یا نہیں؟

توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قاتل کی

نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

عالمین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ تو اپنی عبادات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قاتل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولنے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔ اور کلمہ توہین بہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے، بشرطیکہ قاتل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمہ توہین ہے یا یہ کلمہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے، تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا یا لکھنا موجب توہین ہوگا، دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم ”راہبنا“ کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے، لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے، یا اذنیہ تصرف سے اس کو کلمہ توہین بنا لیتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو راہبنا کہنے سے منع کر دیا، اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا، معلوم ہوا کہ اٹائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے سادہ نبوت بہت بلند دہالا ہے۔ اور مؤلین کی سن گھڑت تاویلات ان کو توہین کے جرم عظیم سے بچا نہیں سکتیں، جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دارومدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ توہین و تنقیص کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے۔ بسا اوقات کسی واقعہ کو احتمال کے ساتھ کہتا موجب توہین نہیں ہوتا، لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تنصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے، اگرچہ ان تنصیلات کا بیان واقعہ

کے مطابق بھی کیوں نہ ہو ملاحظہ فرمائیے شرح فقہ اکبر، مطبوعہ مجتہائی دہلی، بار سوم ۱۹۷۷ء، صفحہ ۶۳ میں ہے۔

عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ لفظ البیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مروت (یعنی لعلہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں، لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، جھوٹی شراب خوردی اللہ تعالیٰ کی مروت ہے تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے، لیکن ظلم فسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب ہو توہین آمیز ہو گیا، مای طرح بدسل آیت قرآنیہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے لیکن اللہ خالق اللغات و ارات وغیرہ اللہ تعالیٰ کہہ دیوں اور دوسری مذی چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں کہ وہ میں اور میں میں مشی کی تفصیل دینا اللہ تعالیٰ سے موجب توہین ہے۔ (مخلصا)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ کی عبارت "حفظ الایمان" کا توہین ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہوگا، تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے "(کتاب)" شرح سوانح کی عبارت سے استدلال کیا ہے، اس کا سبب سود ہونا بھی اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر

۱۔ دیکھئے مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ نے "(اپنی کتاب)" "یاد اور انوار" میں بھی یہی لکھا ہے "اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق ہر کتاب و لفظ ازیر (کتوں اور سوروں کا خالق کہنا) بے ادبی ہے۔ یاد اور انوار (مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور) صفحہ ۲۰۹

بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے، تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور ہر صبی و بچون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توہین ہوگا، کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح براہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کر رہی ہے، جس کا انکار بجز معاندہ صحت کے کوئی شخص نہیں کر سکتا، بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چر بڑے چمار کی تفصیل مذکور ہے، کہیں شیطان لعین کی اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارت تا توہین سے بوند روز روشن کی طرف ظاہر ہے، اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں، ان سب کا ضد و بے کار ہونا اعلیٰ مرتبہ کی حماقت ہے۔

تکفیر مسلمین

علماء اہل سنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا، انھیں سزا دی، پتھر یوں، پابیوں، بہانیوں حتیٰ کہ ندیوں، کانگریسوں، دیکوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا، گو دہریہ ملی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے، جس کے نشانے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔ اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ بھانک جڈا بہتان عقیم، کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں، ہمارے عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے، میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی

مسلمان کو کافر نہیں کہا، خصوصاً اعلیٰ حضرت مجدد ملت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ
 اعزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام اٹھانے مولوی اسماعیل صاحب دہلوی
 کے بکثرت اقوال نقل کرنے کے باوجود ہم التزام کفر کے فرق کو ملحوظ رکھتے یا امام اٹھانے کی توبہ

۱۔ التزام کفر کے معنی ہیں کفر کا لازم ہو، اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے لئے لازم کرنا، بعض اوقات ایک کلام
 مستلزم کفر ہوتا ہے مگر کمال کو اس کا علم نہیں ہوتا، یہ فرد کفر ہے مگر جب اسے بتادیا جائے کہ میرے اس کلام کو کفر
 لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اذرا ہے اور اپنے کلام میں لزوم کفر سے خبردار ہو کر بھی اس سے رجوع
 نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا، مثال کے طور پر تعویذ کا بیان کی وہ عبارت سامنے رکھ لیجئے جس میں مولوی
 اسماعیل صاحب دہلوی نے یہ چھٹی بڑی حقوق کو اپنی شان کے آگے چڑھ کر ہمارے زیادہ ذلیل کہا ہے،
 ظاہر ہے کہ چھوٹی حقوق سے عام حقوق اور بڑی حقوق سے خاص حقوق (انبیاء، پیام اسلام و ملائکہ مطہرین، محبوبان
 ارکاء و ایدہی) کے معنی بتاتالی کچھ میں آتے ہیں، اور تمام بڑی حقوق کا چوبڑے ہمارے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم
 ہے، انبیاء و پیغم السلام کے اسی طرح ہونے کو، انبیاء و ملائکہ جو کفر صریح ہے لیکن لزوم حسن عن سے کام لے کر یہ
 سمجھ لیں کہ امام اٹھانے اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہوگا اور جب اسے خبردار کر دیا جائے کہ میرا کلام کفر کو مستلزم
 ہے، مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا، امام اٹھانے کے متعلق تو
 تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے غافل تھا اور اسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا،
 اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اب بار بار سمجھ سکے جانے کے باوجود بھی اس
 عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں، ان کے دل میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری ہیں۔

مشہور ہونے کے باعث از رو احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کتب لسان فرمایا، اگرچہ وہ شہرت اس وجہ کی نہ تھی کہ کتب لسان کا موجب ہو سکے، لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، ملاحظہ فرمائیے ”الکو کوہ الشہابیہ“ مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی ص ۶۲، حیرت ہے، ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ع
 بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ یوں لکھی است

در اصل اس پر دیکھنے والے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں، انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا تاکہ عوام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے، اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے، لیکن باخبر لوگ پہلے ہی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بہر خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں حامل نہیں کریں گے، خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لنگی ہو یا کانگریسی، پنجری ہو یا ندوی، اس بارے میں اپنے پرانے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لنگی نے کلمہ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہو گئی، یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو محاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے، ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بنا پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے، چہ جائیکہ تمام لنگی نور سارے ندوی کافر ہوں، ہم اور

ہمارے اکابر نے بار بار اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے، ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ کلمہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبوبانِ ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود سمجھدہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخوں سے توبہ نہیں کی، نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخوں پر مطلع ہو کر اور ان کے صریح مہلوم کو جان کر ان گستاخوں کو حق سمجھتے ہیں، اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہل حق، اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں اور بس ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعیِ اسلام کی تکفیر نہیں کی، ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے، اگر ان کو نضولاً جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں، ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے، نہ بریلی کا، نہ لکی شندوی، ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی

عبارات متنازعہ کو عبارات کفریہ سمجھتے ہیں

عرب و عجم کے علماء اہل سنہ نے جو علماء دیوبند کی توہین و تمیز عبارات پر تکفیر فرمائی، اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے، اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کلمہ صریح موجود ہے، لیکن مجلس اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکفیر نہیں کرتے، اور اگر مفتیان دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں نے کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے حلقہ انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں، پھر جب انہیں یہ بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتدا کا قول ہے، تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں دیتا، اس کی بہت سی مثالیں پیش کی

جا چکی ہیں، ہر دست ہم ایک تازہ مثال تاثرینِ آرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں، اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو سودودیت کا شکار ہو چکے ہیں، سودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ اثرا بت تو ہیں سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب ہانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب ”تہذیب العقائد“ سے نقل کر کے دیوبند بھیجی، اور اس پر فتویٰ طلب کیا، مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے، تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے حد رک کفر کا فتویٰ صادر فرمادیا، ملاحظہ فرمائیے! اشتہار بعنوان (دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم ناٹوٹوی کو فتویٰ کفر)

”یہ فتویٰ دیوبندیوں کے علمائے پھل کی کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔“

دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہے

مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند عبارت۔

”دروغ صریح بھی ملتی طرح پر ہوتا ہے، ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں، بالخصوص علیٰ السلام کذب کو متافی جان نبوت ہاں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔“

فتویٰ ۷۸۶/۷۴ الجواب: انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، ان کو مرتکب معاصی سمجھنا الحیاء باللہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں، اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم، سید احمد سعید مفتی دارالعلوم دیوبند۔

جواب صحیح ہے، ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تہجد پر ایمان اور تہجد پر
کلمہ نہ کرے، اس سے قطع تعلق کریں۔ مسعود احمد رضی اللہ عنہ مہر دار الاقواء
فی دلیعہ بندہ البند

المشترک۔ محمد یحییٰ نقشبندی ناظم کتبہ اسلامی لودھراں ضلع ملتان

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ دلیعہ بندہ سے مولوی محمد قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منکوار
اشتبہا میں چھاپے والا مولوی محمد قاسم صاحب یا فتویٰ اور اکابر علماء دلیعہ کا معتقد اور پیشوا
ماننے والا ہے، مگر سودودی ہونے کی وجہ سے اس نے سودودی صاحب کے مخالفین علماء دلیعہ کو
نچا دکھانے کے لئے اور سودودی صاحب پر علماء دلیعہ کے صادر کئے ہوئے فتوؤں کو غلط ثابت
کرنے کے لئے یہ چال چلی، اگرچہ مشہور دلیعہ بندہ عقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم
صاحب یا فتویٰ باقی ہر سہ دلیعہ بندہ پر مفتی دلیعہ بندہ کے اس فتویٰ کفر صحیح تسلیم نہیں کرتا لیکن ہمارے
ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو چڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی ہوگی کہ مفتیان دلیعہ بندہ کی نظر میں
بھی علماء دلیعہ بندہ کی عبارات کفر یہ بھی نہ کفر یہ ہیں، لیکن چونکہ وہ اپنے معتقد اور پیشوا ہیں، اس
لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا اور رسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر حجر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں
کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی حجر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے اپنے پیروں اور پیشواؤں کو
بڑھا دیا جائے، اہل انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آئیہ کریمہ "اعوذوا بحبارہم
ورهبانہم اربابا من دون اللہ" کے صحیح مصداق ہیں، یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے
احبار اور بہان (عالموں اور رؤسوں) کو خدا کے سوا ہر باب بنالیا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی

دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں، اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا کہیں تو بچے مومن رہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ العزیز۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو بات بات پر کفر و شرک کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے: تقویت الایمان صفحہ ۴، جلفہ البحر ان (مولفہ مولوی حسین علی دہلوی) صفحہ ۴، ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے مجدد صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں بچا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل، حاضر و ناظر ہونے کا معتقد، امور خارقہ لغعات میں بزرگان دین کے تصرف کا ماننے والا، یا رسول اللہ کہنے والا، بزرگان دین کی تعظیم بجالانے والا، تجلیس میلاد شریف میں قیام تعطیسی اور دین و آرام کو اصل و شاہ نہانے والا، خاص جبرہ مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو، معاذ اللہ کافر و شرک بدعتی مکرر اٹھد اور بے دین ہے، ناظرین کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتووں سے کون سا مسلمان بچ سکتا ہے؟ آجب ہے خود تمام مسلمانوں کو کافر و شرک کہیں اور اہل سنت پر الزام لگائیں۔ قالی اللہ العزیز

افضلیت و اصالت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

انکھار کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علماء امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو از روئے دلیل یہ حیثیت مخصوصہ اس فرد کے ساتھ مختص نہیں تو اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر تسلیم کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں، جو کمال اصل میں نہ ہو فرع میں نہیں ہو

سکتا، لہذا فرع میں ایک کمال کا پایا جاتا اس امر کی روشنی دیکھیں کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے، معمولی سمجھ رکھتے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرع میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بغلاف عیب کے معنی یہ ضروری نہیں کہ فرع کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے، ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں مگر جڑ تو تازہ رہتی ہے، اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز و شاداب نہ رہتی، اور جب سوائے چند شاخوں کے سب ٹہنیاں سرسبز اور شاداب ہوں، تو معلوم ہوا کہ جڑ تو تازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے، یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرع کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے، لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا، اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے، خود نام پاک ”محمد“ ہی اس کی دلیل ہے کیونکہ لفظ ”محمد“ کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا، اور ظاہر ہے کہ نقص و عیب نہ صفت کا موجب ہے نہ کہ تعریف کا۔ لہذا واضح ہو گیا، موجودات ممکنہ کے صوب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے، بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم کا ہر کمال محمدی کی دلیل ہے مگر کسی فرد عالم کا عیب سواۓ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا، کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے، درحقیقت وہ اندرونی و باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے منقطع ہو چکا ہے، گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبدالمسیح صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف ”انوار ساطعہ“ نے تحریر فرمایا تھا کہ جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے، اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں، بنی آدم کو دیکھتے اور ان کے احوال کو جانتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رہتی افزہ ہو جاتا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر و شرک ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالمسیح رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو اسی اصل پر مبنی تھا، لیکن مولوی (خلیل احمد) انیسوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رد میں ”براجین قاطعہ“ لکھتے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلاغت طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصف اصالت کی بجائے اسے انضلیت پر مبنی سمجھ لیا، یعنی مولوی انیسوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے اس کا معنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انضلیت ہے، انیسوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بڑھم خود ایک بنیاد کا سد قائم کر دی، اور اس پر

مفسد کی تعمیر کرتے چلے گئے، چنانچہ اسی بناءً مفسد علی القاسد کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں!

”اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھتا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چکا ہو یا نہ ہو“ (برصی، جلد، منبر، ص ۱۰۷ و ۱۰۸)

ع۔ یہیں مثل و دانش بپاؤ گریست

انٹرویو ی: آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحب الوہر سلاطین نے ملک الموت سے محض افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے، صاحب انوار سلاطین کیا کسی نئی عالم دین نے بھی انضلیت محمد کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا، ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصالت کو حضور کی اعلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انضلیت کو حضور کی اعلیت کی دلیل بنو بھی ہو تو اس سے انضلیت محمد سمجھنا انتہائی حماقت ہے، کیونکہ حضور کی انضلیت حضور کے ساتھ خاص ہے جس کا تحقق اصالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالہ جات کو پیش کرنا بے سود ہو گیا، جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ انضلیت کو اعلیت مستلزم نہیں، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں، لیکن محض علوم حضرت خضر علیہ السلام کے لئے ثابت ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انضلیت پر دوسروں کی انضلیت کا قیاس کرنا درست نہیں بلکہ اس لئے کہ حضور اصل کائنات ہیں اور یہ وصف اصلاً عامہ حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملا، بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انضلیت اعلیت کو

مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں باطلیت کا اعتراف نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں، نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدرجہ حاصل کرتے ہیں، شیخ اکبر محمد بن ابی بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے باب ۳۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا، برابر ہے کہ انبیاء و محدثین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشت سے متاثر ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر انکار کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کے حکم میں تقیم فرمائی، لہذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے، خواہ وہ علم حصول و حصول ہو یا مفہوم و مہوہ، لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے کہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے، کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

(شیخ محمد بن ابی بن عمر رضی اللہ عنہ، البیوت والجزائر، مطبوعہ مصر، جلد ۲، صفحہ ۳۹)

بعض علوم کو برا کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی ذات مقدمہ سے اس کی نفی کرنا بدترین

جہالت اور بارگاہ نبوت سے کھلی عداوت ہے

دوبہندی حضرات اہل سنت کے مواخذہ سے نکل آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور

کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں، غیر ضروری علوم اور تجاسوتوں، مناجاتوں، کھردریب، چوڑی، دعا بازی، مناجات و مگرابی کے طریقوں اور ان کی تفصیلات کا پرہیز اور مذموم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ناجائز کرنا حضور کے حق میں عیب ہے، جس سے حضور کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابلہ جہل ہے اور جہل فی نفسہ نقص و عیب ہے، تو لامحالہ علم فی نفسہ حسن و کمال ہوگا۔ دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارقام فرماتے ہیں:

”دریں جاہ یادداشت کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہرچہ نگہ باشد“

(تفسیر فتح العزیز، مطبوعہ مطبعہ العلوم متعلقہ مدارس دہلی، جلد اول، صفحہ ۴۳۵)

(ترجمہ) یہاں جانا چاہئے کہ علم جیسے بھی ہو فی نفسہ برا نہیں ہے۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آ سکتی ہے، جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ توقع ضرر

۲۔ استعداد او عالم کا قصور

۳۔ علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں کیونکہ عصمت الہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو

سکتی، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد و مقدر میں قصور کا پایا جاتا بھی محال ہے، علیٰ هذا القیاس امور شرعیہ میں بے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے، ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے، معلوم ہوا کہ جن اسباب خارجہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کا پایا ناممکن نہیں، لہذا ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیسا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا، اور اگر ہم آنکھیں بند کر کے یہ تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہا برے ہوتے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے، اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، نہ صرف محال بلکہ محال مطلق اور مستبعد ہے، لہذا ایسے علم کو جو فی نفسہ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے اسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہوگا، کیونکہ صلیب ذمہ کا اثبات حقیقتاً عیب لگاتا ہے، جب اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے عیناً واجب ہوگا، جو چیز (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب ہو، اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے، دیکھئے کذب، جہل، غلم، سذغیرہ امور فی نفسہا جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے پاک ہونا ضروری ہے، اسی لئے (کتاب) ”مسامرۃ“ ج ۲ صفحہ ۶۰، مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

”ہم کہیں گے کہ اشعری اور ابن کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو، اللہ تعالیٰ

اس سے پاک ہے، بلکہ وہ صفت نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

ایسی صورت میں حضرات علماء و یوحہدہ سے مخلصانہ استفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے جنہیں نجاست و غفلت، بکروفریب کا علم اور شیطانی علوم کہہ کر یہ اور مذہب مسم قراردیا گیا ہے، اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ محبوب و مختص سے مزا نہیں مانتے؟۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات تو جین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوث ہیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے ذائد محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تشریح سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پائی۔ فیالمحب۔
درحقیقت یہ بھی عدولت رسول کا ایک نکتہ ثبوت ہے، کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو برائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو برا اور مذہم کہہ دیا جاتا ہے تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بنا پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، لیکن حقیقتاً عدولت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہوتا ہے، بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فی نفسہ علم کو (جو میں کمال ہے) نقص و عیب قرار دے دیا گیا تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے البتہ اللہ والہ المستحق۔

ایک کثیر الوقوع شبہ ■ ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ علماء و یوحہدہ نے دین کی بہت خدمت کی، ہینکلروں علماء ان سے پیدا ہوئے، انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں، دین میں بہت سے لوگ جری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں، انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے

دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی، ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرزد ہو جانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں، بلعم بن باعور کتاب اعداء دہدہ نور مستجاب الہ موات تھا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر "ولکنه اخلد الى الارض کا صدق بن گیا ماوراء بحیرہ کے لئے قعر ذلت میں گر گیا، شیطان کا عابد و زہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے، جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے راندہ اور گاہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول کا ارتکاب کیونکر ممکن قرار پا سکتا ہے۔

خوارج و معتزل اور دیگر فرق باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات غدارین سے ان کے مسووم عمل کا پتہ نہیں بھاری تھا، ان کی حرمہ دینی خدمات تدریس و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے مقابلے میں اتنا زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ڈوہے مقدمہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعر ذلت سے بچانہ سکے، دینی خدمت و حمایت دین، تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہل حق و عدل کے ذریعے ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید و فرمانوں اور قاجروں سے بھی کرا لیتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے "ان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر" لہذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

: کفر و شرک و بدعت:

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی بنا ڈالا، مثلاً یا رسول اللہ کہتا مشرک، بولیا کہ اہل کرام کی نذر (لغوی) مشرک، ہزارات اولیاء پر جانا کفر، میلاد بدعت، عرس حرام، گیارہویں مشرک، اذان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی نہ کرنا گنہگار بدعت، القرض کفر و مشرک کی ایسی بھرماری کہ جس سے دوسرے تو کیا بچتے، خود بھی محفوظ نہ رہ سکے، اس مختصر میں تفصیل کی تو محتاجاتش نہیں، البتہ اجماعاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے، غیر خدا کو خدا ماننا یا خدا کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا مشرک ہے اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دین میں نہیں ہے نہ پائی جائے، بدعت ہے، یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو، بدعت شرعیہ ہے۔

یہ عرس و میلاد و دیگر اعمال مستند جنہیں کفر و مشرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے، حجتاً امور مستند ہیں، الحمد للہ آج تک کوئی منکرانہ اور من سے کسی امر کو نہ کسی ناس قطعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لا سکا اور نہ ان کو کسی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا، البتہ اتنی بات ضرور کہی جاتی ہے، کہ جس طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خیر القرون میں یہ کام کسی نے نہیں کئے، لہذا یہ سب امور بدعت ہیں، اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو ان شاہ ہند دوسرے دس سال میں ہدیہ ناظرین ہوگی، سردست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی حیثیت کذا یہ کی تفصیلات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں، تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا، دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں میں تقسیم، اعراب قرآن، جمع احادیث، بیادہ ارس، تعلیم دین پر اجرت لینا، اور ادا اعمال مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا وجود نہیں پایا گیا، لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت

نہیں کہتے، معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے بن امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا، شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک تو حید کا مقابل ہے اور مسئلہ تو حید واجب عقلی ہے، لہذا شرک لا محالہ اعتقاد امر متنع لذتہ کا نام ہوگا۔

ظاہر کہ تصرفات انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علمیہ و عملیہ سب مقید بالعتقاد و باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عطاء الہی اور اذن خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا ہرگز متنع لذتہ نہیں، اس لئے اذن و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا، البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور ظاہر ذاتی ایسے امور ہیں جن کی عطا متنع لذتہ ہے، اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطا کا اعتقاد رکھے گا وہ متنع شرک ہوگا، یہی کہ شرکین عرب اپنے اللہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے، اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں، الحمد للہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر جانچنے کے وہ تمام غریب افکار اہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (و اللہ اعلم بالصواب)

انصاف کی جستجو

جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارات میں توہین نہیں مانتے، ان کی خدمت میں محکمانہ گزارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مورودی صاحب کی وہ عبارات توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپ کے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مورودی صاحب پر الزامات توہین عائد کئے ہیں، مگر چہ ہمارے نزدیک دونوں میں

کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں سراحت و وضاحت تو جین کے عقائد و عقول کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہم
مردودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے

ہیں، جس کی بناء پر علماء دیوبند نے مردودی صاحب کو تو جین خدا اور رسول کا مجرم گردانا ہے، اسی
طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں، اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح پیش کرتے
ہیں، جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو جین بھی ہے، اور یہ
فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہوم تو جین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مردودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی تو جین اخذ کر کے مردودی صاحب پر خدا اور رسول کی تو جین کا الزام عائد کیا ہے۔

”حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید وہاں آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو
جائے یا آپ کے بعد کسی قرہی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا سارے تیر سو برس کی
تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ کب نہ تھا اب ان چیزوں کو اس طرح
نقل و روایت کئے جاتا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں نہ تو اسلام کی صحیح فہم کی
ہے بلکہ نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جاسکتا ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا
ہوں اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نظر آتا ہرگز مصعب نبویہ
پر طعن کا موجب نہیں ہے۔“ (مخوضات ترجمان القرآن، جلد اول، ص ۱۳۶ و ۱۳۷ جلد ۱۸)

(رسالہ ”حق پرست علماء کی مردودیت سے ہمارے فتنے کے سبب“ مؤلف مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام
اللہ بین دیوبند و شیرانوالہ لاہور، ص ۱۵۱)

اب ملاحظہ ہوں، اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارت جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر جن پر توہین خدا اور رسول کا حکم لگایا ہے۔

(۱) ”اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآنیہ جیسا کہ لعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔“

(ملفۃ الحیران، مصنفہ مولوی حسین علی صاحب، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸)

(۲) ”بہر دوغ صریح بھی کی طرح ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔“

(تعلیقہ اعلیٰ کدماز مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۵)

(۳) ”بالجملہ علی احیاء کذب کو متافی شان نبوت ایں معنی سمجھا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، متالی غلطی سے نہیں۔“

(تعلیقہ اعلیٰ کدماز مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۸)

مولودی صاحب اور علامہ یحییٰ بندہ دونوں کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں، اگر آپ نے خوف خدا کو دل میں جگہ سے کر پھری دیا، تہذیبی سے منظر انصاف غور فرمایا، تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مولودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علامہ یحییٰ بندہ کی عبارت منہوہم توہین میں زیادہ صریح ہیں۔

دیوبندی حضرات کا علماء اہل سنت پر ایک اعتراض اور

دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اعلیٰ سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقہ و قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں، اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔
 براور ان اسلام! سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہوتا کرنا چاہیے۔

جواباً عرض ہے مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بیہوشی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کے صفحہ ۸ پر نقل کیا ہے، اور اس کا جواب بھی صفحہ ۸ پر دیا ہے، ہم بیہوشی و غی جو لب نقل کئے دیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

"اگر کسی سیر دورہ کسی خطے منہبہ والے تھے میں داخل دیا جائے اور اس خطے کے منہبہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک ٹاکہ میں خنزیر کی ایک بونی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دورہ میں لٹکادی جائے، پھر کسی مسلمان کو اس دورہ میں سے چلا یا جائے وہ کہے گا کہ میں اس دورہ سے ہرگز نہیں بچوں گا، کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے، چانے والا کہے کہ بھائی! اس دورہ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں آپ فقط اس بونی کو کیوں دیکھتے ہو دیکھئے اس بونی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دورہ ہی دورہ ہے، وہ مسلمان بھی کہے گا یہ سارا دورہ خنزیر کی ایک بونی کے باعث حرام ہو گیا ہے، یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے، جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا، کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی

ہے اس کے بعد مولوی صاحب ہزار تعریف کریں، مگر جب تک مولوی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے گناہان نہیں کریں گے، مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے، جب تک کہ یہ ختیری کی پوتی اس دور سے نہیں نکالیں گے۔ (ص ۸۷۸)

پس دوجہ بندی حضرات بھی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں، اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دوجہ بندی عبارت میں محبوبان حق تبارک و تعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں، مگر جب تک وہ توبین آمیز فقروں سے توبہ نہیں کریں گے، اہل سنت ان سے کبھی راضی نہیں ہو گے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توبین آمیز عبارات کے صریح مفہیم کو چھپانے کے لئے علماء دوجہ بندی کو عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں جنہوں نے توبین و تبتیس سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمت و شان نبوت کا اقرار کیا ہے۔

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توبین کی حقیقت اس سے ہم رجوع کرتے ہیں، مثلاً مولوی محمد قاسم نانوتوی نے (۱۰۱ جی کتاب) "تختہ بر الناس" میں خاتم النبیین کے معنی

منقول متواتر "آخر النبیین" کو عوام کا خیال بتایا ہے، اب اگر ان کی دس میں عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کا فر ہے، تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، تاہم مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا

جائے کہ میں نے جو "خاتم النبیین" کے معنی منقول متواتر "آخر النبیین" کا انکار کیا تھا، اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں، دیکھئے مرزا آئی لوگ، مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں، ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ حسن صاحب

دور جنگی تاظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے، ملاحظہ فرمائیں، (کتاب) اشرف العاد اب، مطبوعہ مطبع مجتہائی جدید دہلی، صفحہ ۱۵، سطر ۱۷، ۱۸

”جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں، جب تک ان مضامین سے صاف توجہ نہ دکھائیں یا توجہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں“

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہا کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ہن عبارات کے اظہار و اشاعت کی کیا ضرورت ہے، جن سے آپ لوگ تو جین گئے ہیں، اس زمانے میں ان عبارات کی اشاعت بلاوجہ شور و شغب و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی ناانصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ لڑائی مول لی جائے، اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہین عبارات کے اظہار کی وہی ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مورد دیوبند کا چل کھولنے کے لئے پیش آئی، کہ علماء دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اہتد تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی مقدس شان میں دوشد یہ اور ناقابل برداشت طے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا، مولوی احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں:

”کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہتا سمجھ ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔“ (آج، سہ ماہی، ص ۱۵۵ سے ۱۵۶ تک) مولوی احمد علی صاحب (۱۸۶۲ء)

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ:

دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ بریلوی مولوی علامہ دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے منکشف ہو جائے گی، اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علامہ دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی نہیں پیش کی جاسکتی، لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ”الشہاب الثاقب“ سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں، ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علامہ اہل سنت اور فضلاء دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کر لیں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ پھر تعجب ہے کہ مجدد بریلوی آنکھوں میں حمولۃ ال رہا ہے اور کتب خالص

مشہور کر رہا ہے لعنت اللہ تعالیٰ فی الدارین مآئین، یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس

(مجدد بریلوی) ہمدونوں جہانوں میں۔ (الشہاب الثاقب، ص ۸۱)

۲۔ آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں تاہر اس بریلوی و جال سے دریافت

کریں۔ (الشہاب الثاقب، ص ۸۶)

۳۔ مجدد الضالین صاحب فرماتے ہیں۔

۴۔ ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ دجال بریلوی نے یہاں پر

محض بے یگہی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔ (ص ۹۵)

۵۔ اس کے بعد مجدد الضالین علیہ السلام الخ (ص ۱۰۳)

۶۔ سلب اللہ ایمانک وسود وچھک فی الدارین دعا فیک بہا عاقب بہ لاجہل و
عبداللہ بن ابی یاریس المیتومین آمین یعنی دس بدعتوں کے سردار
(مجدد بریلوی) سب کرے اللہ تعالیٰ تیرا ایمان اور دونوں جہانوں میں تیرا منہ
کالا کرے اور تجھے وہی عذاب دے جو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی کو دیا
تھا (ص ۱۰۵، ۱۰۴)

۷۔ مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شاہانِ شانِ قلم سے نہیں نکلتے
دیتی۔ (ص ۱۰۵)

۸۔ فسو واللہ وجہ فی الدارین واسکتہ محمود المدرك الا نسل من النار مع اعداء سید
الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین یا رب العالمین یعنی اللہ تعالیٰ اس
(مجدد بریلوی) کا دونوں جہانوں میں سزا کا نعرہ دے اور اسے حضور کے دشمنوں کے
ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔ (ص ۱۱۹)

۹۔ یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں
ان کے واسطے عذاب اور ہفت خاتمہ ان کے لئے موجب خروج ایمان وازالہ
تصدیق وایمان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ قہمین کے واسطے اس کی
موجب ہوں گی اگر بلا تک حضور علیہ السلام سے کہیں گے انک لا ندوی ما احد
نورا بعدک اور رسول مقبول علیہ السلام جال بریلوی نور ان کے اتباع کو چھٹا کھٹا
فرما کر اپنے حوض مہر وشفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے
اور امت مرحومہ کے اجر و ثواب و منازل و نصیم سے محروم کئے جاویں گے، متواللہ

و جو مہم فی الدارین و جعل قلوبکم قاسیة فقلوبہم منوحتی و بالخطاب الالہیم، لہتی اللہ
ان بریلویوں کا متہ دونوں جہان میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو
وہ ایمان نہ لائیں، یہاں تک کہ غدا اب الیم کو دیکھ لیں۔ (المشابہۃ القرب، ص
۱۲۰)

ان تمام بد دعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بد گوئی کے صداق نہیں ہو سکتے، البتہ بمعطائے حدیث اعلیٰ
حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی مقدس ہستی کے حق میں ایسے ناپاک کلمے بولنے والا انسان
اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود صداق بنے گا۔ و ما ذالک علی اللہ بارج

بعض لوگ کہتے ہیں

کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب دہلوی نے جو علماء دیوبند کی عبارات پر علماء حرمین
طہرین سے کفر کے فتوے حاصل کر کے حسام الحرمین میں شائع کئے، اس کے جواب میں علماء
دیوبند نے حسام الحرمین کے خلاف اپنی تائید میں علماء حرمین طہرین کے فتوے ”المہم“ میں چھاپے
اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے
علماء دیوبند کی عبارات کو توڑ مروڑ کر غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے تھے، جب علماء دیوبند کی
اصل عبارات اور ان کے اصل عقائد سامنے آئے تو علماء حرمین طہرین نے ان کی تصدیق و تائید
فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً بے بنیاد
ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں رد و بدل کیا ہے، یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب

کئے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی، پورا پنے اصل عقائد کو چھپا کر علماء عرب و عجم کے سامنے اہل سنت کے عقیدے ظاہر کئے، جس پر علماء دین نے تصدیق فرمائیں، چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائیے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا، اس کے عقائد بھی عمدہ تھے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱، ص ۱۱۱ پر مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ!

"محمد بن عبد الوہاب کے معتقدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا ضعیفی تھا، البتہ ان کے حواج میں حدت تھی، مگر وہ ان کے معتقدی اچھے ہیں، مگر ہاں جوحد سے بڑھ گئے ان میں خساد آگیا، اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق، مثلی شافعی مانگی ضعیفی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی"

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہو گا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا، لیکن جب علماء حرمین طہمین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ فتاویٰ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے، وہ کیسا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں، ملاحظہ ہو "الہمد" ص ۱۹، ۲۰۔

ہمارے نزدیک ان کا عقلمندی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے، اس کے چند

طرز بعد مرقوم ہے،

علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں
عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر حطّاب
ہوئے، اپنے کو ضلّی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان
ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے
اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان
کی شوکت تو زدی نہ تھی۔

یہاں دیکھئے اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت کو صاف ہضم کر
گئے، یہ تو ایک نمونہ تھا، تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ
ڈال دیا، اپنی عبارت کو بھی چھپا دیا اب تاخرین خود فیصلہ فرمائیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دوح بند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ
بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دوح بند کی تکفیر نہیں کی، جیسے سند الھدٰی میں حضرت
مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور قلیٰ عالم حضرت جہر علی شاہ صاحب
گوڑوی رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی
جاسکتی، اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن
کے زمانے میں علماء دوح بند کی عبارت تکفیریہ (جن میں التزام تکفیر متحقق ہو) موجود ہی نہ تھیں، جیسے
مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ، ایسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

ماور بعض وہ حضرات ہیں جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں، مگر ان کی نظر سے نہیں گزریں، اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی، ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلم جن ائمہ یقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا، یا تکفیر سے سکوت فرمایا، علاوہ ازیں یہ کہ جن کا براہ امت مسلم جن ائمہ یقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے، ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور منقول نہ ہوئی ہو، کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے بلکہ تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ واللہ اعلم۔

ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا، ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں تو جین آئیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے، حدیث شریف میں وارد ہے اذکرو مسوا فاکم بالمعبر تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو، حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالعمال بالمعواہم اعمال کا مداوا خاتمہ پر ہے، ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین میں سے ہے، آپ کسی کافر کو مہر کافر نہ کہیں، مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بدنامے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہوتا ہے، بے فکر اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیے، مگر توبہ کرنے والوں کو مومن اپنا

نہیں سمجھتا، نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں اس لئے مضمون حدیث نوہن سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دار و مدار ہے، مگر یاد رکھئے، دم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اور اس کا تامل بھی اس کی طرف مغرض ہے، محکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں، اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ طایفہ التزام کفر کر لیا تو وہ حکم شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے، تاہم شک نہ ہو کہ نہ کرے، اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا، نور ظاہر ہے کہ کفر و اسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھتا کفر قطعی ہے، لہذا کافر کو کافر نہ ماننے والا ملعون کافر ہے، اور اگر بغرض محال ہم یہ تسلیم کریں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہئے، اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو اور خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو، تو اسی دلیل سے مرزا نے ان کو کافر کہنے سے بھی ہمیں زبان رکھی پڑے گی، کیونکہ مرزا غلام احمد کا دیانی اور ان کے قبیلین سب کے حق میں یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرمادیا ہو، تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں لیکن ظاہر ہے کہ مرزا نے ان کے بارے میں یہ احتمال کارآمد نہیں ہو گستاخانہ نبوت کے حق میں کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ تو بین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں، اور ہوا و کلمات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے، لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو سکت اور مثال ہو جاتے ہیں، اور اپنی استادی شامگردی، سیری مریدی یا رشت داری و دیگر تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑتا، ان کے کفر کا اقرار کرتا ہرگز گوارا نہیں کرتے، ان کی

خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو سخت سے دل سے ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا آيَاتِ كُفْرٍ وَاعْوَاظَكُمْ لِوَلِيَّائِهِمْ انْصَبُوا
السُّكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتْلُكُمْ مِنْكُمْ فَلَا تُنْكِرْهُمْ الظَّالِمُونَ۔ فَلِ
أَنْ كَانَ آيَاتُ كُفْرٍ وَآيَاتُ كُفْرٍ وَاعْوَاظَكُمْ وَاعْوَاظَكُمْ وَاعْوَاظَكُمْ
أَمْوَالُكُمْ انْصَبُوا فَمَنْ هَا تَعَارَى تَعَارَى كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تَرْضَوُ
لَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فِي سَبِيلِهِ فَمَرَوْا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ
بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔ (سورہ التوبہ، آیت ۲۳، ۲۴)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں
کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رشتہ نہ بناؤ، اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں
کے ساتھ دوستی کا رشتہ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں،
اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ
اور تمہارا بھائی اور تمہارا بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا بھائی اور
مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے منہ اپڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو،
اور مکانات جن میں رہنے کو تم پسند ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور
اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو فوراً صبر کرو، یہاں
تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے، اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدہ سے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی کے

کاموں میں بسا اوقات خوشی و آقا رب کتبہ اور برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حاصل ہو جایا کرتے ہیں، اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن انہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے؟ مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے، خدا اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات و ستوار کرنا حقانہ گناہ ہے اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے، جہاد فی سبیل اللہ اور اعطاء کلمۃ الحق سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کتبہ اور برادری بھوٹ جائے گی، استاد یا شاگرد یا دنیاوی تعلقات میں خلل واقع ہوگا، اصول تکف ہوں گے، یا تجارت میں نقصان ہوگا، راحت اور آرام کے مکانات سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا، تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منہ نہ دینا چاہیے، جو اس نفس پرستی و دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے سے بعد کوئی مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا، نہ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔

حرف آخر

دیوبندی مبلغین و مناہرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارات پر غم خود کا قبل اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سر دست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع علماء اہل سنت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہو تو علماء دیوبند پر فرض تھا کہ وہ ان علماء کی تکفیر کرتے جیسا

کہ علماء اہل سنت نے علامہ دیوبند کی عبارات کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی، لیکن امر واقع یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اہل حقارت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبادت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا، نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا، دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب ”تخصیص الاکابر“ مخطوطات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی، ص ۹۹-۱۰۰ پر ہے۔

”ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا (حضرت حکیم الامت مدظلہ العالی نے) ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔“

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے:

”ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں، اہل ہوا کا قریش۔“

اس سلسلہ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک اور مزید ارطوط ملاحظہ فرمائیے، ”الافاضات الیومیہ“ جلد ہفتم، مطبوعہ اشرف المطابع، تھانہ بیون (خلع مظہر نگر) ص ۲۲۰ پر مخطوط نمبر ۲۲۵ میں مرقوم ہے:

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جطر ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ وہ دیوبندیوں اور بریلیوں میں صلح ہو جائے، میں نے کہا ہماری طرف سے کوئی جگہ نہیں، وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو (مزاح فرمایا کہ ان سے کہو کہ آمادہ! نرا کیا) ہم سے کیا کہتے ہو۔

اس عبارت سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ علماء اہل سنت (جنہیں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں، اور ان کا دامن ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہے، حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے، عبارت حقوقہ بالا سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا، وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم، حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب کی تہذیب اور مخصوص ذہنیت کا نقشہ بھی سامنے آ گیا۔ جس کا آئینہ دار مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ ”ان (بریلویوں) سے کہو کہ آئندہ: ”آ گیا۔“

دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارف ملت و حکیم امت کے اذوقِ حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ حقوقہ الصدور سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ بعض اعمال و عقائد مختلف فیہا کی بنا پر مفتیان، دیوبند کا اہل سنت (بریلویوں) کو کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا قطعاً ملط، باطل محض اور بلا دلیل ہے، صرف بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے، ورنہ درحقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی، جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جاسکے، یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جاسکے۔

بھیس امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں، ان شاء اللہ العزیز آئندہ جمل کر ہمارے ناظرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں امتیاز سمجھئے۔
سید احمد سعید کاظمی غفرلہ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقتدا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب، ساکن وہیں پھر اس ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر ہاتفہ اخیر ان ۱۔ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بارہ تول، جلد ۱۵، ۱۵۸ پر کام فرماتے ہیں۔

”اور انسان خود بخود ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا، اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولعلہ لعلہ وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک علم الہی کا سرحد خارج از اسلام ہے۔ دیکھئے شرح فقہ اکبر، صفحہ ۱۲۱
”من اعتقد ان الله لا يعلم الا شيئا قبل وقوعها فهو كافر ان عد فاعله من اهل البدعت“

۱۔ اس تفسیر کے صلوٰۃ پر آخری طریقہ ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

”یہ تقریریں جو آگے آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خاں سے قلم بند کروائی ہیں اور بذات خود ان پر نظر فرمائی ہے۔“

(ہاتفہ اخیر ان، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بارہ تول، صفحہ ۲)

(ترجمہ) ”جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو“

آیہ کریمہ ولبعلم الغیب اور اس قسم کی دیگر آیات واحادیث میں مجاہدین وغیر مجاہدین اور مومنین و منافقین کا امتیاز باہمی مرقوم ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا اسلئے (علم الہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا، یہاں ”علم“ سے ”تمیز“ مراد ہے، ”فلیعلمن اللہ“ بمعزلہ ”فلیميز اللہ“ کے ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے قول ”لیميز اللہ الصبیٹ من الطیب“ میں غیبیہ کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں (جنہیں مولوی حسین علی نے نفی علم الہی کی دلیل سمجھا) مومنین و منافقین اور مجاہدین وغیر مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے، دیکھئے بخاری شریف، جلد ثانی، صفحہ ۳۰۳ پر مرقوم ہے فلیعلمن اللہ علم اللہ ذلک انما ہی بمعزلہ فلیميز اللہ کفولہ لیمیز اللہ المحبت۔ انہی

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدا کے علیم و خیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا

ہے۔ ۱

۱۔ اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اچانک سب جان نہیں کیا بلکہ معزلہ کا مذہب نقل کیا ہے، انتہائی محکمہ فخر ہے، اس لئے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن و حدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معزلہ کا مذہب ہو، اگر دوسرے کا قرآن و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں جو کچھ ضمیمہ برائین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورہ، صفحہ ۲۷۲۔

”الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے“
اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدوسی رشیدیہ، جلد اول، صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔“۔ ا۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب کے تحت قدرت باری تعالیٰ ہونے سے بدول کے بھوت کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذاتہ خود صلیب کذب سے متصف ہو سکتا ہے، اگر پہلی شق مراد ہے تو آج تکہ کسی سنی نے اختلاف نہیں کیا، پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے، اہل اہل محل اور جہالت و ضلالت ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان الوہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کے متصف ہو کذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے، اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعادۃ اللہ متہما۔

ا۔ برائین قاطعہ مطبوعہ ”امکان کذب کا مسئلہ اب جو یہ کسی نے نہیں نکالا بلکہ قہ ماہ میں اختلاف ہوا ہے۔

۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں، چنانچہ مولوی حسین علی صاحب تھیز رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب "ملقۃ النہر" مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور، طبع اول میں صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں:

"یہ خیال کرنا چاہئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا، کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء و بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء و عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی، جو شخص اس اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ ضمن قرآن، ملحد و بدین خارج از اسلام ہے۔

۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لئے عیلا زمین کی وجہ علم و دلیل شرعی سے ثابت ہے اور آخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے، دیکھئے "براہین قاطعہ" مصنفہ مولوی ظہیر احمد صاحب نقوی و محدثہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مطبوعہ رانا پور،

”الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس قاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ سعت نص سے ثابت ہو فی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کوردہ ہر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

اسی براہین کا قطعہ کے صفحہ ۵۲ پر ہے۔

”اعلیٰ علمین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے انصل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت سے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا باطل و رسالت کی سخت توہین ہے۔

اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی، جو محض نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک بہتان نامدحتا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو، بلکہ قرآن وحدیث کے سب سے بڑے ثمار خصوصاً سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شانِ اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔

۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے، نہ ابواب کے پیچھے حضور جانتے ہیں ماسی براہین کا قطع کے صلحہ ۵ پر ہے:

”خود مکر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں: واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا یحکم۔“

ابو شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار سے پیچھے کا بھی سم نہیں تـ

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین و کفار کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے غفلت نہیں۔

واللہ لا ادری والی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کار سے لاعلم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے، کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عسی ان یبعثک رمثاً مغامراً محموداً اور ولا خیرة لک من الاولین واولئکین ہوا اور کیا مومنین کے حق میں لیل الموئس والموئسات حذبت

نحری من تحتها الانهار خلفین فیہا، (الآیہ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر کچھ میں نہیں آتا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے، حدیث لا ادری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض انگل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا، وہی حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اس کے متعلق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل و حکایت کے تحریر فرمایا ہے، اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دیتا ہے، پھر لطف یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب "مدارج النبوت" (فارسی، جلد اسفند) میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں "جو بوش آنت کہ اس خن اصلی ندارد و روایتی ہر اس صحیح اللہ" ایسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اہل سنت کے نزدیک بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتدا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو زید و عمر، چچوں، پانگوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا، ملاحظہ فرمائیے "حفظ الایمان" معتقد مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، ص ۸

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جائے اگر قبول زید و چچ ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر مصلی و مجتہد بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شلانی نبوت کی شدید ترین توہین و تنقیص ہے۔

کے بعد یوں جو بند یوں کا مذہب

حضرات علماء دین ہند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دلیں میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں فرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے دیکھئے علماء دین ہند کی مسند و مصدق کتاب "صراط مستقیم" صفحہ ۸۶، مطبوعہ مجتہائی دہلی۔

"از دوسو زانا خیال جماعت زان خود بجز است و صریح است ہونے شیخ و امثال آں از عظیمین کو جناب رسالت تاب باشند بجز یں مرتبہ بدتر از استفراق در صورت گماذ خود است۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک مجسم نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصور میں فرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رو ٹگنے کھڑے ہو جاتے ہیں، اہل سنت ہیسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔

۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبند کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ ”رحمۃ للعالمین“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں، قادیانی رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۹ پر تحریر ہے۔

”سوال۔ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔“

جواب۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رحمۃ للعالمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف جمیل ہے، اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹاتا ہے۔

۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔ ملاحظہ فرمائیے تحذیر الناس، صفحہ ۳، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی ہائی مدرسہ دیوبند۔

”بعد ممد و صلوات کے نقل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اہل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جوہب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم نبوت پایا معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد

اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا
 کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں بلکہ مقام مدح میں
 ولکن رسول اللہ و عاتقہ النبیین فرماتا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا
 ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ عاتقہ النبیین وارد ہوا ہے اس کے
 معنی منقول متواتر "آخر النبیین" ہی ہیں، جو شخص اس کو محوام کا خیال قرار دیتا ہے، وہ قرآن کریم
 کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

۱۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی
 کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی حضور کی خاتمیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ دیکھئے اسی تحذیر الناس کے صلوٰۃ
 ۲۸ پر مرقوم ہے۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی خاتمیہ محمدی
 میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے
 اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی

پیدا ہو تو خاتمہ محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بقرض محال دوسرا اللہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ تو حید باری کو سمجھا نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

۱۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا اس سے پہلے حضور اردو نہ جانتے تھے، دیکھئے ہر این کاغذ میں مولوی ظلیل احمد صاحب اٹکھڑی ص ۲۶ پر لکھتے ہیں۔

”درسہ دیوبند کی حکمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلقِ بشر کو ظلماتِ خطا سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء درسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی دہقان اللہ اس سے درجہ اس درسہ کا معلوم ہوا۔“

۱۲۔ اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازل امر سے ہر زبان کے عالم ہیں جو شخص حضور کے لئے کسی زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے

حضور کا معاملہ ہوا، یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زبان کے عالم نہ تھے، وہ شخص کمال اتہ رسالت کو بحدوح کر رہا ہے۔

۱۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خواہش نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں، پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں، دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد ہلکتہ الخیر ان صلوٰۃ ۸ پر دیکھئے۔

”و ائمت انہ یسقط فا مسکنہ ۛ اعصمتہ من السقوط“

ترجمہ۔ (اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور کر رہے ہیں،

تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچایا)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز سراویں نہیں لی جاسکتی، جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا، ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذ اللہ) میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچا لیا وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ و کن نہایت گستاخ ہے۔

۱۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علاء دہلوی کے مقتدا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے کو اپنے متبع سنت ہونے کا اشارہ قیمی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی، دیکھئے روئے اوسنا طرہ (شہر) گیا (خلع صوبہ بہار، بھارت)، ماہنامہ الفرقان، جلد ۳، شمارہ نمبر ۱۳ کے صفحہ ۸۵ پر دہلوی حضرات کے مابین تازمناظر مولوی منظور احمد سنہلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ خواب کے رہنے والے ہیں، انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے، اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں، ”کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تمھ سے ملے ہوئی، کلہ شریف کے پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہئے، اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا پیچہ اس کے کہ رقت جاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے

اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی، ماتے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور اثرات طاقی بدستور تھا، لیکن جب حالت بیداری میں کلہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کر دٹ لیٹ کر کلہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا و مولانا اشرف علی، حالانکہ اب خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔

اس خط میں جو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے، اس کے خواب میں مولوی اشرف علی صاحب قانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم اسی ”روداد مناظرہ گما“ سے نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے ”روداد مناظرہ گما“ صفحہ ۷۸ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بوجہ تعالیٰ منع سنت ہے۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا و مولانا اشرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفریہ ہیں، خوب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا، پڑھنے والے کے مغضوب الہی ہونے کی دلیل ہے، جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی

نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علیٰ تھاوی کے متبع سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس کے اختیار کو سب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلمات تکفیر اس کی زبان پر جاری کرائے گئے تھے، حریہ غضب الہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ بجا تک ہذا بہتان عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک حاجب مذکورہ افواہ اور اضلال شیطان سے ہے، جس سے توبہ کرنا فرض ہے، اگر خدا خواست قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مر جائے تو ماری اور جہنمی قرار پائے۔

۱۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن واں پھر اس خلیع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا، مطلقہ الحیر ان، صفحہ ۲۶ پر ہے۔

”اور قبل المدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی، جیسا کہ زینب کو طلاق قبل المدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدت گزرنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام

نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول ص ۳۶۰ پر حدیث شریف درج ہے:

”لما انقضت عدة ونبت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لزيد
فاذكرها على الحديث“

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر پافزاہ کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

۱۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہئے، تقویٰ الایمان کے صفحہ نمبر ۳۳ پر ہے۔
”سب انسان آپس میں بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے، سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات و انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین فرمایا، لہذا حضرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و

مکرمیم ان کی نبوت و رسالت اور ایوبہ روحانیہ کے مواضع کی جانے گی۔ بڑے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرتا، ان کی شان کو گھٹاتا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسلمیل صاحب دہلوی مصنف تقویت الایمان کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے، ملاحظہ فرمائیے تقویت الایمان صفحہ ۳۴ پر مرقوم ہے ”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں“۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم السلام باوجود موت حادثی طاری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ کج و سالم رہتے ہیں، حدیث شریف میں وارد ہے۔ ”ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فسبی ہرزی“ (مکتلہ ۷، جلد اول صفحہ ۱۶۱)، لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکز مٹی میں مل گئے مرتعہ گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین مرتعہ ہے (العیاذ باللہ)

۱۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا، ملاحظہ فرمائیے مولوی صاحب مذکور اپنی کتاب آسپہ حیات، مطبع قدیمی واقع دہلی صلی ۱۹۷۹ء پر لکھتے ہیں:

”چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اس پچھوان کی تصدیق کرتا ہے فرماتے ہیں تمام عینای ولا ینام قلبی او کما قال لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہئے، اس لئے جیسے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ فشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں، متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ فشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا اور ان وجہ سے اس کی حیات قبل لظہار نہ ہوگی، اور موت و نوم میں استنار ہوگا اظہار نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن میاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے، اپنی لوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی ہتھکڑیاں احادیث و دہی کی کہتا تھا کہ تمام عینای ولا ینام قلبی۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کمال ہے جو حضور کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ دجال لعین کے لئے ثابت ہو، اہل سنت تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے قائل ہیں مگر

بالذات حیات سے موصوف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے، اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا نہ سونا بھی ایسی صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں، چہ جائیکہ قول دجال کو دلیل شرعی سمجھ کر اس کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر دیا جائے۔

اہل سنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے دجال کو اگر کفار اور اہل کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے صحابہ کرام بالذات ہوگا، نہ مصعب بن عمیر بالذات۔ الحاصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف دجال کے لئے ثابت کرنا معاذ اللہ عقلمندی کی شان نبوت ہے۔

۱۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

مقتدا و صاحب دیوبند مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی مہارت میں مقررین بارگاہِ اہل دیوبند کی شان میں دریدہ دہنی اور پیا کی سے شدید ترین توہین و تنقیص کے چند نمونے۔

۱۔ تقویت الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے صفحہ ۹ پر لکھا:
"اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔"

۲۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۰ پر تحریر کیا:

"ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا نظام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہرے سے چھاد کا تو کیا ذکر۔"

۳۔ تقویت الایمان صفحہ ۱۶ پر تحریر ہے:

”اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔“

۴۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں:

”اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پہنچا کر دلائے۔“

۵۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر ہے:

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا حق نہیں۔“

۶۔ تقویت الایمان صفحہ ۱۶ پر ہے: (نسخہ مطبع قادیانی دہلی صفحہ ۵۸)

”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔“

اہل سنت کا مذہب

۱۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں، کفر خالص ہے وہ یکے تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے، اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ برائی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ

تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو۔ کتاب و سنت میں بے شمار قصص وارد ہیں، جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبانِ خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیے، دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولسو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤنک والایہ کاش وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آجاتے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سلطوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون والایہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو، دیکھئے ان دونوں آجوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام و ایستہ فرمایا ہے یا نہیں؟

اس عبارت میں جو مقام ماسوی اللہ کو چوبڑے پتھر سے تعبیر کیا گیا ہے، اہل سنت کے نزدیک یہ مقررینِ بارگاہِ ایزی کی شان میں بدترین گستاخی ہے، انھوں نے اللہ من ذالک۔

۳۔ اہل سنت نے نزویف انبیاء، تمام احادیث مقررین پر خوف و شیت الہی کا طاری ہونا تو حق ہے مگر انہیں بے حواس کہنا ان کی شان میں بے یار و گستاخی ہے، العیاذ باللہ۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و شیتِ ایزدی کا حلق ہونا محال عقلی ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیداؤں میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں، ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے، اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد مستبعد لہذا ہے اور اس بنا پر قدرت و شیتِ خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا، بلکہ اسی امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و شیت اس سے متعلق ہو سکے۔

۵۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار یا استقلال تو خاصہ خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد مخلوق کے لئے ثابت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے، اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی تجویز الجواہر بھی شامل نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ مجھدار آدمی اس کا انکار کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، نشانِ اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور ادلہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے، جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین، بارگاہِ ایزوی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذوات قدسیہ مظہر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور بمقتضائے حدیث قدسی اسی، سميع و بصير ان کا دیکھنا، سنا، چلنا پھرنا ارادہ و مشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے، وہ میدانِ حلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں حضور سید المرسلین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" محض شانِ رسالت کے منافی ہے، بلکہ مقامِ نبوت کی توہین و تنقیص ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الہیہ کا مظہر اتم ہیں اور ان کی مشیت مشیتِ ایزوی کا ظہور ہے تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیتِ خداوندی کی ناکامی ہو گی، یہی تو کلمہ نبوت اور کفر، خالص ہے اور کمالاتِ انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر ہے کہ کمالاتِ نبوت قطعاً صفاتِ الہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

۱۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشری ہی کی جائے
بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے، تقویت الامان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے:
”یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنہال کر یوں اور جو بشری ہی تعریف ہو
وہی کرو، سو اس میں بھی اختصاری کرو۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ کے اتق کی جائے گی
کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشری ہی ہو تا تو وہ نہ رطائے مگر ہمیں سے بھی
زیادہ ہوگی، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے چند پائا ہے۔

۲۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء و رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارے ہیں، تقویت
الایمان صفحہ ۱۶، ۱۷ پر لکھ دیا۔

”اللہ جیسے ذرہ دست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو بکارنا کہ کچھ فائدہ
اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے ہمتی ہے کہ ایسے جو بے شخص کا مرتبہ ایسے
ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محبوبانِ خداوندی انبیاء کرام رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ”ناکارہ“ پولنا ان کی شان میں یہودہ گوئی اور ردِ یدہ دہنی ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

۴۱۔ دیوبند یوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوڑے چمار سے بھی گری ہوئی ہے، تقویت الایمان کے صلی ۸ پر ہے۔

”اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محنت ترین توہین کا نمونہ ہے۔

ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے اتھاڑ سے بڑی مخلوق کے معنی رسل کرام اور اولیاء عظام کا ہونا حتمی ہو گیا ہے کیونکہ چھوٹی مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور ہر بڑی مخلوق کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل و تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں، ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اولیاء عظام ہی ہیں، اب انہیں بارگاہِ خداوندی میں معاذ اللہ چوڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے محتاجِ تشریح نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو عباد مکرر مومن اور کسان عند اللہ وعبہا فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی دلا اور ذی وجاہت فرمایا ہے، نیز اپنے پاک بندوں کو شمع علیہم قرار دے کر اور ان اکرمکم عند اللہ اتفاقاً کہ فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے لیکن اس کے بالمقابل دوح ہندی علماء خصوصاً صاحبہ تقویت الایمان نے انہیں چو بڑے چھارے زیادہ ذلیل قرار دے کر ان کی توہین و تنقیص کی ہے، اہل سنت اس عہارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کلمہ خالص سمجھتے ہیں۔ (اعاذ اللہ منہ)

۲۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دوح ہند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، اسی تقویت الایمان کے صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے۔

”سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، سخت ترین توہین و تنقیص ہے بارگاہ نبوت میں۔

۲۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے، مولوی حسین علی صاحب، ساکن واہل پھر ہیں اپنی تفسیر بلغۃ النحر ان کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:

”اور طاغوت کا معنی کلمہ عبد من دون اللہ فهو الطاغوت اس معنی ہو جو جب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ و رسل کرام کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

۲۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے مولوی محمد قاسم صاحب، مالوٹی بلی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تصدیق الحقائق مطبوعہ کھٹائی دہلی کے صفحہ ۴۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔“

۲۔ بالخصوص علی احیاء کذب کو متافی شان نبوت ہاں معنی سمجھنا کہ یہ محصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔“ (صفحہ ۴۸)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علیٰ اعموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عزت و ناموس و رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

۲۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے صرف علم میں ممتاز ہوتے ہیں، عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اپنی تفسیر رسالہ بنیاد اپنی کتاب تحذیر الناس میں صلوٰۃ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بد جاتے ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں، جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

۲۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں، دیکھئے تقویت الایمان صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے۔

”ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں

اہل سنت کا مذہب

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہ نبوت میں سخت دریدہ دہی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

۲۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا سردار کن معنوں میں ماننے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

”جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سواں معنوں کو ہر غیر اپنی امت کا سردار ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسئلہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا توہین رسالت ہے۔

۲۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرین جمونے ہیں، مولوی حسین علی صاحب شاہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلقہ اخیر من صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

”ادخلوا الباب سعفاً یاب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے، جو کہ نزدیک

تھے اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہتے ہیں اور خود کذاب ہے۔

۲۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب اور اس کے مقتدی و پایوں کے عقائد محمد تھے، نقی و علی رشید یہ جہد اولیٰ صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔

”سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

الجواب۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد محمد تھے، اور مذہب ان کا ضلی تھا، البتہ ان کے حراج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑے گئے، ان میں فساد آ گیا، اور عقائد سب کے حمد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، ضلی کا ہے۔ رشید احمد لکھنوی۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب باغی، خارجی بے دین و گمراہ تھا، اس کے عقائد کو محمد کہنے والے اسی جیسے دشمنان دین ضال و ضل ہیں۔

۳۰۔ دیوبند یوں کا مذہب

مولوی رشید احمد صاحب کلکومی پیشوائے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، اس کے سب مسائل صحیح ہیں، اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے، ملاحظہ فرمائیے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴۔

”سوال۔ تقویت الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قائل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح ہیں.....“

الجواب۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں..... تمام تقویت الایمان پر عمل کرے۔“

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۴۰ پر ہے۔

”اور کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لا جواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں، اس کا رکھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویت الایمان کو تمام انبیاء کرام و اولیاء مقام کی توجین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں، درحقیقت یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیہ کو کافر و مشرک سمجھا ہے، اور دل کھول کر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے۔

۳۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء یا شیخ عبدالقادر کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے ہیں، پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے، ماس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے فتویٰ مندرجہ بلفظ الامیر ان صلیہ علیہ السلام:

”یا شیخ عبدالقادر یا خوبہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوامی گوید شرک و کفر است فتویٰ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب عالم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امرتسر ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء۔“

ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے، پھر اس کو جو ایسا نہ کہے، وہ بھی ویسا ہی ہے، کوکب یحیائی علی اولاد الروانی، کوکب یحیائین علی الجھلان و انحرطین، توضیح المراد لمن محط فی الاستعداد، کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کالے کافر ہیں، جن کا نکاح کوئی نہیں، سب زانی ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک صحت و اعتقاد کے ساتھ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام القائلین کہنا جائز ہیں، جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے، وہ اکابر اولیاء امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون، جہنمی اور زانی ہے۔

۳۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک ہزارگان دین کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی نذر و نیاز کرنے والے (گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان، اولیاء، علماء، مجتہدین، صالحین) سب کافر و مرتد اور ایہ جہل کی طرح مشرک ہیں، تقویت الایمان ص ۴ پر مرقوم ہے۔

”کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے، اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور بتیں مانتی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گویا کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ایہ جہل اور وہ مشرک میں برسر ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہوتا ہے، مقررین بارگاہ احمدی کے لئے مقید بالا ذیل تصرف طاقت و قدرت اور سفارشی ثابت کرنا حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال باعث نکال ہے۔

۳۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و مسائل مندرجہ ذیل عبارات و حوالہ جات منقولہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا حقیقہ رکھنا صریح شرک ہے۔

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے ہر حال ناجائز ہے۔

۳۔ تاریخ نصین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔

۴۔ قبیع سنت اور دیندار کو دہانی کہتے ہیں۔

۵۔ تہجد وغیرہ ناجائز ہے، قرآن شریف، وکھ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر ثواب مانگنا

اور پختے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔

۶۔ چالیسواں اور گیارھویں بھی بدعت ہے۔

۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر قاتح پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والے

سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

”فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۱ پر ہے۔“

۱۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ غلط

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔

۳۔ نصین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے، خواہ اور لغویات ہوں یا نہ

ہوں۔

۴۔ اس وقت اور بن اطراف میں وہابی قبیع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

۵۔ نیز فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج

ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے روز یا

تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا ملوثی کو بخشے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟ جنہاں لکھب تو جروانی یوم الحساب حریں بمبر فرمائیں۔

الجواب: صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ جمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ کے جمع ہو کر روز و فوات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔

۶۔ اسی طرح قنونی رشید یہ صدمہ ص ۹۲ پر ہے:

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کر دینا درست ہے یا نہیں؟
الجواب: چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے، ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے، ملا پانہ کی رسم قنود و ایصال ثواب مستحسن ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی

۷۔ اس کے علاوہ قنونی رشید یہ صدمہ ص ۱۵۰ پر ہے
مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شرنی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شرنی پر پڑھنا بدعت منکرات ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ باعلام خداوندی رسولوں کے لئے علم خیب حاصل ہونے کا عقیدہ یحییٰ ایمان ہے۔

۲۔ اہل سنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ عرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ محسن پر حرارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے، بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور مصیبت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں، جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں، باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور صابح اللہ م کہتے ہیں۔

۵۔ اہل سنت کے نزدیک تہجد وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواحِ مؤمنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے، بشرطیکہ یہ امور غلو سے اعتقاد اور تنگی نبی سے کئے جائیں۔

۶۔ چالیسواں، گیارہویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر قاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعثِ اجر و ثواب ہے، اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں، ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کے کرنے والے کفری مسلمان کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور

بدعت و ضلالت ہے۔

۳۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے، فتاویٰ رشیدیہ ص ۴ پر ہے۔

”سوال۔ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ مکروہ تحریمہ ہے (فی درالمنار باب الامات) واللہ تعالیٰ اعلم، ہندو رشید احمد گنگوہی مبنی ص ۷۷

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۷ کے ص ۵۱۰ پر ہے۔

سوال۔ جس کی نماز چاہتے ہیں کہ وہ بدعتیہ ہے، پڑھے یا دوسری جگہ پڑھے۔

الجواب۔ جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس و میلاد کرنے والوں اور کھانے یا شیرینیاں وغیرہ پڑھنے والوں اور گیارہویں کرنے والوں کو بدعتی کہتا اور عین کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمہ جانتا سخت گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے، اہل سنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و کافتہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے عین کے مخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

۳۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر حضرات علامہ جوہر کے نزدیک کوئی مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست نہیں، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں۔

”مسئلہ انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایت مجھ درست ہے یا نہیں؟ حین الاول جرولہ رقیہ نیاز محمد، امتیاز علی طالب علم مدرسہ قصبہ سہنپور، جواب طلب مع حوالہ کتب۔ فقط

الجواب۔ انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے، تہذیبی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے، وہ پڑھو گے تو عقیدے میں کتنا۔ فقط والسلام۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی مخفی عنہ۔

سوال۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہوتا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی مخفی عنہ، فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۹۳

مسئلہ محفل میلاد میں جس میں روایات مجھ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ شامل شریک ہونا کیسا ہے۔

الجواب۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے، فقط رشید احمد، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۵۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین منہو بات اور اعلیٰ ترین مستحکات سے ہے اور اعراسی بزرگان دین بھی اہل سنت کے نزدیک مجملہ مستحکات ہیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ بزرگان دین کے عرس میں کوئی بیعت ۱۱۱ ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت ہے، وہ بزرگان دین کا سخت معاند اور ان کے فحش و برکات سے محروم اور خائب و خاسر ہے۔ اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہل سنت کے نزدیک بارگاہ رسالت سے بغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

۳۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک ہر روایت صحیحہ میں حضرات حسین علیہما السلام کی شہادت کا بیان، شربت اور دودھ پلانا، سبیل لگانا سب حرام ہے، ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صلی ۱۱۳۔

”سوال۔ محرم میں مشرہ و غیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا ہر روایات صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا چندہ دینا اور شربت دودھ پکوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟“

الجواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہما السلام کرنا اگرچہ ہر روایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ہر درست اور صحیحہ و وافق کی وجہ سے حرام ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرات حسنین علیہما السلام کا ذکر شہادت باعصب و برکت ہے، اسی طرح شہداء کرام کو ایصال ثواب کے لئے شربت و دودھ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے جبکہ بارہ اوقیہ کی آڑ لے کر ان امور مستحکم کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصول خیر و برکت سے محروم رکھتا ہے۔

۳۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سووی روپے سے جو پانی پیاد (سکھل) لگائی جائے اس کا پانی چونا مسلمانوں کے لئے جائز ہے۔ ”یکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔“

”سوال۔ ہندو جو پیاد پانی کی لگاتے ہیں، سووی روپہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی چونا درست ہے یا نہیں؟“

الجواب۔ اس پیاد سے پانی چونا مضائقہ نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم، رشید احمد مکتوسیٰ مفتی مدظلہ العالی۔“

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہوئی اور دیوالی کی پودیاں وغیرہ مسلمانوں کے لئے کھانا حلال طیب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۳ پر مرقوم ہے۔

”مسئلہ۔ ہندو تہوار ہوئی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد یا حاکم و نوکر

مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ درست ہے، فقط۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک پیار اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی کی فتنہ و بھل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شریعت کو تھپہ بارود افش کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے بالمقابل تھپہ پابندو سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دھرم الی کی چھری پھوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے، نیز اہل سنت اس بات کو اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کے لئے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیاد کا پانی حلال منہب جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ تھپہ بارود افش تو موطور ہے اور تھپہ بالکلارہ المشرکین بالکل نظر انداز کر دیا جائے، اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ عداوت حسین نہیں تو کیا ہے؟ العیاذ باللہ والیہ العفی عنہ!

۳۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے پیشوا ایمان کرام کے مذہب میں ذرا غ معرذوف (مشہور کلا جو عام طور پر پایا جاتا ہے) کھانا ثواب ہے، اتفاقاً یہ حصہ دوم صفحہ ۳۰ کو دیکھئے اس پر لکھا ہے:

”مسئلہ۔ جس حکم ذرا غ معرذوف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا؟ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب۔ ثواب ہوگا، قصہ رشید احمد

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لئے ہے اور خبیث و ناپاک غذا خبیثوں اور ناپاکوں کے لئے ہے، مذاغ معروضہ (مشہور کرا) حرام اور غبیث ہے جس کا کھانا مومنین طہین کے لئے جائز نہیں، کوا کھانے والے حرام خور اور عذاب آخرت کے سزاوار ہیں۔

۳۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کی فکر میں مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ”جانی“ ہیں، ملا حظہ فرمائیے مرثیہ مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، مطلوبہ سادہ صورتہ صلی۔

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں دخل و دخل شایہ

اٹھا عالم سے کوئی اپنی اسلام کا جانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لا جانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیر نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے، اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو اپنی اسلام کا جانی کہا گیا ہے۔

اپنی اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لہذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے جانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں، اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن

صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر آج کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہو گا کہ افسہ ہمارے مقدادوں کی توہین ہو گئی۔ لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو انہیں تو چین رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات خاصہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگتے ہیں۔ فاحشہ واپا اولی الابصار۔

۴۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب تھانوی کے تعمیر اور چھونے سے کالے غلاموں کا لقب "یوسف جانی" ہے۔ دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب صفحہ ۱۱۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید خود کا بن کے لقب ہے یوسف جانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو دوسرے مذہب سے تعمیر کر کے یوسف جانی اس کا لقب قرار دینا سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تمقیص ہے، "عبید سود" کے معنی ہیں کالے رنگ کے تعمیر اور چھونے غلام جن کو دوسرے مذہبوں میں "کالے غلیے" بھی کہا جاسکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کو یوسف جانی سے تعمیر بھی کیا ہے تو اس کے حسن کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار

دے کر کہا ہے، لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو "بھیدہود" کا لے غلطیہ کہہ کر اور ان کے محترمہ و معترف ہونے کا اعہاد کر کے پھر انہیں سیاہ قام ماننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے، جس میں محالہ یوسفی کی صریح توہین ہے۔ العیاذ باللہ۔

۴۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے، دیکھئے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، صفحہ ۳۲۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا تو جہن نبوت ہے، اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ اور زندہ مراد ہوا یا مجازی، ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے، اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم علیہا السلام کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ العیاذ باللہ۔

۴۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کارستہ تلاش کرتا چاہئے، مولوی محمود

اکمن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صفحہ ۱۰۷ پر ارشاد فرماتے ہیں:۔

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رست

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک کعبہ مطہرہ تمام دنیائے انسانیت کا مرکز و منبع اور سب کے لئے امن و عافیت کا گہوارہ ہے، مہر و مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھینچا ہے، خصوصاً عارف باذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن و جمال اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے، ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا رست ڈھونڈتے ہیں وہ ظلم و عرفان اور ذوق و شوق سے قطعاً محروم ہیں، کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہ کا مستطاب دوا بقیۃ کعبہ مطہرہ کی عظیم شان کو گھٹاتا ہے۔

ناظرین کرام: تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں، اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں، میں اپنے معبود حقیقی رب کائنات حبیب الدعوات جل جہد سے بھد تضرع و زاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔۔۔۔۔

بہدی السی صراط مستقیم و اعز دعو انما ان الحمد لله رب العلمین یوالصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین و علی الہ و صحبہ و اولیاء ملتہ و علماء امتہ اجمعین۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۲۰ مئی ۱۹۵۶ء

مولانا حسین احمد صاحب دینی کار و مصنف دیگر علامہ دیوبند
جماعت اسلامی نے تعلقات بہت عقیدہ و مسک

تھی

حقیقت

از وقت مکہ

علامہ عامر عثمانی فاضل دیوبند

براہ راست حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی

علامہ فاضل دیوبند

فرنیڈز پبلی کیشنز حسین آباد لاہور

محکم دلائل و اسیاداً و اشیاء باطنیہ کا حقیقہ نہیں اس کی وجہ
 تحریر سفر نامہ کی ہے اور نام مسلمانوں کو اپنی تحریرات کا پتہ
 جاننا بھی نہیں ہے۔

فقہ و دانش عالم سید احمد علی سعید صاحب مفتی دار العلوم دیوبند
 جو اب بھی زندہ ہے ایسے حقیقہ سے مراد ہے کہ جب تک کہ حقیقہ بیان
 نہ ہو کہ وہ کون ہے اس کے قلع و قمع کی گئی۔

نہروں کا قاتل دیوبند، اپنے حضور احمد رضا رحمہ

ناگیا ہے کہ غرض ہائی مہترم و مسلم جناب سرور کا تقریباً صاحب ہستم دار العلوم
 دیوبند نے اس فتوے کے متعلق کوئی بیت طویل ترغیضی مضمون لکھ کر افحاشت کے لئے
 اخبارات کو بھیجا ہے یہ ابھی تک جاری نظر میں ہے جس کی مراد ہے شک و گمانہ فتوے سے
 حضرت علامہ سرور کا نام پھر جتنا افسوس کے قابل ہے اس کی پرکھ سیاسی حد و پھر نہروں کا
 طور پر ڈالی گئی ہے اس کو وہ خود صرف حضرت موصوف کا فرض ہے، بلکہ ہر شخص
 کا فرض ہے، جو حضرت سرور کا نام کی فضیلت و عظمت سے باخبر ہو، اور جو دنیا کی اس
 قسم کے دار و علوم جیسے معزز ادارے کی بولی ہے اس کی مناسب تلافی کرنے کے لئے
 حضرت ہستم صاحب کے نیا دھڑوں اور ہتھکڑی پہناتا ہے۔

نام یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت ہستم صاحب قبلہ سرور بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ
 فتویٰ مذکور کی غلطی اور حضرت سرور کا نام کی عبادت کی صحت و عدمیت پر کسی کوئی
 دلائل سے واضح فرمادیں۔ لیکن یہ چیزیں انقیاد مناسب تلافی نہیں کرتی نیز کہ
 حضرت سرور کا نام صاحب رحمت اللہ علیہ کا حکم نہیں کہ وہ خود کہہ دے کہ تو کیا سمجھتی ہے

إن الدين يورث في الدنيا لا يخلف في الآخرة
 مكتبة المطبوعات رقم ٢٧

إفكار الملك

في ضمير وزراء الدين

أما طبعه المحمد الكائن في دار نشر الكشور
 بتونس

قام بنشرها

الجلسر العاوي في كتابه الكشور

هل كل أحد . "كتاب الفصل" لابن حزم (١) .

هذا مع سماعهم قوله تعالى : (ولكن رسول الله وخاتم النبيين .
وقول رسول الله ﷺ : «لا نبي بعدى» . فكيف يستجيز مسلم أن يثبت
بعده عليه السلام نبياً في الأرض ؟ حاشا ما استكناه رسول الله ﷺ في
الآثار للسنة الثابتة في نزول عيسى بن مريم عليه السلام في آخر الزمان . (٢) .
وصح الإجماع على أن كل من جحد شيئاً صح عنه بالإجماع أن رسول
الله ﷺ أتى به قد كفر ، وصح بالنسب أن كل من استهزأ بقوله تعالى
أو يملك من الملكة ، أو بنبي من الأنبياء عليهم السلام . أو آية من القرآن ،
أو بفريضة من فرائض الدين ، فهو كافر ، وكلها آيات لله تعالى بعد بلوغ الحجة
إليه ، فهو كافر . ومن قال نبي بعد النبي عليه الصلاة والسلام ، أو جحد
شيئاً صح عنه بأن النبي ﷺ قاله فهو كافر (٣) . "كتاب الفصل"
لابن حزم (٤) .

أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي ﷺ يقتل الفخ . وحكي
الطبري منه — أي مثل القول بأنه ردة — عن أبي حنيفة وإماميه فحين
تقصه أبو يريث منه أو كلبه الفخ . قال محمد بن حنبل : أجمع العلماء
على أن شاتم النبي ﷺ للشخص له كفر ، ومن شك في كفره وعذابه

(١) من — ٢٤٩ ج — ٢

(٢) كتاب الفصل من ١٨٠ ج — ٤

(٣) وفيه حديث عند أبي حنيفة عن بلال الراسي من الجهاد ، وهو عند الحاكم
أيضاً و"الكفر" من — ١٧١ ج — ٧ .

(٤) من ٢٥٥ و ٢٥٦

نص عليه أبو يوسف في "الأصل" فقال: أكره أن يكون الإمام صاحب
 عوى وبعدة، لأن الناس لا يرضون في الصلاة خلفه بل يجوز الصلاة خلفه؟ قال بعض
 مشائخنا: إن الصلاة خلف المبتدع لا تجوز، وذكر في "اللتق" رواية عن أبي حنيفة:
 أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع. والصحيح أنه إن كان عوى يكرهه
 لا يجوز، وإن كان لا يكرهه تجوز مع الكراهة له. وهذا "اللتق" هو الذي
 نسب إليه في "المسيرة" مسألة عدم إكفار أهل القبلة، فخر بعض كلامه
 بقوله: وعمل كذلك في الشهادة، ونص في "العلامة" أنه صرح به
 في "الأصل"، وكذا نقله عنها صاحب "البحر". ويراجع ما ذكره
 في "الفتح" من حيلة تحليل المصلحة ثلاثاً.

والقول في ضروريات الدين لا يمنع الكفر. "علامه عبد الحكيم
 سيالكوت" حل "الخيال"، وهو كذلك في "تليال":

وهو أن الله سبحانه أعلم الله أنه لا يكره أهلها حرائث لها بعد الموت
 وإنما كره الكافرين في الدنيا كما يشهد به منوات الحكم شرعية تكفده، وقول ما
 علم بحديث من الدين بالضرورة تكفده. "مكتوبات امام رفاي" (١).

وجعل في "الفتوحات" (٢) القول بفساد الكافر، فراجعها من
 الباب التاسع والستين ومائتين.

والقول المرجح أكثر إنكار جميع عليه، فيه نص، ولا فرق بين
 أن يصد عن اعتقاد أو عناد. "كليات أبي البقاء" من لفظ "إنكار".
 قال الكل: والصحيح أن لازم للنسب ليس بمنسب، وإنه لا كفر
 بمجرد الهرم لأن الهرم غير الالتزام. وقد وقع في "المؤلف" ما يقتضي

(١) ص ٢٨ ج ٣ - ٤ - ٥ - ٦ ج ٨

(٢) ص ٨٥٧ ج ٢

تأويله ليوافقها ، فلما إذا اطردت كلها على وثيرة واحدة صارت بمنزلة النص وأخرى : وتأويلها تمتع ، فظلم هنا . "بدائع القوائد" (١) .

وهذا يجري في نحو لفظ "تفرق" في عيسى عليه السلام أنه الإشتغال لا الإمامة . فإن كل ما ورد في حاله في القرآن والحديث الطرد في حياته .

قال حبيب بن الريح : لأن ادعاء التأويل في لفظ صراح لا يقبل . "شرح شفاء" (٢) . في من قال : فعل الله برسول الله كذا وكذا . وقال : لم تدع به المغرب — والبيضاء باض — وأقره الحافظ ابن تيمية بعينه في "الصارم الملوك" (٣) .

فلم تكن التأويل كما لا يقبل في ضروريات الدين كذلك لا يقبل في ما يظهر أنه احتيال في كلام الناس بما يوهمهم غير واضح . وقد كان الأئمة ورحمهم الله يشيرون بإعادة التأويل وقصده ، فجاء المتسلطون لاعتقادهم بجماده ، فلى "جامع التفتازاني" (٤) ومن مالك رحمه الله أنه سئل عن من أراد أن يضرب أحداً غيلة له : ألا تقاض الله تعالى ؟ فقال : لا ، قال : لا يكفر ، إذ يمكنه أن يقول : الضرب بها أفضل له ، ولو قيل له ذلك في محبة ، فقال : لا أماله يكفر . إذ لا يمكنه ذلك التأويل له . ونحوه في "فتاوى" في قصة شداد بن حكيم مع زوجته ، وذكرها في "طبقات الحنفية" من شداد من محمد رحمه الله أيضاً ، وهو أول بالأخبار . مما ذكره من اعتبار مجرد الامتناع ، لأنه لا حبر

(١) وأيضاً في من - ج - ١ من "بدائع القوائد" في الفرق بين

الرواية والشهادة .

(٢) من - ج - ٢٩٩

(٣) من - ج - ٢٧٨

فيه ، وقالوا في الإكراه على كلمة الكفر : إن عطر ياله التورية ولم يور كثر ، فاعتبروا القصد وإرادة التأويل في حقه ، وإلا فالتحمل لا يبرر عنه أحد ، ففى " الميزان " (١) يستاد قوى : فوالله إن المؤمن ليجادل بالقرآن فيخطب ، وإن المنافق ليجادل بالقرآن فيخطب ، ألا ذكره من ترجمة الحكم بن نافع .

ولذا قال ابن جرير بعد سباق كلام للصنف : وما ذكره ظاهر موافق لقواعد ملهنا ، إذ للدلالة في الحكم بالكفر على الظواهر ، ولا نظر المقصود ، والنيات ، ولا نظر لقراءات سلكه ، نعم يظهر معنى الجهل إن اعتبر لقرب هذه بالإسلام أو بعده من العلماء . كما يعلم من كلام " الروضة " انتهى . " مخافى " شرح " شفاء " (٢) . أى فيما أتى بالسب اثلة مرآة ، وضبط الساتر ، وتهور في كلامه ، ولم يخصص السب .

فإن قيل : كيف تأولت أمر الطائفة إلى حث الزكاة على الوجه الذى ذهبت إليه ، وجعلتهم أهل بئى ؟ وهل إذا أنكرت طائفة من المسلمين في زمانا فرض الزكاة ، واستمروا من أدائها لم يكون حكمهم حكم أهل البئى ؟

لنا : لا ظن من أنكروا فرض الزكاة في حبله الأزمان كان كفراً بإجماع المسلمين ، والفرق بين هؤلاء وأولئك أنهم إننا عنفوا لأسباب وأمور لا يحدث منها في هذا الزمان .

منها : قرب العهد بزمان الشريعة التى كان يقع فيه تبديل الأحكام بالنسخ .

(١) من - ٢٧٢ ج - ١ (٢) من ٤٢٦ ج - ٤

مضى ذلك في أتباعه لللاعنين ، فهم يصنعون في حياء عيسى عليه السلام ويشبهونه في أهل الإسلام ، دح القصارى ، وغرضهم بذلك أن لا يثق الناس اشتياق إلى عيسى بن مريم عليه السلام ، فجلسوا تلك الذق المأذى الملهل ، خطله الله تعالى وقد ذكر العلماء أن القصور في عرض الأنبياء وإن لم يقصد الب كفر ، وليس من شأن المؤمنين ، والله يقول الحق وهو يهدي السبل .

وحماساً قلت فيه (١)

ألا يا عباد الله قوموا وقوموا خطوباً ألت من لمن يبدان
وقد كاد يفض الخلق ومثله وزحزح (٢) خير ما لذلك ندان
سب رسول من أول العزم فيكم تكاد السماء (٣) والأرض تنفطران
وطهره (٤) من أهل كفر ولبه وأهل نكار بعض كفر أمالي
وحارب قوم ربهم ونبيه (٥) فترغوا لنصر الله إذ هو دان
وقد هل صبري في انتهاك حدوده فهل ثم داع أو مجيب أذاني
وإذ عز خطب جئت مستنصراً بكم فهل ثم فوت يا لقرم بداني
لعمرى لقد نهيت من كان نائماً وأصحت من كنت له أنسان

(١) وقد سمى الشيخ إمام العصر هذه التعميلة باسم : "صدع الثجاب من

جسنة التجناب" . القادري .

(٢) قد جاء هذا الملقظ لازماً . مه .

(٣) مكة في "القاسوس" منصوفاً ، اسم جنس . مه .

(٤) وطهره من الذين كفروا . مه .

(٥) من أتى ولأى قد أدته بالحرب . مه .

قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا اذكروا نعم الله اليكم التي لا تحصى

حق پرست علماء کی
موجودہ بیگنہ نارا غلگی کے اسباب

حزب قیوم

مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المشيع

سلسلہ قادریہ اشدریہ

دفترا بنجمن خدام الدین در طرازہ فیسرا نوالہ لاہور

ایچارم چوسپی قیت ۵۰ پیپی

ہیں۔ اور فقط یہی نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے نہیں فرمایا کہتے بلکہ میری طرف سے آپ کے دل پر القاء ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ اب تبھٹے۔ کجا و جاں کی احادیث کو غلط کہنے سے سارا دین اسلام تباہ اور برباد نہیں ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دین الہی سدا زندہ رہے گا۔ اور اسے تسلیم نہ کرنے والے اس کا عذاب عظیم خود بھگت لیں گے۔

رسول اللہ پر کذب بیانی کا ہتھان

حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا۔ کہ شاید وہاں آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا سانسے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا۔ کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جاتا۔ کہ گویا یہ ہی اسلامی عقائد ہیں۔ نہ تو اسوۂ کی صحیح نمائندگی ہے۔ اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ لگانا صحیح منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے۔ ماحوذ از ترجمان القرآن

سیاق و سباق سے مورد دلہوں کی یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ
انہی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا
چاہئے۔

اگر دس سیر دودھ کسی کھلے موجدہ اے دیکھے میں ڈال دیا
جاتے۔ اور اس دیکھے کے موجدہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگر میں
خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں
لٹکا دی جاتے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے
وہ کہے گا۔ کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیوں گا کیونکہ
مسبہ حرام ہو گیا ہے۔ پلاتے والا کہے۔ کہ بھائی
اجیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں۔ آپ فقط
اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو۔ دیکھئے اس بوٹی کے آٹے
پچھے دائیں بائیں دور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی
میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان نہیں کہے گا۔ یہ
سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا
ہے۔ یہی قصہ موردی صاحب کی عبارتوں کا ہے
جب مسلمان موردی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا۔ کہ
خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے۔ اس کے
بدر موردی صاحب بنزار تعریف کریں۔ مگر جب تک
موردی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں

کریں گے۔ مسلمان کسی ناشی نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ
 یہ غنڈہ کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔
 پھر مودودی صاحب کے حاشی لکھتے ہیں۔ کہ معترضین
 مودودی صاحب کی عبارتوں میں سے جن جن کے خیال
 گرفت لقمے نکال لیتے ہیں۔ مودودی صاحب کے حاشیوں
 سے پرہیز ہوں۔ کیا مودودی صاحب نے جو تمام بحثیں
 تمام مفسرین۔ تمام مجددین اور صحابہ کرام اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر نکتہ چینی کی ہے۔ کیا ان سب
 مقدس حضرات کی سوانح عمریاں بالتفصیل نکتہ چینی
 کی ہے۔ کیا یہی نہیں کیا۔ جو ان کے خیال میں قابل
 گرفت چیزیں تھیں۔ ان کو چن چن کر اعتراض کر دیا
 ہے۔ مودودی دوستو۔ یہ چن چن کر کا راستہ مودودی
 صاحب ہی کا گزرا ہوا ہے

اللہ والوں کا طریقہ

تھریک مودودیت کے جان نثارو۔ اللہ والوں کا
 طریقہ یہ نہیں ہوتا۔ جو مودودی صاحب نے اختیار کر
 رکھا ہے۔ کہ ہر مقدس ہستی کی توہین کرنا۔ حضرت
 شیخ احمد سرمدی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے

مودودییت^(۱۰)

کا

پول کھولنے کی ضرورت

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مسلمانوں کو اعلان جنگ

مودودی صاحب نے تمام مسلمانوں کے خلاف پہلے اعلان جنگ کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے حقوق اور مسلم عقائد پر وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت و صوابتِ حق کے جن کی انگھول پر مودودیّت کی پٹی باندھی جا چکی ہے، نہیں کر سکتا اس پر کہنا۔ کہ مولوی صاحبان مودودی صاحب سے لڑتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے۔ تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے۔ اور اگر مال و جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے۔ تو پھر یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔

ہذا عرض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس

مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام

نے اسودم کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدا نے قدرت ان کو اس میں ناکام کیا۔ اور

ناکامی کی حالت میں اپنے اقراء سے ملتا ہوا ہوا

جو کہ مرزا صاحب کے کفریات ان کے رسائل میں تشریح اور سفاروں کو اس قدر قوت دینی کہ مرزا صاحب
کی کل تصانیف کو سلاخ کر کے اور بیسے عورتوں و کتہ پر دھکا دینا قبول سے کام لے لیا جس سے
مسلمانوں کے فتنے میں مرثانی کفریات، توہین انبیاء علیہ السلام، دعویٰ نبوت و رسالت تشریح و کلام
مشرع جسا اور دیگر فضیلت کا ایک مجموعہ کو راجح و مذکورہ کفریات کے خلاف کے لئے بیت بیعت ہوا

اس مسئلہ کا نام

أَشَدُّ الْعَذَابِ عَلَى مُسَيِّلِ الْبَهْجَاتِ

الہدایہ

دین مرزا کفر خالص

یہ کتاب جس مسلمان کے ہاتھ میں آئے وہ اس کے فتنے میں گرنے مرثانی اس سے ات کو بیکے گھاس فرو کا
کر مٹا دے مرثانی قبول سے عذاب کی طرح، دشمن کو دی گیا ہو کہ اس کو صدمہ ہو کہ اس سے

مطبع مجتبیٰ جلدین دہلی

مطبع محمد

دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا

[illegible][illegible]

حضرت امام کی خدمت میں عرض کیا کہ جس عہدِ رسولی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہدِ نبوی کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس عہد کا عہدِ نبوی بنائے۔ آمین

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاءَ الَّذِي يُبْعَثُ

پسندیدند در دلدست بجز تو سزاوارتر از آنکه در دلدست
گرفتند پس استند ما سزاوارتر

قصص الاكابر

لمصطفى الاصلين

مؤلف: میرزا محمد باقر خاوری
شاه فرزند شاه علی صاحب زاده

المكتبة الشريفة

جامعه آصفیه

نے عرض کیا فلسفے کا رآمد چیز تو ضرور ہے فرمایا اہل حق فکر اور وقت فکر اس سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک طالب علم فلسفہ جانتا ہو اور ایک نہ جانتا ہو تو دونوں میں اتنا فرق جتنا ہے کہ فلسفہ دان کو سمجھانے میں سہولت ہوتی ہے۔ ایک بار حضرت لکھنوی قدس سرہ نے دیوبند کے صاحب سے بعض کتب فلسفہ کو خارج فرمایا تو بعض طلبہ حضرت سرفراز محمد یعقوب صاحب سے شکایت کرنے لگے کہ حضرت نے فلسفہ کو حرام کر دیا۔ فرمایا اگر نہیں حضرت نے نہیں حرام کیا بلکہ تمہاری طبیعت نے حرام کیا ہے ہم تو پڑھاتے ہیں اور ہم کو تو یہاں تک ہے کہ جیسے بخاری اور مسلم کے پڑھانے میں ہم کو ثواب ملتا ہے ویسے ہی فلسفہ کے پڑھانے میں بھی ملے گا۔ ہم امانت فی الدین کی وجہ سے فلسفہ کو پڑھتے پڑھاتے ہیں، جلد مذکور (۴۶) ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے کچھ فاضل ہیں تو غلام ہو جانے لگا نہیں، فرمایا (حضرت علیہ السلام رحمہ اللہ) ہم اہل حق کو کافر نہیں کہتے۔ اگرچہ وہ ہیں کہتے ہیں، مگر تو ملک یہ ہے کہ کسی کو کافر کہنے میں بڑی احتیاط چاہیے اگر کوئی حقیقت میں کافر ہے اور ہم نے دیکھا تو کیا اسے بھلا کر ہم نے کافر کہا اور حقیقت حال اس کے خلاف ہے تو یہ بہت خطرناک بات ہے۔ ہم توحید دینا کو بھی کافر نہ کہتے تھے اور وہ ہیں کہتے تھے ان اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں تب ہم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کہ کفر یہ تو کفر صریح ہے اس کے سوا ان کی تمام باتوں کی تاویل کر سکتے تھے کہ وہ تاویل میں پیدا ہی ہوئی تھیں۔ ہم بریلی والوں کو اہل حق کہتے ہیں اہل حق کافر نہیں ان ایک مسئلہ علم غیب، ہمارے اور ان کے درمیان ایسا اختلاف ہے کہ اس میں اثبات صفت باری تعالیٰ غیر کے لئے قدم آتی ہے مگر ان کی تاویل قادیانوں کے اقوال کی تاویل سے زیادہ دشوار نہیں اور اب تو مستند ہے کہ وہ علم غیب کو منسوب

توضیحات

قال الله تعالى قولوا للناس حسناً الآية
چون نفس خیر بر حقیر است و مطلوبیت کلمات حسنه تکلیف باطل است
و استقامت باشد با التزام و کراسه

الافاضات اليومية

من

الافادات القومية

مقدمه کا جزو اول

که حدیث است از حقوق و مراتب الهیه که در مولا محمد اشراف علی بن ابی طالب
قدس سر و عهد الی بعد اندیشین کلمات حسنه بنا علیه
احقر محمد حسن ناظم مکتبه تالیفات اشرافیه تحفه بحون ضلع مظفر
اشاعت کرد

خفا خفا ابیویرہ شریف

مخوفات

کہا معلوم تھا کہ یہ عشاق کا میدان تھا۔ اچھو لے تو اس راہ میں لوں یہاں پہنچتا
سامنے گھر رہ جاتے ہیں۔ جب تک کہ کچھ گھر پر راحت نہیں تو اس راہ میں تو نہ لگا
تکڑی اور پھر پاؤں ہر قدم پہنچتے ہیں۔ اس وقت کیا کہہ سکے سیکو مولا
فرماتے ہیں ہے

تو ایک نہ گھر چاہی رحیق تو میرے ہمدانی رشت

دو بہرہ نئے تو کچھ گھر تو ہی ہیں کجا میل تو تین شہی

ملاحظہ فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے کہ ہے کہ میں نے آپ کا ہوتا ہوا
ذہد مشورہ کیا تھا ایک پتہ خرم گیا کئی افر نہیں چور۔ اس سے کوئی پتہ چھ کر
بند خدا میں نے یہ کہہ دیا کہ یہاں کا حیرت انگیز گھر۔ فرمایا کہ میں جو مناسب تھوڑا
دعا ہوں اُن سے یہ قطع ہے کہ میں یہ جواب دے سکتا ہوں۔ یہی جوں کے توں
کے حلقہ کا اس کے دوا ہے۔ ان کی دکھنا دیکھنا اور لوگوں کا دین اور خواب
بر باد ہوا۔ ان کو تو اپنے قطع سے عرض۔ مژدہ بہشت میں جائے یاد دہنا میں۔
انہیں اپنے طوعے لادوں کے کام۔ ان جا رہی ہیں اور غلوں کے بدولت ہئی
گمراہی میں۔ اور یہاں یہاں میں اور چہ نہیں ہے۔

ملاحظہ فرمایا کہ ایک سلسلہ گنگو میں فرمایا کہ درہند کا رخا جلتے ہو اٹھا تو اس میں
ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ وہ ہندیوں میں اور ہندیوں میں صالح ہوئے
میں نے کہا ہماری طرف سے تو کوئی جنگ نہیں۔ وہ سناڑے جاتے ہیں ہم چھو بیٹے
ہیں۔ ہم بڑھ جاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آواز دے کر دوسرا فرمایا کہ ان کے سکھ
آواز نہ لایا، ہم سے کیا کہتے ہو۔ آجکل ہمارے میں ایک خاص بات یہ بھی پیدا ہوئی ہے

تَبَدُّلٌ مِّنْ نَّشَأٍ وَتَبَدُّلٌ مِّنْ نَّشَأٍ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی خدام الحرمین کا جواب
خود بخلافہ الحرمین شریفین زاد جہانہ شرفا و آفتابا کے قلم سے

المُهَنْدِ عَلَى الْمُقْبَلِ

معروف بہ

الْمَدِينَاتِ لِدَقِيعِ الثَّلَاثِيَّاتِ

تیس مرتبہ

مَا ضَى الشَّفَرَتَيْنِ عَلَى خَادِعِ أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ

○

جس پر حق پریند کے خاندان نبوت کی تائید و توثیق ہو کر دنیا پر ہر کہ گلا کا انہرین

ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ

ملکیت تحفہ نیر ○ جامع گنج سبب جیل

نیر گرائی : حضرت مولانا محمد عظیم صاحب نیر جیل

النجدی يستحل دماء المسلمين
واموالهم واعراضهم وكان ينسب
الناس حكمهم الى الشرك ويسب
التلف فيكف تروى فذلك وهل
تجوزون تكفير السلف والمسلمين
واهل القبلة ام كيف مشربهم

الجواب

الحكم عندنا فيهم ما قال صاحب
الدر المختار وخوارج هم قوم
لهم منعة خرجوا طيرة تاويل يروى
انه على باطل كفروا عصية توجب
قتاله تاويلهم يستحلون دماثا و
اموالا ويسبون نسائنا الى ان قال
وحكمهم حكم البغاة ثم قال وانما
لم نكفرهم لكونه من تاويل واى كان
باطلا وقال الشامي في حاشيته كما
وقع في زماننا في اتباع عبدالوهاب
الذي خرجوا من نجد وتطلوا على
المريين وكانوا ينقلون مذهب
الخبايلة لكنهم اعتقدوا انهم هم
المسلمون واى من خالفنا اعتقادهم
مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل

کے خون اور اہل کے مال و آبرو کو اور تمام
لوگوں کو غصب کیا تھا شرک کی جانب اور
سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے
پلہ سے میں قہاری کیا رہتا ہے اور کیا سلف
اور اہل قبلہ کی کھیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا
مشرب ہے؟

جواب

پاسے نزدیک اہل کا حکم وہی ہے جو صاحب
در مختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت
ہے شرکت ملل جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی
تاویل حد کرنا ہم کہ باطل ہی گزرا اسی مصیبت
کا شریک سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کہتا ہے
اس تاویل سے روگ ہماری ہاتھ مل کو ملال
سمجھتے اور جاری عہد تم کو قیدی بناتے ہیں ان کے
قوات میں ان کا حکم بخیر کا ہے ان پھر
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکذیب صرف اس لئے کرتے
کہ فعل تاویل سے ہر گز پر باطل ہی سہی اور
عصر شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے
جیسا کہ جامعہ تلمیذ میں مہد اب کے ایضاً
سرد ہوا کہ مجھے نکل کر میں شریعت پر محکم
ہونے پٹے کو غلطی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا
حقیر میری کار میں وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے

السنة وقتل علماءهم حتى كسرت
 شوكتهم ثم اقول ليس هو ولا احد
 من اتباعه وشيعته من مشائخنا في
 سلسلة من سلاسل العلم من الفقه
 والتدريس والتفسير والتصوف واما
 استقلال علماء المسلمين واموالهم و
 اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او
 بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون
 من غير تأويل فمكفر وخروج عن
 الاسلام وان كان بتأويل لا يوسع
 في الشيع ففسق واما ان كان بحق
 فجازل واجب وما مكفر السلف
 من المسلمين فهاشأ ان نحقر احدا
 منهم بل هو عندنا رفض وابتداع
 في الدين وتكفير اهل القبلة
 من المبتدعين فلا نحقرهم ما
 لم ينكروا احكاما ضروريا من
 ضرورات الدين فاذا ثبت انكار
 امر ضروري من الدين فكفرهم
 ونعتناط فيه وهذا ابناء وادب
 مشائخنا ورحمهم الله تعالى۔

مستبد کے خلاف جو وہ مشرک چاہے اسی پتہ پر
 انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مسلح
 سمجھنا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت
 توڑ دی۔ پس کہ جو میں کہتا ہوں کہ عبد اللہ اب
 اور اس کا تابع کوئی شخص بھی جہنم کے کسی سلسلہ
 شیعہ میں نہیں ہے تفسیر فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ
 میں وہ تصوف میں۔ اب اس سلسلہ کی جائے
 مال آباد کا مسئلہ سمجھنا سب سے پہلے یہ کہ کیا حق
 پر اگر حق ہے تو بالذات اول ہو گا جو کفر اور
 خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی اول ہے
 ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے نہ اگر حق ہو
 تو بے نزیکہ واجب ہے۔ اتنی سلسلہ اہل اسلام
 کو کافر کہنا سہ جہاں ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے
 یا سمجھتے ہیں بکمال عقل یا جسے نزدیک شخص اور
 دین میں اختلاف ہے۔ ہم تو ان پر عقیدوں کو بھی
 جو اہل قبلہ میں جب تک دین کے کسی ضروری
 حکم کا انکار و کریں کافر نہیں کہتے۔ ان جس
 وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت
 ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور اس کا کریں گے
 یہی طریقہ جہاد اور جہاد سے جملہ مشائخ و مجتہدین
 اللہ کا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِيدٌ مُبِينٌ

اگر کسی روزگار سے خوف ہے تو یہ دعا پڑھے گا۔ یہ دعا ہر روز پڑھ کر



استغفار و توبہ کے لئے پڑھے گا۔ یہ دعا ہر روز پڑھ کر

مطبع سید محمد زید شاہ
 دکن دارالافتاء مطبوعہ

یہ دعا کسی کو بھی پڑھنے سے بچاؤں گا۔ اگر کسی کو دشمنین سے تشدد ہے تو یہ دعا پڑھ کر

[illegible]

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

الحمد لله والثناء لله
مولانا ابوالفتح محمد بن ابی القاسم قدس سره

تَحْمِيسُ النَّاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

راحق محمد علی مالک کتب خانہ امدادیہ دیوبند

بجی خوب مدتی پرینٹنگ کراچی

کتب خانہ امدادیہ دیوبند

کتب خانہ امدادیہ دیوبند

[illegible]

لے لیجئے جو ہم کا خیال دیکھو یہ تو خدا کا جلال ہے جس نے ہمارے لیے یہ سب کچھ کر دیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

زمانہ نیکو چھٹی کوئی کیا سیدہ قریمہ غایت لڑکی تہ کہ فرق نہ لگے گا وہ جاسکے کہ
 آپ کے سامنے کسی اور نہ تہ میں داخل کیے اسی وقت میں کوئی اور تہی جو ریز کی جانتے کہ
 ثبوت اثر نہ کہ وہ ثابت غایت سے حسد و عن و خلاف خاتم الخس نہیں جو یوں کہہ دینا کہ
 اثر شاد یعنی خاتم و روائے ثقات ہے جس سے میں واضح ہو گیا گا کہ اسب جو خاتم ملک
 شمس اثر میں کوئی علت خاصہ میں نہیں جو اسی مادے سے حکایت کیے کیوڑ اول تو نام
 یہ حق کا اس اثر کی نسبت میں کہا ہی اس بات کو دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت خاصہ نہیں
 کا وہی اثر نہیں اور اسے شذوذ حاتوی تھا کہ خاتم جو خاتم انہیں سے اور علت تھی
 تہی تھی تھی اور کوئی آیت یا حدیث ایسی ہی ہوتی جس سے اس کا نام دیا وہی تہی
 کا جو کیا اثر کا نام دینا ہو گیا ہو ثابت ہو تا تو کہہ سکتے تھے کہ وہ چشمہ دوز سے نکل کر ملک

مکتبہ کتب خانہ ملک دیوبند خرمیہ دہلی شہر الہ آباد اور ازبکستان دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حفظ الایمان بسط البیان

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب قاضی قاضی

مکتبہ کتب خانہ ملک دیوبند خرمیہ دہلی شہر الہ آباد اور ازبکستان دیوبند

بانتام خاص اپنے

مکتبہ کتب خانہ ملک دیوبند خرمیہ دہلی شہر الہ آباد اور ازبکستان دیوبند

مکتبہ کتب خانہ ملک دیوبند خرمیہ دہلی شہر الہ آباد اور ازبکستان دیوبند

کہ یہ نہ صاحب دلیل و دانشیں ، نہ خیم و منزل و شرف علم و نظر
 جواب سوال سوم ، مطلق قیاب سے مراد اس وقت ضرورتیں ہی قیاب ہے جس سے کوئی دلیل
 قائم نہ ہو ، اس کے اسیاک کے لئے کوئی صاحب دلیل ہی کسی بنیاد پر نظر من فی حقیت
 و لا من قیاب الا محال ہے محال و محال کے اصل و القیاب ، و غیرہ نوا گیا ہے ، اس سے علم
 حاصل ہو اس قیاب کا اطلاق محال ضرورت سے لازم فرزند محال ہے علم قیاب کا اطلاق موجب ترک
 کی وجہ سے منسوخ و جائز ہوا مگر ان میں سے ایک مادہ کی ماضیت اور حدیث مسلم ہی قیاب
 و اشیاء و بی کے لئے نہیں ، اس سے وہ کہہ دے اس لئے حق و منہ علم منی قیاب سے علم یہ کہ
 القیاب کا اطلاق جائز نہ کہ اس کے اطلاق سے ان محال کا اطلاق مازہ و منافی لحدیث
 و غیرہ بتا دینا دل غلطی کی وجہ سے ہی اطلاق کا جائز نہ ہوا کہ اگر آپ کا اطلاق وہ بیانیہ عالم کے
 سبب ہیں مگر خدا بین ایک مادہ جو دینی نظر کہنا ہی صحت ہوگا اس میں قیاب آپ عالم
 قیاب کا اطلاق اس تاویل سے اس سے جائز ہوا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صحت کی ان
 حق و محال سے ہی جائز ہوا کی جن علم قیاب حق و اشیاء کی بواسطہ ، شرعاً ہی کے لئے ثابت نہیں
 ہیں مگر اپنے ذہن میں مسمیاتی کو ماحول کر کے کوئی کہتا ہے کہ وہ اس قدر ہی محال ہے علم و عالم قیاب
 ہی مادہ حق و اشیاء کا نام قیاب نہیں ہے نہ ضرورت ، تو کہ اس کام کو منہ سے نکالنے کی کوئی ممانعت
 حد میں اجابت دینا اگر ان کے لئے اس بنیاد پر ممانعت و غیرہ کی ممانعت و ممانعت ہی ممانعت
 ضرورت نہیں کی تو شرع کیا ہوا چوں کہ مکمل ہوا کہ جب جائز ہوا واجب ہوا ، اس سے کہ آپ
 کی فائیت ممانعت ہی علم قیاب کا حکم کیا جاتا اگر بقول مذکور صحیح ہو تو ممانعت قیاب و امر ہے کہ اس
 قیاب سے مراد بعض قسم کے اکل قیاب اگر جس علم و خبر سے اس میں ممانعت ہی کیسا
 قصص سے ایسا علم قیاب تو یہ درود بگڑ ہوا و چون بگڑ میں حیثیت و ممانعت کے لئے نہیں
 ممانعت ہی کی جگہ پر قصص کو کسی کسی ایسی بات کا علم ہوا ہے جو دوسرے شخص سے حق ہے تو
 چاہئے کہ سب کو عالم القیاب کہا جاتا ہے مگر کہ اس کا حکم کہ کہ اس میں سب کا قیاب
 کیوں کہ تو ممانعت قیاب کو چھوڑا کہ نہ تو کہیں قیاب کیا جاتا ہے جس میں وہ اس کے انسان کی بھی
 خصوصیت نہ ہو کہ اس بات پر کہ کہ ہو سکتا ہے اور اگر وہ نہ کیا جاتا ہے تو ہی قیاب ہی میں وہ
 فرق بیان کیا ضرورت ہے اس کے نام کو چھوڑا دیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد ہی خارج نہ
 رہے تو اس کا بعض دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے و اول فقیر شہید ہی خود قرآن مجید پر آتا ہے

[illegible]

سوال: بابت خدمت و اجرت اہل علم و کرام کی کیا ہدایت ہے؟

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِحَمْدِ اللَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا
 لَهَذَا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْبَشَرِ غَافِلِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِحَمْدِ اللَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا
 لَهَذَا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْبَشَرِ غَافِلِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

[illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُ إِلَهٌ مَزِينٌ وَمُحَمَّدٌ نَبِيٌّ

تصفیۃ العقائد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی باقی دارالعلوم دیوبند
 اور جناب سرسید احمد خان صاحب باقی علی گڑھ یونیورسٹی کی دو مراسلت
 جو دونوں حضرات کے درمیان عقائد الاسلام اور دوسرے اہم موضوعات
 پر ہوئی ان کے علاوہ مسئلہ تقلید، نزادیں، کلامات و تفسیریں در پریر حاصل ہوئی

از محبۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

ناشر

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

واقع کی طرف پہنچنے کے لئے جس طرح کی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے بنی کو معصوم ہونا ضروری نہیں اگرچہ بعض پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب ہی سے محفوظ ہے ہوں کہ کو لازم پڑا اگر اس باب میں ایک تحقیق مختصر بقدر ضرورت لکھیں سو سیکھیں کہ بعض بعض افعال تو خیر باین معنی ہوتے ہیں کہ ان کی وضع کسی امر خیر کیلئے ہوتی ہے سو جیسے آگ اوراق حرارت کے لئے اور پانی رطوبت اور ترطیب کیلئے موضوع اور مخلوق ہوئے ہیں ایسے ہی نازنشا تعلیم باری کیلئے موضوع ہوئی ہے جس کی خیریت میں پھر کچھ مال نہیں اور جس میں اصلاحات خیر نہیں اور بعض افعال شرکس باین معنی ہوتے ہیں کہ ان کی وضع کسی امر شرک کیلئے ہوتی ہے سو جیسے قطع اعضاء خزیب بدن اور ضاد جسم کے لئے موضوع ہے ایسی ہی ظلم و ستم و آزار مردم اور زنا عدا سے بھائی کے لئے موضوع ہوا ہے علیٰ ہذا القیاس اور افعال کو سو فی دیکھئے مگر بعض افعال ایسے ہیں جن کی حد ذات اور مرتبہ حقیقت میں نہ کوئی خوبی ہوتی ہے نہ کوئی برائی تو یہ اگر نتیجہ حسن کے وسیلہ اور امر خیر کے ذریعہ ہو جاتے ہیں تو منجملہ حاسن کہے جاتے ہیں اور اگر کسی نتیجہ قبیح کے وسیلہ اور امر شرک کے ذریعہ ہو جاتے ہیں تو منجملہ مساوی و ذالم شمار کیے جاتے ہیں مثلاً رفتہ بصر استعمال وغیرہ کہ فی حد ذاتہ دوسرے حسن میں نہ قبیح البتہ اگر رفتار مسجد کی طرف ہے تو منجملہ طاعات بھی جائے گی اور اگر شراب خانہ یا بتگرہ یا چکر کی طرف ہے تو منیات میں داخل ہو جائے گی اور اگر کہیں دلوں جمیع ہو جائیں تو پھر غلبہ کا لحاظ کیا جائے گا مثلاً اجتماع رجال و نساء مساجد میں اگر موجب حصول بیانات جماعت و مزید ثواب ہے تو اندیشہ فقر و افقوت تسق خاطر کے با دیگرے بھی ساتھ ہی لگا ہوا ہے اس میں اگر مکان یا انسان میں جنت اولیٰ غالب ہوگی جیسے زمان برکت تو اہل حضرت نبی از دہان صلی اللہ علیہ وسلم اور کمال زہد صلی اللہ علیہ وسلم و غلبہ اہل دنیا رہنما اندیشہ فساد اگر تھا تو مہوم تھا تو ایسی اوقات اور مکث میں اہل ذلت ہوگی بلکہ داخل مسجد و محاسن ہو جائیگا

ہوگا اور تفسیری صورت میں غلبہ و قوت جہات متعارضہ پر نظر رکھنی چاہیے اگر حجت
منفعت غلبے ہے تو منجملہ منافعات اور حجت حضرت غلبے ہے تو منجملہ معضرات سمجھا
جائے گا پھر اگر منفعت دینی ہے تو حسنات دین میں شمار کیا جائے گا اور منفعت دنیوی
ہے تو حسنات دنیوی میں شمار کیا جائے گا مثلاً اعلیٰ علم یا تعلیم علوم دنیوی پر
منفعت دنیوی اور راحت دنیوی منقطع ہوتی ہے اور تعلیم و تلقین علوم دین پر
راحت دینی و اوقاف حسنات و احسانات دنیوی و حسنات و احسانات اخروی
میں اور تذکرہ و تہذیب قلب جو بغرض و خات حجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے راحت اخروی میں سے ہوں گے اور اس تفاوت کی وجہ سے اول کو ثانی
سے کچھ نسبت نہ ہوگی مشروعیت قتال کفار اور اس کا حسنات میں داخل ہو جانا
اسی قسم میں سے ہے کیونکہ قتال مذکورہ و قطع عضو فاسد جس میں غیر خواہی بدن
باقی ظاہر ہے جملہ ذراہ و باقی قنونات سمجھا گیا جب اس قدر ذراہ مقتولین دفع فساد
کے لئے ثواب مستحق ٹھہرا تو کذب مریض جس میں کفار کو دینا مد نظر ہو بغرض
دفع فساد و اعلا کلمۃ اللہ کیونکہ مستحق نہ ہوگا اس کا آزار اس آزار سے جس
سے بڑھ کر کوئی آزار دینا وی نہیں یعنی قتل کچھ نسبت نہیں دیکھنا جب مریض
مذکور پروردہ جائز ہوا تو یہ کیونکہ نہ ہوگا اور وہ حسنات میں سے ہوا تو یہ کیونکہ
نہ ہوگا یہ مستحکم کہ دفع فساد قتال مذکورہ سے حاصل ہوتا ہے اور کذب فی
الحسب جو بطور خدیوہ کام آتا ہے چنانچہ ارشاد ہے اَلْحَقُّ تَحْتَ قَدِّ الْبَغْرِضِ
سہولت دفع فساد مطلوب ہے اس لئے نہ مقتودہ کذب مریض جائز نہ ہوگا تو یہاں
سے کام لیا جائے گا بلکہ انبیاء کرام اگر قریعات کو بھی مکروہ سمجھیں جیسا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے مترشح ہے تو کچھ عجیب نہیں ہاں جس جگہ
دفع فساد خود کذب پر ہی موقوف ہو جیسا بھی علاج ہیں اس میں ہر تاپے
تو کچھ یہ تامل چاہیے بالحد علیٰ اہموم کذب کو منافی شان نبوت باری تعالیٰ سمجھنا
کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے

[illegible]

میشمارت

[illegible]

○

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجلس شورای اسلامی

مکتبہ اسلامیہ

نقد و نظر بر کتاب "تاریخ و تمدن ایران" از دکتر محمد علی شهبازی
کتاب "تاریخ و تمدن ایران" از دکتر محمد علی شهبازی، یکی از مهم‌ترین آثار در زمینه تاریخ و تمدن ایران است. این کتاب به بررسی جامع و عمیقی از تاریخ ایران از دوران باستان تا معاصر پرداخته و به تحلیل و تفسیر تحولات اجتماعی، فرهنگی و سیاسی این کشور می‌پردازد. دکتر شهبازی با استفاده از روش‌های علمی و مستندات معتبر، تصویری روشن و جامع از تاریخ ایران ارائه می‌دهد که برای دانشجویان و محققان در این زمینه بسیار ارزشمند است.

كَاسْتَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

فتاویٰ رشیدیہ

مہتوب بطریقہ جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الما فطر رشید احمد صاحب گنگوہیؒ



ناشران

سید امجد علی مدنی و ادب منزل کراچی
پاکستان پورٹ

اس پر پڑا ہے ورنہ سنت کرنے والے پر جہنم لگتی ہے پس جب تک کسی کو یہ حق نہ ہو جائے اس پر سنت نہیں کرنا چاہیے کہ اپنے اوپر خود سنت کا اندیشہ ہے لہذا زیر کے وہ افعال ناشائستہ مرد بہ لہن کے ہیں جو جس کو حق اخبار سے اور قرآن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راجح خوش تھا اور ان کو مستحسن قرار دیتا تھا اور بدوین کو برے مہر گیا تو وہ لہن کے حجاز کے قائل ہیں مسئلہ یوں ہی ہے اور جو عمل اس میں ترمیم دیکھتے ہیں کہ اول میں وہ لہن تھا اس کے بعد ان افعال کا وہ متحمل تھا یا نہ تھا اور ثابت ہوا یا نہ ہوا تحقیق نہیں ہو ایں بدوین تحقیق اس امر کے لہن جائز نہیں لہذا وہ فریق غلط کا یہ جو حدیث منہ لہن مسلم کے لہن سے منع کرتے ہیں اور یہ مسئلہ حق ہے پس حجاز لہن و عدم حجاز کا مدار تائید ہے اور ہم مقلدین کو احتیاطاً سکوت میں ہے کیونکہ اگر لہن جائز ہے تو لہن نہ کرنے میں کوئی ہرجا نہیں۔ لہن نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب لہن ہمارے ہے اور جو وہ عمل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شاد! شعیل شہید کے متعلق رائے

سوال ۱۰۔ جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم جو میرزا سید احمد صاحب طیار الرحمن شہید ہوئے تھے۔ ان کو مردود کنا اور بے ایمان کا فرق کنا درست ہے یا نہیں۔ اور اگر نادرست ہے تو مردود اور بے ایمان کہنے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو تعصیف مولانا مرحوم کا ہے اس کا مطالعہ کرنا اور پڑھنا اور پڑھانا اچھا ہے یا بُرا۔

جواب :- مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ ظلم متقی اور بدعت کے لکھائے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآنی حدیث پر لوہا مل کرنے والے اور خلق اللہ کو بدعت کنا والے تھے اور تمام عمر اسی حالت میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفایت کے ساتھ سے شہید ہوئے پھر میں کا نظیر حال ایسا ہو دہی اللہ اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اولیاء اللہ المستوفی اور کتاب تقویۃ ایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور مرد شرک و بدعت میں ملتا جواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہی اس کا کھنکھنا اور پڑھنا اور مل کرنا صحیح اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو بڑا کتب ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے۔ اگر اپنے بھلے اللہ سے دلی شہید لگاؤ تو نہیں۔

دہلوی ولی کامل محدث فقید عارف قبولین حق تعالیٰ کے تھے جو کوئی ان مدوں کو کافرا یا بدجانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے اور اگر کسی کا باپ یا والدہ نماز جماعت سے منع کرے اور عقائد سے کسی عالم مقبول شریعت کے منع کرے تو قول ظالمین کا ہرگز نہ مانے بلکہ ان کا سوں کو کرتا ہے اور دفع دوسرے شیطان کے واسطے لا حول اور استغفار پڑھا کر۔ فقط والسلام

تقویۃ الایمان کے بعض جملوں کی تشریح

سوال :- تقویۃ الایمان کے صفہ ۴ میں ہے یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس عبارت کے معنیوں کا کیا مطلب ہے مولانا طحطاوی رحمۃ اللہ نے کیا مراد لیا ہے۔

جواب :- اس عبارت سے حق تعالیٰ کی بے نہایت بڑی ظاہر کتاب کے اس کی سب مخلوقات اور جیسی وہ ہے کی ہوتی ہے کیونکہ سب سے نیچے کھتی کھاتی کوڑا مٹی کا بننا ہے اگرچہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو اختیار ہے کہ مجھ کوڑا مٹی کا بنی رہے اور کوئی مسادات کسی وجہ سے ڈوٹے کوکے سے نہیں ہوتی پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو خالق محض قدرت سے اس کے ساتھ ایک نسبت و درجہ کی غلطی کا ہوسکتا ہے چار گوشہ شاہد و نیاسے زندہ آدم ہونے میں مناسبت و مسادات ہے اور شمشاد نہ خالق و رازق چار کا ہے تو چہرہ کو شمشاد سے مسادات بعض وجہ سے ہے بھی مگر حق تعالیٰ کے ساتھ اس قدر بھی مناسبت کسی کو نہیں کہ کوئی عزت برابری کی نہیں ہو سکتی۔ نیز عالم علیہ السلام باوجودیکہ تمام مخلوق سے برتر معزز و بے نہایت عزیز ہیں۔ کہ کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابل میں وہ بھی بندہ مخلوق میں تو یہ سب حق ہے مگر کم فہم اپنی کبی فہم سے اس حراض پروردہ کر کے شان حق تعالیٰ کو گھٹاتے ہیں اور اسکا جہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ

تقویۃ الایمان کے مسائل

سوال :- تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا اگر اس کے مسائل صحیح اور علماء دینی کو مقبول ہیں اور ایسا بات مشہور ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب شریعت نے اپنے فتاویٰ کے وقت بہت سے آدمیوں کے روئے بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توہر کہ ہے آپ نے بھی کیوں یہ بات نہی ہے یا محض افرا ہے اور جو مولانا مرحوم کا معتقد نہ ہو اور ان کو خوش عقیدہ اور بزرگ نہ

جانے وہ بدعتی اور فاسق ہے یا نہیں اور مولوی صاحب خیر مقلد تھے یا حامل بالحدیث اور اگر مقلد
تھے تو کون سے اہم کے خفی تو شاید نہ معلوم چوتھا سنا ہے کہ رفیق یدین اور امین بالحدیث کہتے تھے اور
اکثر مقلد مولانا موصوف کو حامل بالحدیث بتاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو زیادہ مانتے ہیں اور
انہیں کے قول کو زیادہ سند میں لاتے ہیں بہ نسبت اور علماء کے اور انہیں کو اپنے زمانے کا مقتدا بتاتے
ہیں حالانکہ اس زمانہ میں بلور بہت سے علماء عظام موجود تھے اور انہیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے ہیں اور اکثر مسائل حضرت شاہ صاحب کے نسخہ میں
مانتے اور ان کے کل مسائل مقبول جانتے ہیں ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسماعیل
صاحب مقلد نہیں تھے۔ حال بالحدیث تھے اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ انہیں مقلد تھے غیر مقلد ہرگز
نہیں تھے بعض یہ کہتے ہیں کہ ان کو مرتبہ اجتہاد کا تھا اس وجہ سے انہوں نے تقلید نہیں کی اس کا خلاصہ
عالم برہنہ تحریر فرمادیں گے اور مولوی صاحب کے عقیدے میں اور محمد بن عبد الوہاب کے عقیدے میں
کچھ فرق نمایاں ہو گا صاحب ایک ہی مسئلہ کہیں اور حضرت سید صاحب شہید رحمۃ اللہ
علیہ کو بھلان کے مرشد ہیں یہ بھی عالم اور مقلد تھے یا نہیں اور حضرت سید صاحب کے خلفاء میں انہ
بھی کوئی ای سے زیادہ لائق خلیفہ ہوا یا سب سے زیادہ سربازِ دہدہ ہی حضرت تھے اور جو مسائل
تقلید الایمان میں مختلف ہیں ان پر عمل کرے یا نہ کرے اور مولوی صاحب موصوف سے سلسلہ صوفیت
کہنے چلنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خود سید صاحب بیعت ہوئے ہیں اور ان سے بھی
ان کی خانہ مریدیت ہو گئی اور مولوی صاحب مروجِ ہلد میں شہدائے گئے ہیں یا صوفیہ ہیں۔

جواب ۱۔ ہند کے نزدیک سب مسائل ایسے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بظاہر تشوہ
ہے اور تو یہ کہ ان کا بعض مسائل سے بعض افراد اہل بدعت کہے اور اگر ان کو ہرگز نہ جھوٹے
حالات ان کے سن کر تو مضطرب رہے اور اگر کتاب کے خفاقیہ دیکھتے ہیں تو وہ شدید غاسق ہے۔
اور وہ یہ فرماتے تھے کہ جب تک میرٹ گیسج فرسوخ نے اس پر مال ہوں ورنہ البصیفی راستے
کا مقلد ہوں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کا کچھ کو مفصل حال معلوم
نہیں ہوئے خلفائے سید صاحب کا اور مولوی انہیں صاحب وعظمت و بزرگت میں مصروف ہے ہر جا
پر جا کر شہید ہو گئے سلسلہ بیعت کا کس جانی کہتے اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے فقط۔

نقل خطِ حضرت سیدنا حاجی امراء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مابہر کہ کرمۃ اللہ شرفہ
در مسئلہ امکان کذب بر رفع شہادت مولوی نذیر احمد خاں صاحب بلہی

(مشہور برائین قاعدہ میں یہ محکمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کی وجہ سے
کتب الہیہ میں احتمالِ بھوت کا پیرا ہو سکتا ہے یعنی مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرآن ہی مجھوٹا ہے
اور اس کے احکام میں غلطیاں ہیں اور برائین قاعدہ کی اس غریبہ کا وجہ سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے، از فقیر
امراء اللہ چشتی نورانی علیہ الرحمۃ۔ خبریت مولوی نذیر احمد خاں صاحب بلہی سلام تحیہ سلام تحکیم
کا خط آیا مضمون سے مطابقت ہو مابہر چند کہ بعض دفعہ سے عزم تحریر کی وجہ سے تھا مگر بعض اصلاحات ضروری تھیں
مطلب براہِ راست قاعدہ مابہر تھا کہ یہ محکمہ ثابت ہے تاویلاً اللہ تعالیٰ نفع پسندو سے اِنْ اَوْفَدْنَا اِلَّا اَوْفَدْنَا
مَا اسْتَطَعْنَا وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاَمْرِہٖ

جواب :- دانش بر امکان کذب سے جو بعض آپ نے کہے ہیں وہ تو بالاتفاق مردود ہیں
اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا اطل ہے اور خلاف ہے نص صریح و متفقہ اَمَّا قَوْلُ
مِنْ اَعْلٰی عِلْمِہٖ اَنْہٗ لَا یُضِلُّ شَیْئًا فَمِنْ اَعْلٰی عِلْمِہٖ اَنْہٗ لَا یُضِلُّ شَیْئًا فَمِنْ اَعْلٰی عِلْمِہٖ اَنْہٗ لَا یُضِلُّ شَیْئًا
شائبہ نفس کذب وغیرہ سے۔ یہ اخلاف علماء کا جو دہانہ وقوع و عدم وقوع خلاف و غیرہ ہے
میں کو صاحب برائین قاعدہ نے تحریر کیا ہے۔ وہ دراصل کذب نہیں صحیح کتب ہے اس کی تحقیق
میں قول ہے الاصل امکان کذب ہے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ
نے جو وعدہ و وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قاعدہ ہے مگر یہ وقوع اس کا نہ ہوا امکان کو وقوع لازم
نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شے ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو احتمال لاحق ہو اور
چنانچہ اہل عقل پر محض نہیں پس مذہب میں محققین اہل اسلام و حوفا کے کہیم و علمائے نظام کامل مسئلہ
میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے مگر جو شہادت آپ نے وقوع کذب پر متفرع
کئے تھے وہ مندرجہ ہو گئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ وقت سے جو ہم کے سامنے بیان
کرنے کا نہیں اس کی حقیقت کے اذکار سے اکثر ابنا زہل قاعدہ میں آیات و احادیث کی شرح سے یہ
مسئلہ ثابت ہے ایک ایک مثال قرآن و حدیث کی کھجور ہوتی ہے ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّجْعَلَ لِمَنْ یَّشَاءُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ حِسَابًا وَّ یَوْمَ لَا تُفَعِّلُ

لہذا اللہ تعالیٰ سے نہ ملتا ہے نہ نہ ملتا ہے۔ تاہم وہ مسئلہ کے خلاف نہیں فرماتے کہ کذب ممکن ہے بلکہ یہ کہ کتب میں جو کتب

نہیں کر مقصود حکایت ہے دیکھو کہ حیاتِ عمرِ عالم علیہ السلام میں بھی لوگ دور دور اپنے ہیوت میں اور مکہ اور بلادِ بعیدہ میں خطاب کے غلط سے پر مرتھے تھے جیسا وہاں خطاب دہشت تھا اب کیا وہ ہے جو حرام ہو علمِ غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ کو جب بھی ملائکہ پہنچاتے تھے اور آپ بھی اندر صیغہ کو خطاب سے بدلتے کوئی نہ دیکھتے اور اس میں تقلید بعض صحابہ کی ضرورت نہیں ورنہ خود آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ بعد میرے انتقال کے خطاب مستکراً بہر حال مسندِ غیب رکھنا اولیٰ ہے کہ اصل تعلیم اس طرح ہے اور مراد بعض صحابہ کی کبر معلومت کی وجہ سے تھی یا اجتہاد تھا یا امتثال تھا نہ چرچا اس واسطے جلد فقہاء اور ائمہ کے تہذیب اس نیکو نقل فرماتے ہیں اور تبدیل صیغہ کی ضرورت نہیں رکھتے نقد واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا یقینہ غیب نبی کو پکارتا

سوال: اشعار میں مضمون کے پڑھنے یا رسولی کبر یا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے۔
جواب: ہر خطا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ نیز فریاد ہے۔ کیسے ہیں۔

جواب: ایسے الفاظ پہلے محبت میں اور نہ تھے، وہی خیال کرتی تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادے یا بعض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں۔ اور یقیناً عالم الغیب اور فرادیں بزرگ شریک ہیں اور جامع میں منع ہے کہ حرم کے عقیدہ کو فاسد نہ کریں نہ کہ وہی غلط نقطہ عالم تعالیٰ اعلم۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب

سوال: تعجب نہ ہیں ایک میاں صاحبِ طرہ جو کہے ہیں۔ پیری مریدی کرتے ہیں مولانا فضل الرحمن صاحبِ نیچ مراد آبادی قدس سرہ کے مرید خلیفہ عالمی عالمِ صوفی صاحبِ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ ان کی بزرگی کا شہرہ ہوا اور اہم کے سامنے دھند و بھت فرماتے ہیں رسولِ مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلامِ شریف اور بہت سی احادیث میں بتا رہے ہیں کہ آپ عالم الغیب نہ تھے لہذا عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا و سب شہرہ کہ ہے غلط و اسلام۔

رحمتہ اللعالمین

سوال :- نظر رحمتہ اللعالمین مخصوص حضرت علیؑ علیہ السلام ہے یا انھیں کر کے دیکھتے ہیں۔
 جواب :- نظر رحمتہ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء
 و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب
 میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دو شخص اس لفظ کو بتا دیں تو اولیٰ سے تو جانتے ہیں فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال :- شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن باقی اوزی میں جناب اللہ عزوجل
 ہے یا نہیں یا دون اجازت دیکھ کر ضرورتاً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔
 جواب :- کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی ص ۱۱۱ الذی یشفع عندہ الا اذ نہ
 ترجمہ کروں ہے ایب جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے ہے اس ذات اللہ الحمد و العکبر لو کہ
 بارگاہ میں کسی کو جزا کی زبان بھانسنے کے بدون اجازت کے نہیں ہو سکتے تھے فقط۔

مختار کے والدین کا اسلام

سوال :- ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔
 جواب :- حضرت علیؑ علیہ السلام کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب
 کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

مزارات اولیاء سے فیض

سوال :- مزارات اولیاء رحمہم اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں لگتا ہے تو کس حد تک
 جواب :- مزارات اولیاء سے کاملین کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز
 نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب چاہنے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب
 استعداد و فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا پائی کرنا کفر و شرک کا وعدہ نہ مکن ہے فقط۔

اولیاء کی کرامات

سوال :- مولانا دہلوی فرماتے ہیں کہ

تیرے ہاتھ باندھ کر داندہ راہ

ہست قدرت اولیاء را از لہ

لہذا ہر کشتہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ جسے تیرا دست سے پھیر دیتی ہے۔

وہابیوں کے عقائد

سوال :- وہابی مذہب یہ کہن فرقہ ہے سرور ہے یا قبول اور عقائد ان کے مذہب والوں کے مطابق اہل سنت و الجماعت میں یا مخالف کسی عام کی تقلید کے تھے یا نہیں۔

جواب :- اس وقت اور ان اطراف میں وہابی جمع سنت اور دیندار کہتے ہیں باقی بندہ آپ کو دعا گو ہے سب امور کے دست بردار ہے فقط والسلام۔

نفس پر عین کا جھوٹ

سوال :- بعض شخصیتیں ہیں کہ فزون جھوٹ نہ لیتا تھا۔ اس کی کیا اصل ہے۔

جواب :- مذکورہ سب مذہب جھوٹ اور باطل آثار بلکہ الاعلیٰ خود کذب مزج ہے یہ لام کی جھوٹ ہے کہ جھوٹ نہیں ہوتا تھا شرک و دغوی و بھڑیت سے زیادہ کہ کٹا جھوٹ ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

خلو من دل سے توبہ کسرتا

سوال :- ہزار بار گناہ صغیرہ و کبیرہ کئے اور ہزار بار توبہ کہ ہے اور پھر قصد تھا کہ اب گنہ نہ کروں گا مگر پھر شیطاں نے گناہ یا اب پھر دل سے توبہ کہ ہے تو قبول ہوگی یا نہیں۔

جواب :- آجیب ناصح دل سے کرے گا قبول ہوگی خواہ کتنی ہی بار توں ہو۔

نیوہ عورت کا نکاح نہ کر کے عبادت کرنا

سوال :- مسند عورت جو بیوہ ہو دوسرا نکاح نہ کرے اور عبادت اور پیریز گاری میں رہے خدا اللہ اس کو اجر ہے یا نہیں۔

جواب :- عورت نیوہ اگر نکاح نہ کرے اور عبادت میں مصروف ہے تو عبادت کا ثواب اس کے لئے کافی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اہل قبور سے دعا کرنا

سوال :- دعا کرنا اہل قبور سے ممنوع ہے جیسا کہ ایضاً الحق میں مولانا اسماعیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔
جواب :- صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں کہ رئیس العلماء حضرت علامہ ابو نعیم صاحب تدریس سرکہ کہ استدعا و یا معنی طلب نہ کرنا ان امور میں عبادت شمرہ یا وجود اپنے صاحب استیعاب

قول بھی میں غیر شک شبہ ہی شک نہ تھا کہ محمد عبد الجبار علیہ السلام

الجواب صحیح والحبیب بھی حدیث سے نہ ملے

الجواب صحیح کتبہ عبد الجبار بن عبد اللہ غزنوی الحق لا یجاد علیٰ ہر جواب

وانا ابو حیدر احمد علیہ السلام محدث امرتسری کتبہ عبد الجبار بن عبد اللہ غزنوی

ہذا الجواب صحیح عبد الرحمن ابن مولوی غلام اسلم الحرم اشاعتہ تقریر

الجواب صحیح ابو الحق محمد الدین علیہ السلام احمد بن عبد اللہ غزنوی

و کم فی رسول اللہ صلوٰۃ وسلامہ علیہ وسلم جواب صحیح ابو بکر محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ غزنوی

ابو القاسم اشاعتہ کتبہ احمد بن عبد اللہ غزنوی اشاعتہ محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ غزنوی

موجود خوافی مطلقاً و غیرہ ہم و ما دلت چلا سرت وقت میں جو ادیان نہ کہ جو کسے سب دعوت و مطلقاً

اور صریح گرامی میں کج برکت ضلالت و کج ضلالت فی انوار و ما لبیض الحق الا الضلال من لم یقبل علیہا

والسلام ابن الحق محمد و ابی بکر باطل احمد عبد الحق غزنوی مہا بل اہل باطل

الجواب حق و ما ذال عبد الحق الا الضلال ابو علی عبد اللہ علی غزنوی

نہ میں اجاب احقر ابو حیدر بن عبد اللہ غزنوی عبد الغفور بن عبد اللہ غزنوی

ذکر ولادت اور ایصال ثواب میت کو جائز اور مستحب ہے لیکن جو طریح جملہ زمانہ قیام و غیرہ متعلق

قیام کی کاروبار یہ دعوت سیدھی اور امر ایگان ہر وقت کی وجہ سے اور بعض وقت نوبت کو تک پہنچتی ہے

حکیم محمد ضیاء الدین علی بن عبد اللہ غزنوی حکیم محمد ضیاء الدین علی بن عبد اللہ غزنوی

حضرت حافظ صاحب مجلس خیر بیرون قیام کے مجلس میلاد کا انعقاد

سوال :- انعقاد مجلس میلاد بدین قیام ہر سال مستحب ہے یا نہیں

جواب :- انعقاد مجلس میلاد ہر سال ناچار مستحب ہے مگر بعض اوقات مستحب کے واسطے منع

ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ملاحظہ فرمائیے کہ ہر گز یہ کہ جسے ضلالت کے بعد جو گمراہی کے لئے کیا ہے اور جو قبول نہ کرے وہ کج ہے

کہ اسے اللہ کی طرف سے کفر ہے اور اہل دکان باطل کے لئے ہے

مجالس میلاد و عرس و سوم چہینم

مسوئلہ ۱۔ سویم چہلم وغیرہ کی مجلس تہنیں دینے کے متعلق آیا یا کلجی نہ کرنا چاہئے اور اس مجلس میں عام کیا جائے یا نہیں۔

سجواب :- مجالس مروجہ زمانہ ہذا اعلیٰ درجہ کی موسوم چیمپ یا مکمل ہی ترکہ کرنا چاہیے کہ اکثر مجالس اور بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم :-

پچیس میلاد کا ذکر

سوال :- زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد میں وجہ عمل جائز ہے یا نہیں اور اس میں شرکت پر کیا حکم ہے بکر خود بھی مجلس میلاد میں تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی شرکت مجلس کا تھا ۔
جواب :- اس کے کفر خارج ثابت ہوتا تھا اور اپنے اختلاف میں تاہانہ جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا وجہ اس کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی شخص کو طعن نہ دے گا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بیانہ شریع کا ہر جاہلے گا اور خود نہ شرکت کرنا مجلس کا جس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معتض میں ہوں گے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بنیت خالصہ قدامتہ مانع ہوا لہذا اس سبب بکر کو ترک بدعت سابقہ حال ہوا انکار بدعت سے خوب بکر کا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے ۔

جواب ہم۔ ہر مال گناہ سے محفوظ رہے جب سے قصہ ترک کیا بہتر ہو اگر بجز ترک گناہ کا
ہو قطعہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

مغل میلاؤں میں مسیح روایات پڑھیں جائیں

سوال :- منہل میلا دیں مہربان روایات بھیجو چھی جادی اور لاف و گزاف اور سالیانہ
بھوہو اور کاڈر نہ ہوں شرک، جوتا کیسا ہے۔

سچوای ۱۔ نہا زبے لیب اور دتو کے ۔

فتویٰ مولوی محمد رضا خان صاحب ریاست میلا دشریف

فتوای دیباچہ در مجلس مولود و جاز مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب نقول
از باب النظر صفحہ ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳۔ موصول از مولوی عبدالصمد صاحب راسپوری۔

استفتاء اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ الوفا و التحیۃ الی الہم التالیف میں جو شخص کہ

لکھنؤ نمبر ۱۲۰۰۰

جید العظمیٰ احمد رضا خان

کتبہ عہدہ المذنب احمد رضا ابراہیمی عفی عنہ کتبہ العظمیٰ
النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرس میں شہادت

سوال :- جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم خیرین ہو شرک ہو تا جائز ہو یا
جواب :- کسی عرس اور ولاد میں شرک ہو تا درست نہیں ہو کہ کسی عرس اور ولاد درست نہیں ہو

ہر سال عرس کرنا

سوال :- جناب مولانا فضل الرحمن صاحب کا عرس کبھی مراد آباد میں ہر سال تکبیر معینہ ہوتا
ہے یہ لفظ شہادہ تاریخ موسیٰ تشبیہ بھی کہ جاتی ہے خاص مریدان سلسلہ کو بد مذہب و غلط اطلاع بھی
دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر لوگوں کا اجتماع ہو کہ قرآن خوانی ہو تو بے ادبایا ناقص تو یہ کیا جاتا
ہے تو ان لوگوں کا عرس مراد آباد میں غزوات وغیرہ کشنی بھی نہیں ہوتی ہے لہذا یہ کہنے کے قابل نہیں
مرحمت فرمادیں کہ یہاں صاحب و موصوف کے یہ عقائد جو جب شرع شریف جائز و درست ہیں یا باطل
ظہور سے ہیں اگر تا جائز و با درست نزد شامع علیہ السلام ہیں تو ایسے شخص اور ایسے عقیدہ کہنے والے کا
احسان درست ہے یا نہیں اور صحابہ پر طعن و مردود و ملعون کہنے والا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ
سلم کو طعن و غیب جلنے والے باوجودیکہ قرآن و حدیث کی روشنی سے ثابت ہے کہ آنحضرت کو طعن و غیب نہ تھا
اور پھر واقعہ کار لوگوں کا سمجھنا اور میں صاحب کا امر اپنے عقائد پر ان کو کس درجہ کا انگار جاتا ہے
اور وہ اپنے اس کبر و کبر کے سبب سنت جماعت کے خارج ہو دے گا یا نہیں ایسا عرس جس میں سب
الترجمہ پر تاریخ نہیں بھی ہو اجتماع بھی ہو پر قرآنی لوگوں کا عرس مراد آباد جائز جمع عورتوں کا نہ ہو
جائز و درست ہے یا نہیں۔

جواب :- عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور درست ہے یہی تاریخ سے قبول پر
اجتماع کرنا کہ وہ خواد اور غلویت ہوں یا نہ ہوں اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکبیر کرے وہ
ملعون ہے ایسے شخص کو لہام مسجد یا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبر و کبر کے سبب سنت جماعت کے خارج
نہ ہوگا۔ از بندہ محمد بنی السلام میکہ طم غیب کے متعلق حدیث رسالے میرے پاس موجود ہیں اور غلو
کا کتاب بر زمین قاطع میں یہ بحث اور بحث عرس وغیرہ خوب مدلل مذکور ہے والسلام۔

بھال ثواب و صلوات کرتا اور تین آب و طعام بھی غسلِ شریعت سے یا کچھ دابہ اور ہنسی اور بغیر تو اس کا کھانا اور ترکِ جاننا اور جو غنی یا سیدہ اس کو نہ لے لے تو مٹھوں کریں اور بڑا جائیں اور کئی الجھڑ یا کو اس میں بیتِ دخل جو تلبے تو ایسی صورت میں امیدِ ثواب کی جو سکتی ہے یا نہیں اور یہ کئی امورِ بدعات و محبت میں یا نہیں۔

جواب :- ذکرِ شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بیشائبہ و وافض کے منع ہے اور ماتمِ نوحہ کرنا حرام ہے۔ لیٰ الحدیث نہی عن الرافی الحدیث ہے اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہیں۔ تقیمِ صلوات تفصیل ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج بھی زیادہ ثواب ہے تو بدعتِ فساد ہے علیٰ ہاتھ کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کہ انوف ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سیدہ کو حرام ہے اگرچہ منقطع ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیران پیر کی گیارہویں

سوال :- تبارک اور جمی اور جمیہ پیران پیر کی گیارہویں ہے یا نہیں۔

جواب :- تبارک وہیں بدعت میں ان کی کوئی اصل خبر نہیں اور ابھال ثواب بدعتِ حقہ کی سرمدہ است ہے اور تین تاریخ کہ پس و پیش نہ کہے بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایام محرم میں کتبِ شہادت کا پڑھنا

سوال :- کتاب ترجمہ سرالشدیقین یا دیگر کتبِ شہادت خاص شہادت کی رت کو پڑھنا کمال ہے حسبِ خواہش نمازیں مسجد یا کسی کے مکان پر۔

جواب :- ایام محرم میں سرالشدیقین کا پڑھنا منع ہے حسبِ مشابہت مجالسِ روافض کے۔

محرم میں سبیل لگانا اور دودھ کا مشربت پلانا

سوال :- محرم میں عشرہ وغیرہ کے بعد شہادت کا بیان کرنا منع اشغالِ برداریت صحیح یا بدعتِ ضعیفہ و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شریعت و دودھ پکول کو چھانا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- محرم میں ذکرِ شہادت میں علیہ السلام کرنا اگرچہ بدعتِ صحیحہ و سبیل لگانا شریعت کا پابند و سبیل اور شریعت میں دینا یا دودھ پلانا سب بدعت اور غیبہ و وافض کی وجہ حرام میں فقط۔

علامہ رحمہ اللہ کہ آپ نے فرمائی ہے صحیح فرمایا ہے۔

تجاویز اللہ من ذیل الجلی والنقی۔

فاتحہ کا موجودہ طریقہ

سوال :- سامنے کھانا یا کچھ شیریں رکھ کر فاتحہ اٹھا کر فاتحہ اور قبل جو اللہ پڑھنا درست ہے یا نہیں کہ جس کو عرف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔

جواب :- فاتحہ مردود شرعاً درست نہیں ہے بلکہ بدعتِ سیئہ ہے کذا فی النہی و ذلک فی سمرقندی فقط محمد قاسم علی مضمون **[محمد قاسم علی]** البواب صبیح و الجیب نجیب عبد اللطیف مضمون **[محمد قاسم علی]** محدث مراد آباد شاگرد مولانا محمد اسحاق **[محمد عبد اللطیف]** سنسپورہ کھانے یا شیرینی پر فاتحہ

سوال :- فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیریں پر برفہ موجب کے درست ہے یا نہیں۔

جواب :- فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعتِ ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے۔
نتیجہ کا حکم

سوال :- تیمم ساتواں دسواں چالیسواں فاتحہ غفرہ امام ابو حنیفہ کے مذہب اور امام کی کسی معتبر کتب میں ہیں اور ان کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- تیمم، دسواں وغیرہ سب بدعتِ ضلالت ہیں اس کی اصل نہیں نفس ایصال التیمم چاہیے ان قیود کے ساتھ بدعتِ تیمم ہے جیسا کہ اوپر کے جواب میں مرقوم ہو چکا ہے اور برادرِ محترم کو امام میں کھانا یا تیمم ہے اور منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
سوم وغیرہ روکنا

سوال :- فی زمانہ رواج ہے کہ جیب کوئی مرحلہ ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس کے

دوسرے روز یا تیسرے روز یا کسی روز جمع ہو کر مسجد میں یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور دو شریف وغیرہ پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پر چھ مہینے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ کا پیسہ یا تھیلہ یا شیشہ یا دانت نیمی تھی کریمت کے لیے دفتِ خاتم کے علاوہ جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور ختم کریں وغیرہ ایسی جگہ اور یہ تمام بدعت ہے اور اگر وہ ان اہل بیت کے نصرت کو قائل دینا اور جس کے لئے اس سنت ہے اور توبہ کی نفوس اور تیسرے دن کا جمع ہونا اور دوسرے مختلف جگہ کا کھانا یا دینا یا کسی کے لئے غیر بدعت کے بل عرف کرنا بدعت ہے

یہاں اس طرح پر جمع ہوا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھنا اور درست ہے یا نہیں۔

جواب: یہ مجمع ہونا غرض از قارب وغیرہم کا واسطہ پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہونا کہ روز وفات میت کے یا دوسرے ذریعہ سے روز بخت کردہ ہے شرعاً خریف میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ کتاب نصاب المتساب میں لکھا ہے ان ختم القرآن جہاں اہل الجامعة ولسیں بالفان سپارہ خواندند مکمل ہو جائے اور قادی بزاز میں مرقوم ہے۔ بیکرہ اتخاذا الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعدا لاسبوع و نقل الطعام الی القبری المراسم اتخاذا الدعویۃ لقراءة القرآن وجمع الصلوات والفقراء للفتن وقراءة سورة الانعام والافلاک اور بعد الممارس لکھا ہے۔ ومن المنکرات الکثیرۃ لایقاد الشیوخ والقنادیل انما توجد فی الافراح وکذا فی الطہول والنفار بالاصول الحائنا واجتماع النساء والمردان واخذ الوضوء علی الذکر وقراءة القرآن وغیرہ من مثل ما علمنا حدیثی ہذا الا زمان وما کان کذلک فلا شاک فی حرثہ وبطلان الوضوء بہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

الہ ست علم صحت کتب سنیہ

تحریر یافتہ تمام علی رضی اللہ عنہ

الجواب بحمد محمد عبد الغنی مفتی دہلی الجواب بحمد محمد عبد الغنی مفتی دہلی

الجواب بحمد محمد عبد الغنی سنہ ۱۲۸۵ھ

فتویٰ مولانا محمد عارف صاحب بریلوی نویسنده مولانا محمد عارف صاحب

راہبوزی کہ بگویند فتاویٰ محمدی مولانا محمد عارف صاحب متوفی زجلہ الیوم کتاب النظر والا باصرہ صفحہ ۳۰

کتاب اور فتاویٰ کہ پکار کر پتہ کر جلالت کے ساتھ ختم کن میری کتاب میں یہ سہی یاد پڑھتے تھے میں کہہ رہا تھا اور پتہ پتہ

نہیں ہے وہاں اور ہفتہ کے بعد کھانا پکاتا اور سوات کے وقت قرآن پکھانے پکھانے جانا اور قرأت قرآن کے لئے وقت

دینا اور ختم کے لئے مسلمان و فقراء کو جمع کرنا اور سورہ انعام و احسان میں کچھ پڑھنا ضروری ہے۔ مسئلہ اور بہت سی

پرائیاں جیسے میری اس آواز میں کہیں کہیں جیسے خوشیوں کے موقع پر بہت سے اور جیسے وصول جانا اور خوشی

آواز میں کہیں کہیں اور عورتوں اور مردوں کو جمع کرنا اور ذکر قرأت قرآن وغیرہ بہت کچھ لکھنا جو آج کل میں زمانہ

نما دیکھا جاتا ہے اور اس طرح ہونا اس کی ضرورت میں کوئی شک نہیں اور اس کی وحیت کا باطل گناہ نور کا ہے۔

مولانا مفتی محمد عارف صاحب دہلی۔ مسئلہ صحت کتب سنیہ کا یہ حکم ہے جو لکھا گیا۔

بلا تعین یوم تصدق موتی کے لئے مساکین کو کھانا کھلاتا
سوال :- رکھتا ہے یا نہ رکھتا؟ درمیان تصدق موتی کے بلا تعین یوم کے فقراء و مساکین کو جمع کر کے
کھلا دینا جائز ہے یا نہیں؟ مطلقاً تمام فرماویں۔

جواب :- بلا تعین کھانا تقسیم کرنا یا دینا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ ترکہ اہل عام کا کسی کے
نزدیک ناہنجریں ثواب اس کا میت کو پہنچتا ہے یا اتفاق البتہ عبادت بدلی میں خلاف اہم شافعی اور
اہل مالکیت کا ہے مالی میں کسی کا خلاف نہیں قل فی البعد ایاة الاصل فی هذا الباب ان لا یستلزم
لما انت یحصل ثواب حمله لغیرہ صلوٰۃ او صوما او صدقۃ او غیرہا اکثر
فقط والشرع تعالیٰ اعلم۔

بلا تعین یوم و ذکر تکبیر

سوال :- سووم یعنی تہجد جو موتی کے واسطے کیا جاتا ہے تو اس میں کیا بڑی ہے اگر تعین تاریخ
اور تاکہ موجب فساد ہے تو اگر روز ہو جائے مثلاً پہلے روز ہو یا دوسرے یا چوتھے یا پانچویں یا
چھٹے روز جو شمار کے واسطے خود نہ ہو بلکہ خراب ہو یا اسی کے نکاح ہوں یا سیح ہو یا اور کوئی چیز ہو اور
اس میں مالی بھی قیموں کا صرف نہ ہو تو بھی جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- اگر بلا تعین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں یا کلمہ طیبہ اید ایصال ثواب اسکا کریں
تو جائز ہے اکثر علماء کے نزدیک اگرچہ علامہ محمد الدین فیروز آبادی ایصال ثواب میت کے اجماع کو
بھی بدعت سمجھتے ہیں، سفر سعادت میں۔

بتوازیہ تکبیر کے وجوہ پر بحث

سوال :- زید بہ مات مثل تیمور وغیرہ کا مقتضی اکثر لوگ اس خیال سے ان بہ مات کو اختیار
کرتے ہیں کہ چند لوگ جمع ہو جاویں گے اور باعث اتفاق ہوگا اور کلام وغیرہ بھی زیادہ پڑھا جاوے گا
اور اگر مقرر نہ کیا جاوے تو دشواری ہوتی ہے پس ان لوگوں کا اختیار کیا ہے اور اگر زید شریک مجلس
مذکور ہو جاوے تو کیا ہے فقط۔

جواب :- جو بہ مات مثل تیمور وغیرہ کے میں ان کا کہ کسی وجہ سے درست نہیں کا حدیث شریفیت

مذکور ہے کہ کسی ایسی اصل ہے کہ نہ اس نے عمل کا تو یہ اپنے غیر کے لئے تو یہ وہاں ہو کہ نہ یہ یا صدقہ وغیرہ

جواب :- اگر کھانا اہل میت نے لیے لوگوں کے واسطے جو نہ گھر جمع ہیں کہ انکو کھادیں تو حدیث
میں آیا ہے کہ یہ نوحہ میں داخل ہیں پس یہ حرام ہے اور اگر دوسرے لوگ میت دلے کو کھا یا کھادیں، اگر کھانے
کے بعد اس کا غم کم ہو تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مرنے کے بعد چالیس دن تک روتی دینا

سوال :- مرنے کے بعد چالیس روز تک روتی ملانا اور مدت ہے یا نہیں۔

جواب :- چالیس روز تک روتی کی رسم کر لینا بدعت ہے ایسے بھی گیارہویں بھی بدعت ہو
یا ہندی ہر سہ قیود میں چالیس تو آپ ستمن ہے فقط۔

بلا چندہ کے حافظ کا خود منہ خالی تقسیم کرنا

سوال :- اگر بلا چندہ فراہم کئے حافظ خود اپنے پاس سے شیرینی تقسیم کرے تب کیا ہے۔

جواب :- اگر حافظ بلا قیود ذکرہ بالا شیرینی تقسیم کرے تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
ختم قرآن کے لئے چندہ کر کے شیرینی منگوانا

سوال :- چندہ فراہم کر کے بعد ختم قرآن شریف جو نماز تراویح میں پڑھا جائے شیرینی
فرقہ تقسیم کرنا کیا ہے۔

جواب :- چندہ کر کے اس طرح شیرینی تقسیم کرنا درست نہیں ہے علی الخصوص جس جگہ کہ اس
قرآن کا التزام کر لیں اور اس کے تاکہ کو ملامت کریں تاہیبت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رجب کا حکم

سوال :- جب کے مہینے میں تہذک اذی چالیس دفعہ پڑھ کر مہینے کی روئے کو ثواب

پانچ سو ملے یا نہیں۔ سوالی ۲۰ جو کہ دینے شریف میں جیسی ہوتی ہے سوداں کی طرح یہاں پر
چند سو ملے بھی بہت سے لوگ ۲۰ رجب ۲۰ شب کہ کھل مولود شریف یا ختم قرآن شریف یا
تکذہ حق کہ کھا چکا کہ یا کہ شیرینی تقسیم کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کی مداح مبارک کو ثواب پہنچانا
یا نہ یہ نہیں اور ۲۰ تاریخ روزہ رکھنا کیا ہے۔

جواب :- ان دونوں امر کا التزام اور مدت اور بدعت ہے اور وجہ ان کے ناجواز کے

اسلام اور رسوم پر ایمان کا علم اور ان کو میں رائج ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب :- صلوٰۃ غزیرہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ منکوس فی طبیعت نماز نہیں بلکہ
جہاد ہے اور صلوٰۃ بھلی کا ثبوت صحاح حدیث سے نہیں۔

صلوٰۃ الرغائب وغیرہ کا حکم

سوال :- صلوٰۃ رغائب جب کہ اقل جمعہ کی شب کو اور صلوٰۃ نصف شب یا اور صلوٰۃ النہی
بہت منعمہ ثابت ہیں یا نہیں۔ درمختص ہم شیخ علی کا فاعل کی وجہ کا گناہ بڑا کبیرہ کا
صغیرہ کا فقط۔

جواب :- یہ نمازیں ہاں تو یہ جو بیروج میں برکت خدا کی ہیں کمال گناہ کبیرہ کا ہے۔
اگرچہ نہیں صلوٰۃ نفل مندوب ہے۔ شرع اس کو درجیت کا حکم دیکھو فتاویٰ اللہ تعالیٰ اعلم۔
۱۱- تاریخ کو تذکرہ اللہ کر کے غریب و امراء کو کھانا کھلاتا

سوال :- ایک شخص ہرمینہ کی گیلاہ تاریخ کو گیا ہوئی کہ تپہ خدا اللہ اور کھانا پکا کر لیا اور
غریب کو کھلاتا ہے اور اپنے دل میں یہ گھنہ ہے کہ جو چیز خدا نے فرمائی ہے وہ حرام ہے اور میں نے کیا کیا
کہتا ہوں یا تو شہر کے ایسے کہ جو منسوب ہے بطن حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب
کے ہرگز میں حضرت کی خدمت میں کرتا بلکہ بعض خدا اللہ کہ ہوں صرف اس شخص سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے
ان کے عمل کے موافق عمل کیا موجب ضرورت ہے اور جو شخص بھی حضرت کی یا اور کسی کی خدمت میں
سوائے اللہ بل شانہ وہ سلام ہے کسی حلال نہیں تو یہ ریافت طلب ہے اور یہ کہ ایسے عقیدہ والے کو
گیا ہوئی یا تو شہر کرنا جائز ہے یا نہیں اور موجب برکت بھی ہے یا نہیں اور اس کھانے کو مسلمان درجہ
تہذیب فرمائی یا نہیں۔

جواب :- ایصال ثواب کی نیت سے اگر گدا ہوئی کو تو شہر کرنا درست ہے مگر تہذیب و تمدن
وہام کی بدعت کہ جس کے ساتھ جوت ہے اگرچہ فاعل اس نہیں کہ ضروری نہیں جانتا کہ اگر گدا کو سلام دیا
فتاویٰ کا جواب ہے نہ تبدیل یوم و طعام کیا کرے تو صبر کی خیر شریف۔
تین برس کے بچہ کی فاتحہ

سوال :- تین برس کے بچہ کی فاتحہ دو دفعہ کی ہونا چاہیے یا سو مرتبہ ہونا چاہیے یا تین دفعہ
جواب :- شریعت میں نماز پانچاں ہے دو سروریت ہو خواہ یہ سروریت پانچ یا تین دفعہ ہو

ہاں کریں انھیں دوزخ کی گنتی ضروری جانتا جہالت و بدعت ہے و اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
 کتبہ عبداللہ بن احمد رضا البریلوی علی بن محمد بن علی بن علی علیہ السلام علی اللہ تعالیٰ حیدر و سلم۔
 تیج سکر کی دسم ہے

سوال :- میت کے بعد میسر و نعل پڑھنا چند ظاہری لوہا قرار دیا جواب کو جمع کر کے سورہ
 کلہن میں نکل اور آیت مغلطیہ میں دور سا کاتب محمد اباحمد لایہ پڑھ کر اتھا کر و اراج
 اٹھت کر اواب پہنچا اس سے خارج ہو کر ظاہریان کو کسی قدر غلط دینا اور چلا جانا ثابت ہو جائیں۔
 جواب :- تیج سکر دن کا جمع میتہ کے واسطے اٹھا مشابہت منہو کہ کہ اُس کے یہاں تیج ضروری
 ہم پارہی ہے حرام ہوگا بسبب مشابہت کے قال علیہ السلام من قننہ بقوم فہو منہم
 الحدیث ہذا تقریر کی تیسری کتب خود بدعت ہے اس کی کچھ اصل شرع میں نہیں مثلاً جو
 کچھ لکھنے لکھ پڑھنے میں بطبع ظہری پڑھتے ہیں کہ ورنہ میتہ بھی جانتے ہیں کہ لکھا کو اس قدر دینا جو
 لکھا ضروری جانتے ہیں چنانچہ میں ہے اور لکھا بھی جانتے ہیں کہ ہم کو یہ لکھ لکھو کہ معین و مقرب
 رہا ہے اور شوق میں جو چیز کہ معرفت و معین ہوتی ہے اس کو مثل زبال قرار دکانے کے فوراً بے لحاظ
 لکھ لکھ قاصدہ فقہ کا سلسلہ ہے پس جو کچھ ملاؤں کو دیا جاتا ہے وہ اجرت اُن کے پڑ جانے کی ہو
 اور پڑ جانے کی اجرت پر ہوتی ہے اس کا ثواب نہ پڑھنے والے کو ہوتا ہے اور نہ مقررہ کے کو لہذا یہ فعل
 لکھ کا اطل اور لکھ دینا دونوں حلیم اور موجب ثواب کا نہیں بلکہ کناہ ہے مقررہ کو اس کا ثواب نہیں ہوتا
 ہے اور مینے والے اور لینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں لہذا اس کام کا ترک بھی واجب ہے اور اگر
 ایسا ثواب پہنچا اسلئے ہے کہ ہر شخص اپنے مکان پر پڑھ کر پہنچا دے اور میسر و نعل کیوں انتظار کیا
 جائے پس یہاں ثواب کو کوئی منع نہیں کرتا ہے اگر بلا تعین ہو مگر ان میں خود وصیات کے ساتھ بدعت
 جو ہر ثواب بھی نہیں پہنچتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بروز ختم مسجد میں روشنی

سوال :- بروز ختم قرآن شریف کے ضرورت سے زیادہ روشنی کتنا کیا ہے۔

جواب :- ضرورت سے زیادہ روشنی کتنا اور پھر اس کے ساتھ اس کو ضروری لکھنا اسراف و

تلف و اتلاف ہے بلکہ غرض تو یہ ہے کہ ساتھ مشابہت کے یہ بھی ہے ہوگا۔

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال :- عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب :- محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب جنبل رکھتا تھا اور حامل بالحدیث تھا بہت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال :- وہابی کون لوگ ہیں لد عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور کتنی غلطیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب :- محمد بن عبدالوہاب کے معتدیل کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا جنبل تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے معتدی اچھے ہیں۔ میں اس جو حد سے بڑھ گئے ہیں میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متہر ہیں۔ اہل مال میں فرق غنی و مشافعی مانگی جنبل کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال :- میں پڑیک شخص و واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انھوں نے اکثر مسائل و مسائل رطب و یابس فرمائے اور جنس کی نسبت جو پڑچھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے اگر ان کا حال معلوم ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس مقام کے ہیں اور کس استعداد کے ہیں یہاں تو ایک فصل کے تین چار غل پڑھتے تھے زیادہ حد اب اس امر سے بالغزور افاض نہ فرمایا جائے فقط۔

جواب :- حبیب حسن کو لد واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور کونئی عالم وہاں اس نام کا ہے لوگ نے باوجود جنبل کے ارد و کتب دیکھ کر وعظ کا حیلہ دنیا کی معاش کے واسطے اختیار کر لیا ہے۔ خلق کو گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے مگر بندہ کو معلوم ہوتا تو صاف لکھتا مگر یہاں کوئی مولوی اس نام کا نہیں وہاں کے سب علماء سے بندہ واقف ہے فقط والسلام۔

حضرت معاویہ کا زید کو خلیفہ بنانا

سوال :- حضرت معاویہ نے اپنے بیٹے زید علیہ السلام کو خلیفہ بنایا ہے یا نہیں۔

جواب ہر مسئلہ کے سلام ذکر کے گریز و ہتھیار ہے۔

آریہ سماج کا کچرہ سنا

سوال :- آریہ سماج کا کچرہ سنا اور اس موقع پر کہ شرک پر جو دھماکا ہو گیا، کچلے گا اور یہ کچلا ہو جائے

لگتا ہے نہیں ہے۔

جواب :- آریہ کے دھماکے کو نہ سمجھئے کہ احتمال فساد دین کا ہے مگر جو عالم ہے اور روکے ہوئے اور اہل

جائز ہے ورنہ منع ہے نقد و نقد قلعے اطمینان۔

انگریزی اور دین

سوال :- بد اکثر تعلیمات انگریزی مثل عقیدہ جیو جیو تیلہ کر آتا ہے، تاہم اس میں اعتقاد شراب جو

یہ جو صریح نصوص تائید کے باوجود قلعے متعارف و خاص میں شلیک ہے اور بعض واقف و گورنر بطل برقا و

بکٹ وغیرہ میں اعتقاد شراب معلوم ہوا بھی ہے اس حالت میں استعمال اس کا منع ہے یا نہیں۔

جواب :- اس میں غلط شراب یا نہیں سمجھئے کہ اس کا استعمال باوجود حکم کے حرام ہے۔ اور

لاحق میں منع ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بکٹ میں پاؤ کا مسئلہ

سوال :- ہر جہاں پاؤ یا بکٹ وغیرہ غیر تازی یا غیر ہندو مسکرات ہے کہ نا اس کا جانا ہے یا نہیں

جواب :- یہ مسئلہ مختلف ہے ایم حکم روایت نہایت و حرمت کی ہے اور دشمن کی جو ترکی

تحقیق اور فتویٰ دونوں جانب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا یہ قبول کرنا

سوال :- ہندو متوار ہو کر یا لڑائی لڑنے کے استافیا حاکم یا توکر کو کہیں یا پھر یہ ہندو کہہ

بطور تہذیبیت ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و توکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب :- ہندو درست ہے۔

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال :- ہندوؤں کی شادی جلتے میں جانا جائز ہے یا نہیں و اگر ضرورت سے جو حالات معلوم

ہوتے ہیں ان کو ٹھیک جانا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- یہ دونی امر درست اور حرام ہیں مرکب میں کاماست ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔
 ولایتی تندر و تر و خشک مٹھائی کا حکم

سوال :- ولایتی تندر و تر مٹھائی تیرا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

جواب :- میں نے نجاست یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان ہو وہ کھانے لکھنے کا حال معلوم
 جو اس کا کہ یہ درست ہے قطعاً۔

ہندوؤں کے پیاز کا پانی پینا

سوال :- ہندو جو پیاز پانی کی گٹائی سے تکریر سے لے کر کھانے کا حکم لکھتے ہیں وہ درست ہے یا نہیں
 جواب :- اس پیاز سے پانی پینا منع نہیں۔

حضرت حسینؑ کی مجلس ختم مناسبات

سوال :- مجلس ختم میں جو چیزیں ختم سے ختم ہوتی ہیں ان میں سے کون سی چیزیں منع ہیں
 مجلس ختم میں مقرر کیا جائے یا نہیں تمام فرمادیں۔

جواب :- ختم کی مجلس تو کسی کو وسط درست علیٰ کرم میر کرنا اہم کے منع کرنا ایک ہے تو یہ تسلیم
 اس مسئلے کا یہ ہے تو ایک خلاف غم پر اگر ان فراموشیت ہوگا اور شہداء میں کدو کھانے کے سوائے اس کے شہداء
 و انفس کی بھی ہے اور شہداء کا اس طرح ہے لہذا حضرت اس غم کی گمان سے قطعاً اللہ تعالیٰ اعلم۔

وافضیوں سے مراسم رکھنا

سوال :- بدافضیوں سے مراسم رکھنا اور اتحاد کھانا اور رسم بدستی لکھنا اور اس کی عورت کے کھانے
 کے بیان موت کھانا یا جو دیکھا اس سے میں دنیا کا کوئی مطلب ہو جائے یا نہیں اور جو شخص بلا صورت و افعل
 سے اٹھ کر دیکھے وہ کیسا ہے اور شہداء کو کسی کی میت میں نکل و خوش بکار امت جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- بدافضی و خوارج اور سب فساق سے بیاد ضبط عورت کا حرام ہے مگر بیب عالمہ
 یا چارہ کھانہ نہ رہے اور کچھ عورت کو نہ والا نہ اس کی اور میں ماضی ہے۔

حسینؑ کی تصویر گھر میں رکھنا

سوال :- بعد یوں امام حسینؑ علیہ السلام کی تصویر گھر میں رکھنا کیسا ہے اور کیا کافر و کفر کا اچھا جو
 یا نہیں اور آگ میں جلا دینا مناسب ہے یا نہیں۔

مراہق کی امامت

سوال :- مراہق کتنے ہو کر رہتا ہے اس واسطے کہ امامت جائز ہے یا نہیں۔
جواب :- مراہق کی امامت ناجائز ہے اور تیرہ مجدد ہیں کا ذکر مراہق ہے۔

جامع مسجد کا امام بدعتی و فاسق ہو تو کیا کیا جائے

سوال :- اگر جامع مسجد کا امام بدعتی ہو یا فاسق ہو اس وجہ سے اپنی مسجد میں جمعہ کر لینا
لوٹا ہے یا نہیں اور اگر بدعتی امام کے پیچھے مقتدی بھی بدعتی ہوں تو ان کی نماز بھی مکروہ تھوکی
ہو گی یا نہیں۔

جواب :- بدعتی کی اقتداء سے اپنا جو واحد امامت الگ کر لینا بدعت ہے بدعت کے پیچھے
اس بیسویں کی نماز بھی مکروہ ہے۔ فقط۔

بدعتی کی امامت

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

جواب :- مکروہ ہے۔

رسول اللہ کو فیہد لیں ہانٹنے والے کی امامت

سوال :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان جانے اس کے پیچھے نماز

درست ہے یا نہیں

جواب :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان جانے اس کے پیچھے نماز
ہاں کے پیچھے نماز ناجائز ہے فقط مانتہ تھاں ہم۔

مشرک بدعتی و فاسق کی امامت

سوال :- مشرک بدعتی پرست ظالم فاسق غیر معتد بر مسلمانوں کی برائیاں حکم سے کہے

اور مسجد میں کھڑا کر بنام مسجد خاگر کہان سب کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب :- ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں نماز ہو جاتی ہے مگر
بعد از اب ہر کس پر ہے۔ اور یہی کی نوبت کفر تک پہنچے تو جو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

نیکو کرنا کہ ہے اس کی اقتداء نہیں۔ فقط۔

بدعتی کی امامت کا حکم

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔
جواب :- بدعتی کے پیچھے نماز ٹھیکہ تحریر ہے فقہ۔

بدعتی شخص کی امامت

سوال :- جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ ہر پڑھے یا دوسری جگہ پڑھے۔

جواب :- جس کے عقیدہ درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔ فقہ۔
حادثہ قاتلہ۔

دانی کے شوہر کی امامت

سوال :- ایک شخص کی بیوی پیشہ دانی کا کرتی ہے اور یہ پچھلے ہمارے پڑا ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب :- جس کی بیوی دانی ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ فقہ۔ حادثہ قاتلہ۔
بدعتی کے پیچھے جمعہ پڑھنا

سوال :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا تو اس کا امامہ کرے یا نہیں اگر امامہ کرے تو کس طرح پڑھے۔

جواب :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا تو اس کا امامہ نہ کرے۔ فقہ۔

امام کا جماعت شروع کرنے میں کسی کا انتظار کرنا

سوال :- جو امام مسجد آیا ہو کہ جس وقت تک مسجد میں ایک یا دو شخص مخصوص نہ آجائیں
جماعت کا وقت سمجھ لیں گزرنے کے قریب ہر آدمی وقت میں بھی تاخیر کرتا ہو اگر اپنے
نفع کے باعث یا تعلقات کے سبب سے ان اشخاص کا انتظار کرے اور غیر ان کے جماعت
تاخیر کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیا ہے۔

جواب :- اگر دوسرے دنیا کے کسی دیندار رئیس کا انتظار کرتا ہے اور مفسدین کی بات
نہیں کرتا تو امام و کاتب گنہگار ہیں مگر نماز اس کے پیچھے نہ ہو جاتی ہے۔

(بمدر حقیقہ صوفیہ)

کاشفوا اهل الذکر ان کشفوا قلوبهم
الحق والحق کذب وحنان ورحمة وکرم وکرم وکرم

فتاویٰ رشیدیہ

حصہ اول

من القادرات لہیات عالم اجل فاضل اکمل من اسرار شریعت
محکم ودریغیت حضرت مولانا مولوی الحافظ الحسن
رشید احمد الکنگوسی

جلد کا پتہ

محمد سعید امین سنہ ۱۳۸۵ تا ۱۳۸۶

بمدر حقیقہ صوفیہ

تَقْوِیۃُ الْاِیْمَانِ

یعنی

توحید کی حقیقت اور شرک کی مذمت

تالیف

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ

دعوتِ اسلامیہ کی خدمت میں

ناشر { فاروقی کتب خانہ بیرون لوہاری بازار

علی گڑھ جامعہ عربیہ اسلامیہ مولانا عبدالحق صاحب علی گڑھ قریب بازار

ملتان شہر

پتہ نامہ

جہوٹا اور اللہ کا شکر اور اللہ صاحب نے سورہ مومنوں میں فرمایا ہے۔

قُلْ مَنْ يَمْسُكُ بِكُلْمَاتِ	کہ کون ہے وہ شخص کہ اس
كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُخْبِرُكَ لَا	کے وقت میں ہے۔ تعارف از پیچ
يُنَايِسُكَ فِي رَاجِئِكَ تُكُونُ	اللہ اور حیرت کرا ہے۔ اور
مِسْتَقْرَرًا وَنُفُوسًا شَاغِلًا	اس کے مقابل کونایت نہیں
مَنْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ	کر کے یہ تو چاہتے ہیں سوئی کہیں

کے کہ نہ ہے۔ کہ ہر کلمہ سے غفلت پر جانتے ہیں۔

یعنی جب کافروں سے بھی پوچھئے۔ کہ ماسے علم میں صرف کس کا
ہے اور اس کے مقابل کون کون کھڑا ہو سکے تو وہ بھی اپنی کہیں گے۔ کہ یہ
اللہ ہی کی شان ہے۔ پھر اور دلی کوفات حق خط ہے۔

اس وقت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں صرف
کہنے کی قدرت نہیں دی اور کون کسی کی حیات نہیں کر سکتا۔ اللہ ہی مطلق
ہو کر پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے جہنم کو اللہ کی ہزار نہیں جانتے تھے
بلکہ اسی کا حقوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے۔ اور ان کو اس کے مقابل کی
طاقت نہایت نہیں کرتے تھے۔ مگر یہی دکھانا اور قہر مافی اور بندہ روز نثار
کونئی طور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا ہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سوچ
کونئی کسی سے یہ غلط کہنے کو کہ اس کو اللہ کا بندہ و حقوق ہی سمجھتے تھے۔

الوجہ اور ذہن شرک میں برابر ہے۔ سو کھانا پینے کو شرک اسی ہندوؤں
 نہیں۔ کہ کسی کو لاش کے برابر سمجھ کر اس کے مقابل جاتے جگہ شرک کے
 سمجھتے ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے ہندوں
 کے ذمے نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں، وہ چیزیں اور کسی کے واسطے
 کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا حضور کرنا اور اس کی سنت پلنی
 اور مشکل کے وقت ہکان اور ہر جگہ حاضر و ناظر کھانا اور قدرت تعالیٰ
 کی ثابت کرنی۔ سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اللہ سے
 چھوٹا ہی کہے اور اس کا حقوق اور اس کا بندہ اور اس بات میں اطمینان اور
 انبیاء میں اور جن اور شیطان میں اور بھت اور پری میں بڑے فرق شریعت میں
 جس سے کوئی بے محاذ کرے گا وہ شرک ہو جاوے گا۔ مولانا ابیہار اور
 خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے
 عیسائیت پر جتنے دالوں پر غصہ کیا ہے۔ ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر حالانکہ
 وہ اولیاء و انبیاء سے جدا کرتے تھے۔ چنانچہ سورہ نجات میں فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ ۖ هُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمًا مِّنْ فَمٍّ مِّنْهُ ثُمَّ يَرْفَعُونَ صَوْتًا مِّثْلَ صَوْتِ الْمَدِينَةِ ۚ لَئِيَّا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ ۖ هُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمًا مِّنْ فَمٍّ مِّنْهُ ثُمَّ يَرْفَعُونَ صَوْتًا مِّثْلَ صَوْتِ الْمَدِينَةِ ۚ

یہودی اور عیسائی! تم نہ مانو کہ جو کچھ ان کے فم سے نکلتا ہے وہ حق ہے۔

یہودی اور عیسائی! تم نہ مانو کہ جو کچھ ان کے فم سے نکلتا ہے وہ حق ہے۔

یہودی اور عیسائی! تم نہ مانو کہ جو کچھ ان کے فم سے نکلتا ہے وہ حق ہے۔

ہیں۔ جو کوئی کسی کو عیناً تصرف ثابت کرے اور اس سے ملدیں گئے۔ اور اس
توقع پر نذر نہ دیتا کرے اور اس کی قسمیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت
پاکھے ایسا کرنے سے مشرک ہو جاتا ہے۔ اور اس کو اشتراک فی التصرّف
کہتے ہیں۔ یعنی عین کا ساتھ صرف ثابت کرنا ضمنی شرک ہے۔ پھر خواہیہو یا نہ ہو۔
کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ اولوں کے کائنات سے ان کو
ایسی طاقت ملتی ہے۔ ہر طرح سے شرک ثابت ہو سکتا ہے۔

۳۔ **اشراک فی العبادۃ** { جیسی بات یہ کہ بعض کام تقسیم کے عین

عبادت کہتے ہیں۔ جیسے سجدہ اور دعا اور ہاتھ دھو کر کھڑے ہونا۔ اور اس
سے نام نہ لے کر یا ان کو اپنا اور اس کے نام لے کر نہ لے کر۔ اور اس کے شرک کی طرف اور
دور سے قصد کر کے سطر کرنا۔ اور ایسی صورت بنا کر چنانکہ جو کوئی چاہے کہ یہ

لڑے اس شکر کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور راستے میں اس تک کا نام نہ لے کر۔ اور
مستقل باتیں نہ کرنا۔ اور شکر سے پہلے اور اس کی قبل سے جا کر طواف کرنا۔ اور

اس شکر کو صرف سجدہ کرنا۔ اور اس کی طرف چاہے اور دیاں قسمیں یعنی
اس پر غرض نہ لانا۔ اور اس کی چوکھٹ کے آگے غرض نہ ہو کر دعا مانگنی اور لٹنا۔

کرنا۔ اور دین و دنیا کی ہر ملدیں مانگنی اور ایک ہتھ کو بوسہ دینا۔ اور اس کی
دعا مانگنے سے اپنا منہ اور چھاتی چاند اور اس کا خلاف چکر کرنا۔ اور اس کے

رحم اسی کلمہ میں ہے۔ کہ توحید خوب درست کیجئے۔ اور شرک سے دور رہنا
 دھندلے سوا کسی کو ملکہ کیجئے کہ کسی چیز میں کچھ تعریف کرنا ہے۔ نہ کسی کو
 اپنا لاک طیارا ہے۔ کہ اس سے اپنی کوئی مراد مانگئے اور اپنی حاجت اس کے
 پاس سے مانگئے۔

وَالْغُرُجُ أَخْسَنُ مِنْ الْمَكَادِ	شکوہ کے اب کھانوں میں کچھ
بِجَبِّ نَحْلٍ كَلَّامٍ لَا رَسُولَ لَهُ	کہ اہم طور پر نہ ذکر کیا سدا
مَتَلَى حُدُودَ مَكِّيَّةٍ وَهَامِ دَسَمٍ	یہاں تک کہ کھانا ہو کہ سدا
لَا تَكُنْ بِمِثْلِ الْغُرُجِ كَمَا لَا تَكُنْ	مثیل شہرہ عالم لے دشرک شہر
فَكَيْفَ تَكُنْ	دشرک کی ہرگز اور اسے نہ پہچانے

یہی شے کسی کو دین اور اس سے عذر کہ شاید کوئی جہاں سے
 اپنا دیکھا ہے۔ سو یہ مسلمان کو کلمہ کی جہاں پر میری پہلے اور اس کے ذمہ سے
 اپنا دین دیکھ کر پہلے۔ اسی طرح جن اور میری توں کا بھی اپنا دین پر میری پہلے
 اور اس سے نہ کریں کہ دین پہلے۔ اور کہنا چاہئے کہ فی الحقیقت تو ہر کام
 اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ مگر وہ بھی کبھی کسی پہلے جنوں کو چاہتا ہے۔ اور
 نبیوں کے اقوال سے بچوں کو اپنا دین چاہتا ہے۔ بلکہ کچھ اور بچوں میں لفظ
 چاہئے اور موسیٰ اور شاخ پر اب اسلوم جو چاہو۔ سو چھ ظاہر میں اختیار
 کو مسلمان کے ہاتھ سے اور مسلمانوں کو کافروں کے ہاتھ سے نہ دے

اسی کے اختیار میں ہو سکتے۔ جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے۔ اسی طرح

کلام پر کسی چیز کو دیا منت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے۔ جب چاہیں کریں جب

چاہیں نہ کریں۔ سو اس طرح غیب کا دیانت کرنا اپنے اختیار میں ہو کر جب چاہے

کھولے۔ مثلاً صاحبِ ہی کی شان ہے۔ کسی نبیِ مکی کو۔ جن و نرسختے کو۔ پیر و شید کو۔

نامِ مامِ زالم سے کو۔ بھوت و پری کو۔ اللہ صاحبِ غیب یہ حالت نہیں کھنٹی کہ جب

چاہیں غیب کی بات معلوم کریں۔ بلکہ اللہ صاحبِ غیب اپنے ارادہ سے کسی کسی کو حسی قیامت

کا تجربہ دے سکتے۔ سو یہ اپنے ارادہ کے موافق نہ ان کی خواہش ہے۔ چنانچہ حضرت پیغمبرِ صلی

اللہ علیہ وسلم کا یہ اتفاق ہوا ہے کہ کسی بات کے دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور

وہ بات معلوم نہ ہوئی۔ پھر صاحبِ غیب کا ارادہ ملا تو ایک آن میں بتادی چنانچہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تینوں نے حضرت اللہ پر قسم لگائی

اور حضرت کو اس سے بڑا رنج ہوا۔ اور کسی ملک پر دستِ تحقیق کبیر پر کچھ حقیقت معلوم

نہ ہوئی۔ اور دستِ محکم میں ہے پھر صاحبِ غیب تعالیٰ کا ارادہ ہوا۔ تو چھوڑا کہ مانتے

بھولے میں صاحبِ غیب کا رک ہے۔

سوالچن یوں رکھنا ہے کہ غیب کے کھولنے کی کبھی غیبی کے پاس ہے۔

اس نے کسی کے ہاتھ میں ہو کر کوئی اس کا خزانچہ نہیں گھولنے ہی ارادے سے قفل

کھول کر اس ہی سے جتنا جس کو چاہئے کھنٹی ہے اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ دھونسے کہے کہ میرے پاس ایسا

کے دل کا احوال چھپ چاہی معلوم کر لیں۔ یا جس چھپ کا احوال چھپ جائی
 معلوم کر لیں۔ کہ وہ چھپتا ہے یا مر گیا۔ یا کس شہر میں ہے کس محل میں؟ یا جس آئندہ
 بات کو چھپ ادا کرے تو دریافت کر لیں کہ ظن کے دن اولاد ہوگی یا نہ ہوگی؟ یا
 اس سوداگر میں اس کو فائدہ ہو گا یا نہ ہو گا۔ یا اس مٹائی میں فتح پائے گا یا شکست
 کہ ان باتوں میں سب بندے بٹے ہوئے ہیں جو سب دیکھیں بے خبر ہیں اور
 نادان۔ سو جیسے سب لوگ کبھی کبھار بات عقل سے یا قریب سے کہہ دیتے ہیں پھر
 کبھی ان کی بات موافق رہ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بٹے لوگ بھی جو بات عقل
 اور قریب سے کہتے ہیں سوال میں کبھی درست ہو جاتی ہے۔ کبھی ٹھیک، ان کو جو
 مشترک طرف سے دیتی ہے اس پر اس کی بات نہائی ہے۔ مگر وہ ان کے اختیار میں نہیں۔

مکروہ کے باطن میں	آخر حق انکساری حق ترقی
جس سے حق کہہ کہہ کر ہوئی شرمناک	ہست محکومین حقنا
قول مند میں شہدائے حق ہست کر کے	قالت جاء انہی من کل
اور ہست میں شہدائے حق ہست کر کے	کلہم و سلتہ من کل
ہست لڑکھیاں دف بجانے	ہستی حق جس حق ترقی
عمی اور سادہ زندگی کا ذکر	تکلیفیات ہستی بنیت مجتہد
کرتے تھے جو۔ میں اور	بات نہایت خیر نہ بد نہ
تھے	ہست میں حق نہ تار و کنا

مستحق موت اور نہیں طاقت رکھتے۔

یعنی اللہ کی تعظیم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کہان کا کچھ اختیار نہیں اور ان کی ہر وزی پہنچانے میں کچھ دخل نہیں دیکھتے۔ نہ آسمان سے یہ پڑاویں نہ زمین سے کچھا گاڑیں اور ان کو کسی نوع کی کچھ قدرت نہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ جو بعض جوہر انہیں دے دیتے ہیں گلابیہ فادلیہ و امام دھمیدیل کو فادہ میں تعریف کرنے کا قدرت تو ہے۔ لیکن اللہ کی قدرت پر ہر وہ شکر گراں سداور اس کے اسب سے دم نہیں مانتے اگر چاہیں۔ تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں۔ لیکن شروع کی تعظیم کو کچھ سبب پیچھے مٹی۔ سو یہ بات سب غلط ہے۔ بلکہ کسی کام میں نہ بے فائدہ نہ کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

وَلَا تَذْخُرْ مِنْ دُونِ

اَهُوَ مَا لَا يَخْلُقُ وَلَا

يَخْلُقُ لَكَ لَوْلَا تَخْلُقُ

لَكَ تَخْلُقُ لَكَ تَخْلُقُ

یعنی اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے ماجر لوگوں کو کارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

یعنی جو کوئی کسی سے ملنا چاہتا ہے اور مشکل کے وقت نکالتا ہے۔
 اور وہ اس کی حاجت روا کر دیتا ہے۔ سو بات اسی طرح ہوتی ہے۔ کہ
 قاتل وہ خود ملک ہو یا ملک کا سا بھی ہو یا ملک پر اس کا ربڑ ہو جیسے بڑے
 جیسے امیروں کا کہنا بادشاہ صوبہ کران ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے بازو میں
 آدھ اس کی سلطنت کے رکن۔ ان کے تاخوش ہونے سے سلطنت بگڑتی ہے
 یا اس طرح کہ ملک سے مندرجہ کیسے اور وہ اس کی سفارش خواہ مخواہ قبول
 کر لے پھر وہی سے خوش ہو یا تاخوش جیسے بادشاہ بڑی بیعتات کو بادشاہ
 ان کی بیعت سے ان کی سفارش بد نہیں کر سکتا۔ سو یہاں چاروں کی سفارش
 قبول کر لیتا ہے۔ مگر جن کو لشکر موایہ لوگ پکارتے اور ان سے مرادیں
 لگاتے ہیں وہ قاتل ملک میں آسمان و زمین میں ایک ذبہ بھر چیز کے اور کچھ
 ان کا صاحب ہے۔ اور نہ ان کی سلطنت کے رکن ہیں اور نہ اس کے باندہ
 ان سے وہ کران کی بات مان لے۔ اور نہ بغیر وہ اپنی سفارش کر سکتے
 ہیں۔ کہ خواہ مخواہ اس سے دلوا دیں۔ بلکہ اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال
 ہے۔ کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے۔ وہ سب رعب میں آکر بیٹھے حواس پر جاتے
 ہیں۔ اور ادب اور دہشت کے مائے دوسری ہمارا اس بات کی تحقیق اس
 سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ اور جب اس بات کی
 تحقیق اس میں کوئی ہے۔ سوائے اسناد صدقہ کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پھر

تہ کا شفیق مجھے وہ اصل مشرک ہے۔ اور بڑا جاہل مگر اس نے خدا کے سینے کے

بھی نہیں مجھے اندر اس ملک ملک کی قدر جو بی اس شہنشاہ کی تو شان ہے کہ ایک

آن میں ایک ملک کن سے چاہے تو کروڑوں غنی اور ولی اور حرم و فرشتے

جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کرے۔ اور ایک دم میں۔ را

عالم و مرشد سے فرش ملک اور پلٹ کر آئے اور ایک دنیا ظلم اس جگہ قائم کرے کہ اس

کے نو محض ارادے ہی سے ہر چیز جو ہاں ہے۔ کسی کام کے واسطے مجھ اسباب۔

اور سامان جمع کرنے کی کچھ مدت نہیں۔ اور جو سب لوگ پورے اور چھپے اور آدمی اور

جن بھی سب سے کر جڑیں اور پھیری سے ہو جاویں تو اس ملک ملک کی

سلطنت میں ان کے سبب سے کچھ رونق بڑھ جاتی ہے۔ اور جو سلطان

اور دہلی ہی ہو جاویں۔ تو اس کی کچھ رونق ٹھٹھنے کی نہیں۔ وہ ہر صورت

میں بڑوں کا بڑا ہے اور بادشاہوں کا بادشاہ۔ اس کا نہ کوئی کچھ بگاڑ

کے نہ سوا رہ سکتے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہ ہزاروں میں سے ماہنگاہوں

میں سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اس چور کا سفاکی جو کر کھڑا ہو جاوے

اور چوری کی منزلہ دینے دیوے اور بادشاہ اس کی محبت سے لاپرواہ کر

اس چور کی تعمیر صاف کر دے تو اس کو شفاعت محبت کہتے ہیں یعنی بادشاہ

نے محبت کے سبب سے سفاک شخص قبول کر لی یہ بات بھی کہ ایک بار غنہ

کاموں کے وقت پکارتے ہیں۔ پھر اسی طرح ایک مدت میں یہ
 رسم جاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیال
 میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں۔ وہاں نہ اللہ کے ہوا کوئی بچاؤ
 نہ کسی کا یہ نام ہے۔ تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں۔ یہ سب
 خیال ہی خیال ہے۔ اس نام کا کوئی شخص وہاں مانگ اور مختار نہیں
 جو ان کاموں کا مختار ہے۔ اس کا نام اللہ ہے۔ محمد علی نہیں۔ اور
 جس کا نام محمد علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ سو ایسا شخص کہ
 اس کا نام محمد علی ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کام بدل
 ہوں۔ ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں۔ بلکہ محض اپنا خیال ہے
 سو اس قسم کے خیال بانڈھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا مگر کسی کا
 حکم اس کے مقابل مستبر ہیں۔ بلکہ اللہ نے ایسے خیال بانڈھنے سے منع
 کیا ہے۔ اور وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اقتدار ہوتا
 یہی حاصل دین ہے۔ کہ اللہ ہی کے حکم پہ چلتے۔ اور کسی کا حکم اس کے
 مقابل ہر گز نہ پائے۔ لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چتے۔ بلکہ اپنے پیلا
 کی دھمکیوں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں۔ اس لڑکتا سے معلوم
 ہوا۔ کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ
 بھی انہیں باتوں میں سے ہے۔ کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے

غرض غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ حسب اختیار ماطیلہ
 اس کے روبرو ایک ذوق پختہ سے بھی کمتر ہیں۔ کہ مایہ آسمان زمین
 کو عرش اس کا قہر کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور ہا و جو اس بڑائی کے
 اس شاہنشاہ کی عظمت نہیں سمجھ سکتا۔ بلکہ اس کی عظمت
 سے ہر چیز بولتا ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اس کی بڑائی کا
 بیان بھی کر سکے۔ اور اس کی عظمت کے میدان میں اپنا خیال اور
 وہم بھی دوڑا سکے۔ پھر کسی کام میں دخل شیطانی اور اس کی عظمت
 میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت؟ وہ خود ملک ملک بغیر لشکر
 اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آنکھ میں کرداروں کا کام
 کرتا رہتا ہے۔ وہ کس کے روبرو صفائش کرے۔ اور کس کا منہ
 کس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے؟ سبحان اللہ! شرفی علیہ
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس وہ ہار میں یہ حالت ہے
 کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سلتے ہی مایہ دہشت کے
 بے حواس ہو گئے۔ اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری
 ہوئی ہے۔ بیان کرنے لگے۔ پھر کیا کیئے ان لوگوں کو کہ اس ملک
 الملک سے ایک بھائی بندی کا سادہ شہہ یا دوستی آشتی کا علاقہ
 سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ میں اپنے رب

پادشاہ تک سارے جہان کا بندہ اور وہ چاہے کر ڈالے وہ میوہ پڑا
 ماما سے پرہیز رکھنا چاہیے

تختِ نیا کھریج نہ کرو	خاک سے بوجھائی میں نہ کرو
عن شد لک ستنی لکھو	کہ شہر سے میں بڑک کا نکل کر
مکن اللہ مقاصد و مسکن	ظاہر سے کرے خزانہ فرار
قال ای تو لک لک آؤ	یوں بلبل کر رہو چاہے شکار
نہ نہ لک آؤ نہ کھنڈاؤ	موت اور بڑا کر رہو جواہر
قولوا ماما لک لک ماما	مشرعہ فقط

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے۔ اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں
 سواس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ لالچہ نہ خواہش نہ بڑا ہوا۔ اور
 کھاسی مقرب۔ مثلاً یوں دیکھو کہ مشرعی رسول چاہے گا تو ظاہر نام
 ہو چاہے گا۔ کہ سارا کاروبار جہان کا مشرعی کے چاہنے سے ہو سکے۔
 رسول کے چاہنے سے نہیں ہو گا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں
 کے دل میں کیا ہے؟ یا فلاں کی شادی کب ہوگی؟ یا فلاں نے عدالت میں
 کتنے جتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں
 نہ کہ کہ مشرعی رسول ہی جانے کہ فلاں غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
 رسول کو کیا خبر! اور اس بات کا کہ مضائقہ نہیں کہ کچھ دین کی بات

وَمَا أَمْرُو إِلَّا لِلَّهِ يُخْلِصِينَ لَهُ الَّذِينَ يَشَاءُ

تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ

مولانا محمد امجد علی شہید

طابع و ناشر

اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

نے بتلائی ہو اور شرع میں جھگڑ ہو۔ مثلاً کہ وہاں پر مجاورین شرع میں نہیں
بتایا۔ سو ہر گوشہ ہے۔ اور کسی کی قبر میں کوئی ٹھیکر ویاہرت بیٹھا رہتا ہو تو اس
کی سند نہ پکڑے گا آدمی کو جانور کی نہیں نہ کرنی چاہئے۔

اَلْخَرَجُ اَبْعَدُ اَوْ عَقِبُ	مکلف کے بعد عقیب میں کی جگہ
اَلْيَسَرُ اَبْوَعُ مَقَالِ	کہوئے ائمہ نے ذکر کیا کہ یمن میں
اَلْيَسَرُ اَبْوَعُ مَقَالِ	نے یمن کی جگہ کو یمن کی جگہ
يَكْبَهُ مُنْذَرُ رِيَانِ	جس کا منہ نہ ہو گا میں نہیں کہ
اَلْخَرَجُ مَقَالِ اَبْوَعُ	مذکورہ جگہ کے جگہ یا جگہ
مَنْ مَلَّحَ مَقَالِ	کہاں نے جگہ جگہ
فَاَتَتْ اَسَى اَبْوَعُ	جگہ کہاں جگہ ان کو پھر نہ
لَقَدْ لَقِيَ اَسَى اَبْوَعُ	جو نہیں تو کہم کہہ دے پھر
لَوْ مَرَّ بِكَ اَبْوَعُ	پہلو کہہ کہہ تو ہوا کہ
لَقَدْ لَقِيَ اَبْوَعُ	نے نہیں۔ تو ضرور
لَا تَقْرَأُ	مت کرو۔

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملے والا ہوں۔ تو کب مجھ
مکہ لائق ہوں۔ مسجد تو اسی پاک ذات کو ہے کہ درمے کسی۔
اس حد میں ہے مظلوم بھٹا کہ مسجد وہ کسی زندہ کو کیجئے کسی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُلُوْا لِلّٰهِ حَقَّ الْحَقِّ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِاَسْمَائِکَ الْحَمْدُ

یعنی بزرگ کی تعریف میں زبان سبھاں کر رہو نہ خود جو بشر کی ہی

تعریف ہو وہی کرو۔ سوائے میں بھی انحصار ہی کرو۔ اور اس میدان میں

منہ زور گھوڑے کی طرح مسرت و مدد۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں

بے ادبی نہ ہو جائے۔

اب مانتا چاہئے کہ ضرورت کے لفظ کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ

کہ وہ خود ملک حصار جو اور کسی کا حکوم نہ ہو۔ خود آپ جو چاہے سو کرے

جیتے ظاہر میں بادشاہ۔ سو یہ بات تو اللہ ہی کی شان ہے۔ ان معنی کو

اللہ پر مہر و پناہ کہ جتنی ہی چاہے مقرر اور مقررہ سے اتنی لاکھتا ہو مگر
 حکم کا حکم اول اس پر آئے۔ اور اس کی ذہانی اور اول کو پہنچے جو سب پر
 قوم کا چھوڑی اور مقررہ اول کا اور سب سوان اصول کو ہر چہ برائی است کا
 ہوا ہے۔ اور ہر امام اپنے قلم کے لوگوں کا۔ اور ہر قوم اپنے ناموں کا اور
 ہر قوم کے اپنے مریہ میں کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ جسے شاگرد
 اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور سب اپنے چھوڑوں کو سکھاتے
 ہیں۔ ہر اسی طرح سے تمام کے بغیر سب سے جہان کے سرور میں کہ ہر
 کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر
 سب سے زیادہ قائم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے سب ان
 کے نتائج اس میں کہ ان کو سب سے جہان کا سرور و کائنات کے مضائقہ
 نہیں۔ کہ ضرور ہی جانتا چاہئے۔ اور ان کے لئے مغفل میں ایک کائناتی
 کا بھی سرور و کائنات کو دیکھنا کہ وہ اپنی طرف سے ایک چوتھی میں ہی
 تصرف نہیں کر سکتے۔

خارج الخلق من حق	مقررہ ہر قوم کے ہر قوم میں
فان الله اكمل لکم	کہ ہر قوم کے ہر قوم میں
الدين فاما لتعلموه	نہ تو کہ ہر قوم کے ہر قوم میں
فلما تقرر انزل الله	کہ ہر قوم کے ہر قوم میں

بہر قوم و ملت کی کتابی
میں رکھ کر خیر الہی



حضرت قلی علیہ السلام
راشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر



از قلم فیض رحم حضرت مولانا محمود حسن صاحب خانہ ہندوہ
جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ ہندوہ دیوبند

اپنے

خود

کتاب

خانہ

ہندوہ

دیوبند

۱۳۲۸ھ

تھا یہ کتاب مولانا صاحب خانہ ہندوہ دیوبند نے
اپنے خود کتاب خانہ ہندوہ دیوبند میں رکھی ہے

غمِ مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وہدانی
 خبر بھی ہے کہ اس جانِ جہاں نے ہم سے منہ موٹا
 کوئی ہے وجہ ہم اپنے ہوئے ہیں دشمنِ جانی
 نہ صبحِ وطن کیونکر ہتر شامِ غمِ سیاں سے
 فراقِ دلربا میں گھر ہے و شکِ گنجِ زندانی
 غیرِ بے جان کو دل کی زدل کو جان کی پردا
 فقط سینہ پہ ہے ہاتھ اور زانو ہے پیشانی
 جو تمام مل لی اللہ ہو گیا داخلِ حق ہے ہے
 پھر میں ہیں ڈھونڈتے سرکشِ تگانِ تیرہ سانی
 جنید و شیل و ثانی الخ مسعود انصاری
 رشیدِ ملت و دیں غوثِ اعظمِ قلبِ بانی
 نسیمِ بکسرِ رافت، فضلِ رحماں منبعِ احسان
 نسیمِ فیضِ زرداں، ابرِ رحمت، علیٰ سبحانی
 زمانہ نے دیا اسلام کو داغِ اس کی فرقت کا
 کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مسلمان
 نہاں پر اہلی ایمان کی ہے کیوں اُٹل ڈھیل شاید
 انعامِ عالم سے کوئی باقی اسلام کا ثانی

تو آسانی میں کھوئی عمر ساری کیا قیامت ہے
 پشیمانی سے اب حاصل ہے کیا غیر از پریشانی
 دل سُدہ زدہ پہلوں ہی کچھ دوستو شاید
 کریں مدد و ثنائیں آپ کی آؤ غم نہ خوانی

غزل مدحیہ

وہ صدیقِ معظم تھے سحابِ لطفِ رحمانی
 وہ فتحِ دین و ملت تھے گلِ گلزارِ عرفانی
 وہ تھے کبریتِ ایمانی وہ تھے یا قوتِ مددِ عالی
 ہے کیا کبریتِ احمد اور کیا یا قوتِ مددِ ثانی
 قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول لیے ہوتے ہیں
 حبیبِ سودا کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثنائی
 رقابِ ادلیا کیوں غم نہ ہوتیں آپ کے آگے
 وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدینِ جیلانی
 خدا ان کا مربی وہ مربی تھے حسدائق کے
 مرے مولائے بادی تھے بیشک شیخِ نباتانی
 جدِ مر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
 مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جگہ کیا گمراہ
 وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نقص قرآنی
 ختم ہا خیر ایسا کوئی یار و ہستائے تو
 جو جس کا علم ازمانی ہو جس کا حکم ایتسانی
 ربخ زیا ہو جس کا مظہر ادنیٰ من السامع
 محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اسے واسع
 مقدر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
 ہوں قول و فعل دونوں کاشف اسرار قرآنی
 سرا حق ہے کا تقصیر عجب شبہ پہ کیا کیجے
 گیا زیر میں وہ مہر اسرار شرفانی
 ہوسینہ جس کا مصباح نبوت کے لئے مشکوٰۃ
 بجز جسدی نیسا ہے این چنین بادی حقانی
 گدایان بد دولت کے کشکول و مرجع سے
 نظر آتے تھے شرمندہ قبا و تاج سلطانی
 پھر جس سے کعب میں بھی پوچھتے گنگوہ کار سے
 جو رکھے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق قرآنی
 دل طالب میں کچھنی شاہ مقصود کی صورت
 تمام ایندوہ سلطان المشائخ تھے عجب مانی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرے دیا
 اس سببائی کو دیکھیں ذری ابن مریم
 ہائے غم ہائے ستم ہائے غضب ہائے عالم
 ترے اس سے بھی احواد یکجہ نوحانی عظام
 آگے کہنے کی ہے کچھ بات نہ سننے کی تاب
 لب تلک آنک ہے لیکن یہ مقولہ پیہم
 رحم برے کسیم کیسج نہ کردی رستق
 اے کو کف پاسے تو بود تاج سرم
 آج تو تاسم داماد سب ہی مرتے ہیں
 اس لاکیا ذکر ہے بر باد ہوئے تم یا ہم
 منتظر بیٹھے ہیں اب ہم پہ گزرتا کیسا ہے
 قہر کاٹوف ہے پر ساتھ ہے امید کرم
 تو رحیم و ملک و بار ہے سبکدست
 ہم جھول اور زیاں کار ہیں اذختر و خور
 اے امیران عجم قاسم حسیر و برکات
 دے فقیران سر کوئے رشید و عالم
 پیر دی کہتے رہو سخی کو ہاتھوں سے زند
 بد سے یاد رہے یا فتدے یا یستلم